عمران سیریز

کیٹ ریٹ گیم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران کار چلاتے ہوئے اس انداز میں ہل رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ٹیپ سے نکلنے والے میوزک پر ناچنا شروع کر دے لیکن چونکہ ڈرائیونگ کے دوران وہ ناچ نہ سکتا تھا اس لئے اس کا سر اور جسم اس انداز میں ہلکورے کھا رہا تھا کہ جیسے منی ڈانس کیا جا رہا ہو۔ کار میں نصب ٹیپ ریکارڈر سے اس وقت واقعی دلکش دھن سنائی دے رہی تھی اور یہ اس دھن کا کمال تھا کہ عمران کو کار چلاتے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی تھکاوٹ کے آثار بھی نہ تھے۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر دور پہنچ چکا تھا۔ اس کی منزل دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر شاگیز تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس مکمل طور پر فراغت کے دور سے گزر رہی تھی اور عمران نے پہلے تو کئی روز مطالعہ میں گزارے لیکن پھر وہ مسلسل مطالعہ سے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اکتا کر آوارہ گردی پر اتر آیا۔ کئی روز تک ہوٹلوں کی خاک چھاننے کے بعد وہ اس سے بھی اکتا گیا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ اس بار وہ دارالحکومت سے باہر جا کر کسی ایسی جگہ پر کچھ وقت گزارے کہ اسے اکتاہٹ اور بیزاری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اس بات کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اچانک پروفیسر رازی صاحب اور شاگیز شہر کا نام ابھر آیا۔ اسے یاد آگیا تھا۔ کہ کئی سال پہلے دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں اس کی ملاقات بوڑھے پروفیسر رازی سے ہوئی تھی۔ پروفیسر رازی کی ساری عمر کالج میں پڑھاتے ہوئے گزری تھی اور پھر وہ شاگیز کے ڈگری کالج کے پرنسپل کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے غیر ممالک شفٹ ہو گئے تھے جبکہ ان کی بیوی بھی فوت ہو چکی تھی۔ اس لئے پروفیسر رازی اکیلے رہتے تھے۔ البتہ بچوں کے بے پناہ اصرار کے باوجود انہوں نے نہ صرف ملک بلکہ شاگیز بھی چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ انہوں نے اپنی مصروفیت کے طور پر اپنی آبائی حویلی نما کوٹھی میں انتہائی نایاب جڑی بوٹیوں کا ایک فارم بنا لیا تھا۔ چونکہ ان کا مضمون نباتات ہی تھا اس لئے وہ اس فارم کے سلسلے میں بے حد کامیاب رہے تھے اور پھر آہستہ آہستہ انہیں اس کا جنون سا ہو گیا۔ البتہ ساتھ ہی انہوں نے جڑی بوٹیوں کے فوائد اور خواص کے سلسلے میں باقاعدہ ریسرچ بھی شروع کر دی تھی۔ اس سلسلے میں ان کی مدد دارالحکومت میں رہنے والے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار حکیم کرتے تھے۔ ان کا

نام حکیم راشد حسین تھا۔ پروفیسر رازی ان سے اس قدر متاثر تھے کہ وہ انہیں اپنا استاد کہتے تھے۔ حالانکہ حکیم صاحب پروفیسر رازی سے کافی چھوٹے تھے۔ عمران سے جب پروفیسر رازی کی ملاقات ہوئی تو وہ حکیم راشد حسین سے ملاقات کے سلسلے میں دارالحکومت آئے تھے اور چونکہ حکیم صاحب کسی مریض کو دیکھنے دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے تھے اور ان کی واپسی رات گئے ہونی تھی اس لئے پروفیسر رازی وقت گزارنے کے لئے ہوٹل شیرٹن میں آ کر بیٹھ گئے تھے۔ یہ بھی ایک اتفاق تھا کہ جس وقت عمران ہوٹل شیرٹن پہنچا تو وہاں ہال میں بے پناہ رش تھا اور کوئی میز خالی نہ تھی۔ البتہ پروفیسر رازی ہال کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اور عمران ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا اور پھر ظاہر ہے جب عمران اور پروفیسر رازی کا باہمی تعارف ہوا تو عمران نے اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کر کے ان جیسے انتہائی سنجیدہ آدمی کو بھی قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔ بہرحال عمران بھی گفتگو کے دوران پروفیسر رازی کی جڑی بوٹیوں کے بارے میں معلومات سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ اس نے پروفیسر رازی سے ان کی جڑی بوٹیوں کا فارم دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو پروفیسر رازی نے اسے انتہائی خوش دلی سے شاگیز آنے کی دعوت دے دی۔ اس ملاقات کے بعد کئی روز تک تو عمران شاگیز جانے کے بارے میں سوچتا رہا لیکن پھر وہ کام میں ایسا مصروف ہوا کہ سب کچھ اس کے ذہن سے محو ہو گیا اور پھر جس طرح اچانک اس کے ذہن میں پروفیسر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

رازی اور شاگیز کا خیال ابھرا اس نے اسی طرح اچانک شاگیز جانے کا فیصلہ کر لیا۔ گو اس نے پہلے کوشش کی تھی کہ وہ ان سے فون پر رابطہ کرے کیونکہ اسے یہ بھی خدشہ تھا کہ اس ملاقات کو کئی سال گزر چکے تھے اور پروفیسر رازی بوڑھے آدمی تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس دوران وفات پا چکے ہوں لیکن جب شاگیز کے فون انکوائری آپریٹر نے انہیں بتایا کہ پروفیسر رازی کی رہائش گاہ پر سرے سے فون ہی نہیں البتہ وہ خود پروفیسر رازی کا شاگرد رہ چکا تھا اس لئے اس نے ویسے ہی عمران کو یہ بتا دیا تھا کہ پروفیسر صاحب نہ صرف حیات ہیں بلکہ ان کی صحت بھی ٹھیک ہے تو عمران شاگیز روانہ ہو گیا۔

اس وقت ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے والی دلکش اور مدھر دھن پر وہ ایک لحاظ سے ناچ رہا تھا کہ اچانک کار کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے چونک کر ڈیش بورڈ کی طرف دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ فیول ظاہر کرنے والی سوئی بتا رہی تھی کہ فیول ٹینک خالی ہو چکا ہے۔ اسے اپنے آپ پر غصہ آیا کہ اس نے دارالحکومت سے باہر نکلنے سے پہلے فیول ٹینک فل کیوں نہیں کرایا تھا۔ پھر وہ موسیقی کی مدھر تانوں میں مسلسل سفر کرتا رہا تھا۔ اس کے ذہن سے فیول ڈلوانے کا خیال ہی نکل گیا تھا اور اب شاید پہلی بار اس نے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا تو اسے سڑک کے دونوں کناروں پر دور دور تک

پھیلے ہوئے کھیت نظر آ رہے تھے۔ کار کا انجن بند ہو چکا تھا۔ چونکہ موسم شدید گرم تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ابھی کچھ دیر تک تو کار کے اے سی کی پیدا کردہ ٹھنڈک قائم رہے گی لیکن اس کے بعد کار کا اندرونی ماحول کسی جلتے ہوئے تنور جیسا ہو جائے گا۔ عمران نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کار کے باہر واقعی جلتا ہوا تنور ہو اور وہ جیسے ہی باہر نکلے گا ایک لمحے میں جل بھن کر روسٹ ہو جائے گا۔ اب تک تو وہ کار کے اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے باہر کی گرمی سے بے نیاز تھا لیکن اب اسے معلوم ہو رہا تھا کہ باہر واقعی کس قدر خوفناک گرمی پڑ رہی ہے۔

"بہرحال اب جو کیا ہے وہ بھگتنا تو پڑے گا"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے ایک سائیڈ پر کچی سڑک پر ایک بیل گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی۔ بیل گاڑی کا رخ سڑک کی طرف ہی تھا۔ بیل گاڑی خالی تھی۔ البتہ اس پر ایک ادھیڑ عمر بلکہ کسی حد تک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قمیض کی بجائے بنیان تھی اور اس نے دھوتی باندھ رکھی تھی اور سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ بیل گاڑی آہستہ آہستہ سڑک کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اس کے علاوہ سڑک پر دور دور تک کوئی ٹریفک نہ تھی۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ کسی درخت کے سائے میں بیٹھ کر شام کا انتظار کیا جائے اور جب گرمی کی شدت کم ہو تو کسی بس پر بیٹھ کر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

پٹرول پمپ سے پٹرول لا کر اس میں ڈالا جائے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے بیل گاڑی اس کے قریب سے سڑک پر چڑھی اور پھر اس کی طرف کو مڑ کر آگے بڑھنے لگی جس طرف عمران کی کار کا رخ تھا۔ بیل گاڑی پر بیٹھا ہوا آدمی بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کار سے کچھ فاصلے پر بیل گاڑی روکی اور پھر وہ جوانوں کی طرح اچھل کر بیل گاڑی سے نیچے اترا اور عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

" سلام صاحب"..... بوڑھے نے عمران کے قریب پہنچ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام بڑے میاں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اتنی دیر میں اس کا پورا جسم پسینے سے تر ہو گیا تھا اور اس کے سر کے بالوں اور چہرے پر بھی پسینے کے قطرے چمکنے لگ گئے تھے۔

" جی۔ میں چارہ لینے نزدیکی گاؤں جا رہا ہوں۔ آپ کیوں اس گرمی میں یہاں کھڑے ہیں۔ کیا یہ کار خراب ہو گئی ہے"..... بوڑھے نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

" خراب نہیں ہوئی۔ اس کا پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ میرے ذہن میں نہیں رہا کہ میں دارالحکومت سے نکلنے سے پہلے ٹینک بھروا لیتا۔ اب کھڑا بھگت رہا ہوں۔ یہاں تو ٹریفک ہی نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس شدید گرمی میں آپ یہاں کب تک کھڑے رہیں گے۔ آپ شہری ہیں آپ تو بیمار ہو جائیں گے"..... بوڑھے کے لہجے میں بے پناہ خلوص تھا۔

" اس ہمدردی کا شکریہ بڑے میاں۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں کسی درخت کے سائے میں بیٹھ جاؤں اور شام کا انتظار کروں۔ پھر کسی بس میں بیٹھ کر کسی قریبی پٹرول پمپ پر جاؤں اور وہاں سے پٹرول لے آؤں اور کیا ہو سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب۔ ہمارے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کسی درخت کے سائے میں بیٹھیں۔ یہاں سے قریب ہی میرا گھر ہے۔ آپ وہاں چلیں اور مجھے ڈبہ دے دیں۔ یہاں سے آگے ایک پٹرول پمپ ہے۔ میں پٹرول لے آؤں گا"..... بوڑھے نے کہا۔

" کیا یہاں سے قریب کوئی پٹرول پمپ ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" قریب تو نہیں ہے۔ دس بارہ میل آگے ایک قصبہ ہے دھارو۔ وہاں پٹرول پمپ ہے"..... بوڑھے نے جواب دیا۔

" اوہ۔ یہ تو خاصا فاصلہ ہے۔ اس شدید گرمی میں بیل گاڑی پر آنے جانے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ نہیں بڑے میاں آپ کا شکریہ۔ کوئی نہ کوئی بس یا گاڑی آئے گی تو میں اس سے لفٹ لے لوں گا"..... عمران نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"جناب۔ آج شاید ہی ادھر کوئی گاڑی آئے"..... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ موڑھے والی پل زیر تعمیر ہے۔ آپ نجانے وہاں سے کیسے گزر کر آئے ہیں۔ اس کی وجہ سے ٹریفک دوسری سڑک سے گزرتی ہے۔ ادھر کوئی نہیں آتا۔ شاید کل تک پل بن جائے تو پھر ٹریفک شروع ہو جائے"..... بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ پیچھے تقریباً پچیس میل پہلے واقعی وہ ایک زیر تعمیر پل سے گزرا تھا۔ پل کی مرمت کا کام جاری تھا اور پل پر کام کرنے والوں نے اسے گزرنے سے روکا بھی تھا لیکن عمران نے ان کے روکنے کی پرواہ نہ کی اور اس کی سپورٹس کار آسانی سے وہاں سے گزر گئی تھی جبکہ اب اسے خیال آ رہا تھا کہ واقعی بڑی کاریں اور بھاری ٹریفک وہاں سے کسی صورت بھی نہ گزر سکتی تھی اس لئے وہ پل سے ہی ٹرن لے جاتے تھے۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا۔ میں بھی بس جھونک میں ادھر نکل آیا۔ پھر ایسا ہے کہ تم جا کر چارہ لے آؤ۔ میں یہاں کسی درخت کے نیچے رک جاتا ہوں۔ شام کو جب کچھ گرمی کم ہو گی تو پھر جا کر تم پٹرول لے آنا"..... عمران نے کہا۔

"آپ ڈبہ لے لیں اور میرے ساتھ میرے گھر چلیں۔ میرے بیٹے کے پاس سائیکل ہے۔ وہ سائیکل پر جا کر پٹرول لے آئے گا۔ آئیں

آپ بیل گاڑی پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں"۔ بوڑھے نے کہا اور پھر عمران کے انکار کے باوجود جب بوڑھا اپنی بات پر مصر رہا تو عمران نے کار کی ڈگی کھول کر ایک بڑا ڈبہ نکالا اور کار کو لاک کر کے وہ اچھل کر بیل گاڑی پر سوار ہو گیا۔ بیل گاڑی کی لکڑی گرم لوہے کی طرح پک رہی تھی لیکن ظاہر ہے اب عمران کو اس پر بیٹھنا تو تھا اس لئے وہ اس کے کنارے والی لکڑی پر بیٹھ گیا۔ ڈبہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ بوڑھے نے بیل گاڑی کو موڑا اور دوبارہ اسی کچی سڑک پر روانہ ہو گیا۔

"آپ کا کیا نام ہے بابا"..... عمران نے کہا۔

"میرا نام فضل دین ہے اور میں سردار رحمت کا ملازم ہوں۔ یہ ساری زمین اس کی ہے۔ ویسے وہ دارالحکومت میں رہتا ہے۔ یہاں کبھی کبھار آتا ہے۔ البتہ اس کے کاردار یہاں آتے رہتے ہیں"۔ بوڑھے فضل دین نے خود ہی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو دور درختوں کے درمیان ایک بڑا سا نیم پختہ مکان نظر آنے لگ گیا۔ آہستہ آہستہ بیل گاڑی اس نیم پختہ مکان کے سامنے جا کر رک گئی۔ اسی لمحے مکان کے برآمدے میں سے ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے قمیض اور دھوتی پہنی ہوئی تھی اور سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ وہ خاصا جاندار نوجوان تھا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ میرا بیٹا ہے کرم دین"..... بوڑھے فضل دین نے بیل

® Scanned PDF BY HAMEEDI

گاڑی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ عمران بھی بیل گاڑی رکنے پر اچھل کر نیچے آگیا تھا اور پھر کرم دین نے آگے بڑھ کر عمران کو سلام کیا۔ اسی لمحے دو چھوٹے بچے جن کے جسموں پر پرانے سے کپڑے تھے اور وہ دونوں سر اور پاؤں سے ننگے تھے باہر آئے۔ وہ بھی بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے اور پھر ان کے پیچھے ایک نوجوان عورت باہر آگئی۔ اس نے سر پر اوڑھنی پہنی ہوئی تھی۔ اس کا لباس بھی پرانا تھا لیکن اس کے چہرے پر بھولپن اور معصومیت کا تاثر نمایاں تھا۔ بوڑھے فضل دین نے مختصر لفظوں میں اپنے بیٹے کرم دین کو عمران کے بارے میں بتا دیا۔

" اوہ صاحب۔ آپ کے لئے ہمارے پاس کوئی کرسی تو نہیں ہے البتہ میں سائیکل پر جا کر پٹرول لے آتا ہوں۔ آپ یہاں برآمدے میں چارپائی پر بیٹھ جائیں۔ آپ کو تکلیف تو ہو گی لیکن اب کیا کیا جائے"۔ کرم دین نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بھی تو یہاں رہتے ہو۔ کیا یہ دونوں بچے تمہارے ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ یہ میرے پوتے ہیں جناب۔ کرم دین کے بیٹے اور یہ میری بہو ہے کرم دین کی بیوی راجاں"..... فضل دین نے بڑے فخریہ لہجے میں پہلے بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس لڑکی راجاں اور ان دونوں بچوں نے عمران کو سلام کیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے آگے بڑھ کر دونوں بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

" راجاں۔ مہمان کے لئے لسی بنا کر لے آؤ"..... فضل دین نے راجاں سے کہا تو راجاں سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور مکان کے اندر چلی گئی جبکہ کرم دین پہلے ہی مکان کے اندر جا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا تو اس کے ساتھ ایک پرانی سی سائیکل تھی۔

" ڈبہ مجھے دیں جناب۔ میں پٹرول لے آتا ہوں"..... کرم دین نے سائیکل ایک طرف کھڑی کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اس قدر گرمی میں وہاں دور جانا پڑے گا۔ شام ہو جائے تو پھر چلے جانا"..... عمران نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب۔ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم تو اس گرمی اور ایسی باتوں کے عادی ہیں۔ ڈبہ مجھے دیں۔ میں آپ کی توقع سے بھی پہلے آجاؤں گا"..... کرم دین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈبہ اسے دیا اور ساتھ ہی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے کرم دین کے حوالے کر دیا۔ کرم دین نے نوٹ بڑے محتاط انداز میں اپنی دھوتی کے پلو کے اندر رکھ کر باقاعدہ ایک گانٹھ لگائی اور پھر ڈبہ سائیکل کے کیریئر پر رکھ کر وہ سائیکل پر سوار ہوا اور تیزی سے پیڈل چلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ عمران برآمدے میں بچھی ہوئی ایک پرانی سی چارپائی پر بیٹھ گیا۔ دونوں بچے چارپائی کے قریب کھڑے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے جیسے عمران انسان کی بجائے کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ فضل دین بھی آکر چارپائی پر بیٹھ گیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"آپ چارہ لینے جا رہے تھے بابا"..... عمران نے کہا۔

"کرم دین آجائے پھر جاؤں گا۔ اب مہمان کو تو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا"..... فضل دین نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں ٹھیک ہوں۔ آپ جائیں ورنہ آپ کے جانور بھوکے رہ جائیں گے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کوئی بات نہیں جناب۔ تھوڑی سی دیر ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا"..... فضل دین نے کہا۔ اسی لمحے راجاں واپس آئی تو اس نے ایک چھوٹا سا مٹی کا مٹکا اور ایک پیتل کا بڑا سا گلاس اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے گلاس میں لسی ڈالی اور پھر گلاس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر گلاس لے لیا۔

"یہ لیں آپ پیئیں"..... عمران نے گلاس بابا فضل دین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں تو پی کر چلا تھا۔ تم پیئو"..... فضل دین نے کہا تو عمران نے گلاس منہ سے لگا لیا۔ لسی نمکین تھی اور واقعی بے حد لذیذ تھی۔ عمران کو پیاس بھی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ پورا گلاس تین وقفوں میں پی گیا۔

"اور لو جناب"..... فضل دین نے عمران کے ہاتھ سے گلاس لے کر اپنی بہو راجاں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بس اتنی ہی کافی ہے۔ شکریہ"..... عمران نے جواب دیا۔

"راجاں کچھ کھانے کو ہے"..... فضل دین نے راجاں کو گلاس دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں بابا۔ اگر کہیں تو میں آٹا گوندھ کر پکا دیتی ہوں۔ ساگ تو ہے"..... راجاں نے کہا۔

"اوہ نہیں راجاں بہن۔ تکلف نہ کرو۔ بس تمہارے ہاتھ کی لسی پی کر اتنا لطف آیا ہے کہ کچھ نہ پوچھو"..... عمران نے کہا تو راجاں کے معصوم چہرے پر بے اختیار مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

"تم اندر آجاؤ"..... راجاں نے اپنے بیٹوں سے کہا اور وہ خاموشی سے مڑ گئے تو راجاں انہیں لے کر اندر چلی گئی۔

"تم اتنا کام کرتے ہو بابا۔ لیکن تمہاری، تمہارے بیٹے، تمہاری بہو اور تمہارے پوتوں کی حالت تو اچھی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"..... عمران نے کہا تو بابا فضل دین نے ایک طویل سانس لیا۔

"جناب۔ آپ کو یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ ہم لوگ سردار رحمت کے ملازم ہیں۔ ہمیں صرف فصل ملتی ہے اور معمولی تنخواہ۔ میری بیوی بیمار تھی۔ اس کے علاج کے لئے اور پھر کرم دین کی شادی کے لئے ہمیں مجبوراً کاردار اکرم سے قرضہ لینا پڑا اور اب آٹھ سال ہو گئے ہیں میری تنخواہ قرضے میں چلی جاتی ہے۔ بس فصل ملتی ہے اور ایک بھینس ہے جس کا دودھ کرم دین فروخت کرتا ہے۔ اس سے گزارا ہو جاتا ہے"..... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" کتنا قرضہ لیا تھا تم نے جو آٹھ سال سے نہیں اتر رہا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بیس ہزار روپے لئے تھے ۔ تھوڑے تھوڑے کر کے"..... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

" تو اب تک کتنا اتر چکا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

" اکرم کاردار سے میں نے ایک بار پوچھا تو اس نے مجھے جھڑک دیا۔ پھر میرے اصرار پر بتایا کہ ابھی تو آدھا بھی نہیں اترا تو میں خاموش ہو گیا"..... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

" تم کہیں اور ملازمت کر لو۔ وہاں سے زیادہ تنخواہ لے کر قرضہ جلد اتار دو"..... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ جب تک قرضہ نہیں اترتا ہم کہیں اور نہیں جا سکتے اور نہ کوئی زمیندار ہمیں رکھے گا۔ بڑے بڑے زمینداروں کا ہم نوکروں کے بارے میں یہی سلسلہ ہے"..... بابا فضل دین نے جواب دیا۔

" تم شہر چلے جاؤ۔ تمہارا بیٹا کرم دین طاقتور نوجوان ہے۔ وہاں محنت مزدوی کر لو۔ یہاں سے تو زیادہ رقم ملے گی"..... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ زمیندار اس کی اجازت نہیں دیتے"..... بابا فضل دین نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ یہاں کا نظام ہی علیحدہ ہے۔ پھر وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد کرم دین واپس آ گیا۔ اس کا چہرہ دھوپ کی حدت سے سیاہ پڑ گیا تھا اور پورا جسم اور چہرہ پسینے میں شرابور تھا لیکن وہ پٹرول لے آیا تھا۔

" اوہ۔ اتنی جلدی آ گئے تم"..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" مجھے احساس تھا جناب کہ آپ کو یہاں تکلیف ہو رہی ہو گی اس لئے میں نے بہت تیز سائیکل چلایا ہے"..... کرم دین نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیکل ایک سائیڈ پر کھڑی کی اور دھوتی کے پلو سے بقایا رقم کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

" رہنے دو۔ بچوں کے لئے کپڑے لے لینا"..... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ ہم آپ سے کیسے کچھ لے سکتے ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ گزارا ہو رہا ہے"..... کرم دین نے کہا اور بقیہ نوٹ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیئے عمران اس نوجوان کی بے غرضی پر حیران رہ گیا۔

" بابا فضل دین۔ راجاں میری بہن ہے۔ اگر میں بطور بھائی اپنی بہن کو کچھ دوں تو آپ کو اور کرم دین کو تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ عمران نے بابا فضل دین سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ ہماری غربت دیکھ کر ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم غریب ضرور ہیں لیکن ہم محنت سے کما کر کھانے کو حلال سمجھتے ہیں۔ پھر آپ ہمارے مہمان ہیں اس لئے مہربانی کر کے ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہم سب کے دلوں کو تکلیف پہنچے "..... بابا فضل دین نے کہا۔

" لیکن میں تو اپنی بہن کو تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ہرگز کوئی امداد نہیں کر رہا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال لی۔ راجاں کمرے کے دروازے پر آکر کھڑی ہو گئی تھی۔

" اوہ نہیں جناب۔ خدا کے لئے ہمیں ذلیل نہ کریں۔ خدا کے لئے جناب"..... بابا فضل دین نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے نوٹ واپس جیب میں رکھ لئے۔

" اس وقت تو میں مہمان ہوں لیکن اگر میں پھر خود آجاؤں اور اپنی بہن کو تحفہ دے دوں تو پھر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ مجھے روکیں گے"..... عمران نے کہا۔

" یہ آپ کا گھر ہے۔ آپ لاکھوں بار آئیں لیکن ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ہمیں آپ سے شرمندگی ہو"..... بابا فضل دین نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں بہرحال آپ جیسے لوگوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ آپ نے جو مہربانی کی ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں"..... عمران نے کہا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ واپسی پر دارالحکومت پہنچ کر اس سردار رحمت زمیندار کو تلاش کر کے اس کے ذریعے ان لوگوں کی مدد کرے گا ورنہ یہ سادہ اور معصوم لوگ واقعی اس سے کچھ نہ لیں گے۔ پھر کرم دین اور بابا فضل دین دونوں اس کے ساتھ سڑک تک آئے۔ عمران نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں موجود قیف نکال کر اس کی مدد سے ٹینکی میں پٹرول ڈالا اور پھر ڈگی بند کر کے اس نے باقاعدہ بابا فضل دین اور کرم دین سے مصافحہ کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

" یہ کس دنیا کے لوگ ہیں۔ اس قدر بے غرض اور سچے لوگ۔ واقعی دنیا ایسے ہی لوگوں کے دم سے قائم ہے"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بابا فضل دین اور اس کے بیٹے دونوں سے بے حد متاثر ہوا تھا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے دارالحکومت کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی نواحی قصبے صابر والا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صابر والا دارالحکومت کا ایک نواحی قصبہ تھا جو چند سال پہلے تک قطعاً غیر معروف تھا لیکن پھر اس قصبے کے قریب ایک بہت بڑی فیکٹری بنائی گئی۔ یہ فیکٹری شیشے کے برتن بنانے کی تھی۔ اس فیکٹری کے بنتے ہی صابر والا کی حالت تیزی سے تبدیل ہو گئی۔ وہاں کی اراضی کی نہ صرف قیمت بڑھ گئی تھی بلکہ وہاں بازار اور رہائشی کالونیاں تیزی سے بننے لگ گئیں۔ اب وہ صرف نام کا ہی قصبہ رہ گیا تھا ورنہ وہ ایک چھوٹے سے شہر کا روپ دھار چکا تھا۔ سیاہ رنگ کی کار صابر والا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک خوبصورت نوجوان غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی

ہوئی تھی۔ کار چونکہ نئی تھی اس لئے اس کا اے سی بھی خاصا طاقتور تھا اور یہی وجہ تھی کہ باہر آگ برساتی ہوئی گرمی کا کار کے اندر معمولی شائبہ تک نہ تھا۔ لڑکی نہایت اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کار نے ایک موڑ کاٹا اور اس کی رفتار آہستہ ہوئی تو لڑکی چونک پڑی۔

"کیا ہوا۔ کیا وکی ہاؤس آ گیا ہے"..... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"یس میڈم۔ ہم پہنچنے والے ہیں"..... ڈرائیور نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسالہ ساتھ پڑے ہوئے لیڈیز ہینڈ بیگ میں رکھ کر اس نے بیگ کی زپ بند کر دی۔ یہ ایک خوبصورت اور نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی تھی جس میں متوسط طبقے کی خوبصورت کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں۔ کار ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی ڈرائیور نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا لیکن اس کے دروازہ کھولنے اور دوبارہ بند کرنے کے درمیانی وقفہ میں گرم ہوا کا ایک تیز ریلا کار میں داخل ہوا تو لڑکی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ ملک ہے یا جہنم۔ توبہ ہے اس قدر گرمی۔ نجانے یہاں کے لوگ کیسے زندہ رہتے ہیں"..... لڑکی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ ڈرائیور نے کار سے باہر نکل کر ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک درمیانے قد لیکن ٹھوس جسم کا آدمی باہر آ گیا۔ اس نے ایک نظر کار کی طرف دیکھا اور پھر وہ ڈرائیور کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ڈرائیور نے اس سے بات کی تو وہ سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس پھاٹک میں غائب ہو گیا جبکہ ڈرائیور ایک بار پھر کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" تمہیں گرمی نہیں لگتی ڈرائیور"..... لڑکی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لگتی ہے میڈم۔ لیکن ہم اس گرمی کے عادی ہیں۔ ڈرائیور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی کیونکہ کوٹھی کا بڑا پھاٹک کھل چکا تھا۔ ڈرائیور نے کار پورچ میں لے جا کر روکی۔ وہاں پہلے سے ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ ڈرائیور نے نہ صرف انجن بند کیا بلکہ اے سی بھی آف کر دیا۔

" کچھ دیر ٹھہر جائیں میڈم ورنہ اچانک باہر گرمی میں نکلنے سے آپ بیمار بھی ہو سکتی ہیں"..... ڈرائیور نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ پھاٹک کھولنے والا پھاٹک بند کر کے اب واپس پورچ کی طرف ہی آ رہا تھا۔ لڑکی نے دروازہ کھولا اور پھر باہر آ گئی لیکن اس کے جسم میں گرمی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں اور بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" آئیے میڈم۔ باس آپ کے منتظر ہیں"..... پھاٹک کھولنے

والے نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں چلو"..... لڑکی نے کہا اور پھر وہ اس ملازم کے پیچھے چلتی ہوئی عمارت میں داخل ہو گئی۔ ایک راہداری سے گزر کر ملازم رک گیا۔ اس نے راہداری میں موجود بند دروازے پر آہستہ سے دستک دی اور پھر دروازے کو دبا کر کھول دیا اور ساتھ ہی اس نے لڑکی کو اندر جانے کا اشارہ کیا تو لڑکی تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر وہ اس دروازے کو کراس کر کے ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہ کمرہ کار کی طرح خاصا ٹھنڈا تھا۔ سامنے ہی ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں آنے والی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں لڑکی کے بارے میں تمام تفصیلات جانچ لینا چاہتا ہو۔

" میرا نام مارگرین ہے"..... لڑکی نے کہا۔

" بیٹھو۔ میں وکی ہوں"..... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو لڑکی سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور وہی ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں مشروب کی دو مقامی برانڈ کی بوتلیں ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل لڑکی کے سامنے رکھی اور دوسری اس آدمی کے سامنے رکھ کر وہ واپس مڑا اور پھر اسی اندرونی دروازے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

میں غائب ہو گیا جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا۔

" لو۔ اس سے گرمی کا اثر خاصا نارمل ہو جائے گا"..... ادھیڑ عمر وکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم جسے گرمی کہہ رہے ہو یہ گرمی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی کچھ آگے کی چیز ہے۔ شاید جہنم بھی اس قدر گرم نہیں ہوتا ہو گا"۔ مارگرین نے مشروب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا تو وکی بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چار سال قبل جب میں بھی پہلی بار یہاں آیا تھا تو موسم گرما نے مجھے بری طرح بوکھلا کر رکھ دیا تھا مگر اب تو میں کافی حد تک عادی ہو چکا ہوں لیکن اس کے باوجود بے پناہ گرمی بہرحال اپنا اثر تو رکھتی ہی ہے"..... وکی نے مشروب سپ کرتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جب تک مشروب کی دونوں بوتلیں ختم نہیں ہو گئیں کمرے میں خاموشی طاری رہی۔

" تم نے مجھے خاص طور پر اس وقت کیوں بلایا ہے۔ میں شام کو بھی تو آ سکتی تھی"..... لڑکی نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" شام کو میری فلائٹ ہے اور میں نے یونائیٹڈ کارمن جانا ہے اس لئے مجبوری تھی"..... وکی نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے"..... لڑکی نے کہا۔

" یہاں ایک مردم بیزار بوڑھا سائنس دان رہتا ہے جس کا نام

ڈاکٹر راشدی ہے۔ ڈاکٹر راشدی طویل عرصے تک گریٹ لینڈ میں کام کر چکا ہے اور پھر اس نے ریٹائرمنٹ لے لی اور یہاں واپس اپنے آبائی قصبے میں آ گیا۔ وہ اب خاصا بوڑھا ہے لیکن یہاں آ کر اس نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ اس کے بچے اور خاندان کے تمام افراد مستقل طور پر گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں لیکن ڈاکٹر راشدی سنکی اور ضدی آدمی ہے۔ اس نے ضد کی کہ وہ پاکیشیا میں ہی رہے گا اور یہیں مرے گا اور یہیں دفن ہو گا۔ چنانچہ اس ضد کی بنا پر وہ یہاں آ گیا۔ اب کبھی کبھار بچوں سے ملنے وہ گریٹ لینڈ چلا جاتا ہے یا کبھی کبھار اس کے بچے اس سے ملنے یہاں آ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر راشدی گریٹ لینڈ کی دفاعی لیبارٹریوں میں کام کرتا رہا ہے اور اس نے گریٹ لینڈ میں رہ کر بے شمار دفاعی ہتھیاروں اور دفاعی آلات پر ریسرچ کی ہے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ وہ پاکیشیا کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کے لئے یہاں ایک ایسے آلے پر کام کر رہا ہے کہ اس آلے کی تیاری کے بعد پاکیشیا پر کسی طرح کا بھی فضائی حملہ نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ آلہ جسے ڈاکٹر نے آر آر کا نام دیا ہے، وسیع رینج کا حامل ہے اور اس کی رینج اس قدر وسیع ہے کہ ایک آلہ پورے پاکیشیا کے دفاع کے لئے کافی ہے۔ ہم نے اس سے اس آلے کا فارمولا حاصل کرنا ہے"..... وکی نے کہا۔

" تو اس میں مجھے گریٹ لینڈ سے بلوانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو تم بھی کر سکتے تھے اور یہاں کا کوئی بھی آدمی یہ کام کر سکتا تھا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

وہ بوڑھا آدمی ہے اور اکیلا رہتا ہے۔ اسے دو تھپڑ مار کر اس سے فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے یا دوسری صورت میں اسے ہلاک کر کے اس کی لیبارٹری سے فارمولے کی فائل اڑائی جا سکتی ہے"۔ مارگرین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو وکی بے اختیار ہنس پڑا۔

" اتنی عقل ہمیں بھی ہے مارگرین۔ لیکن صورت حال ایسی ہے کہ باس نے تمہیں یہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے اور جب باس نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تو مجھے یقین آگیا کہ تم واقعی یہ کام کر سکتی ہو کیونکہ گو میری تم سے یہ پہلی ملاقات ہے لیکن میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن کیسے حالات۔ میں سمجھی نہیں"۔ مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر راشدی کی عادت ہے کہ وہ اپنی ریسرچ کو ہمیشہ اپنے دفتر میں رکھتا ہے۔ وہ معمولی سے نوٹس ضرور تیار کر لیتا ہے لیکن مین پوائنٹس ہمیشہ اس کے ذہن میں رہتے ہیں۔ بوڑھا ہونے کے باوجود اس کی یادداشت انتہائی شاندار ہے اور آخر میں جب وہ اپنے تجربات مکمل کر لیتا ہے تو پھر وہ اس فارمولے کو ایک ہی بار تحریر میں لاتا ہے۔ اس کی یہی عادت گریٹ لینڈ میں بھی تھی اور یہاں بھی وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی سنکی اور ضدی آدمی ہے اس لئے اس سے جبراً تو فارمولا حاصل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اب ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ اس کے ذہن کو مشین کی مدد سے پڑھا

جائے۔ لیکن تم تو جانتی ہو کہ ایسی مشین اس آدمی پر کام نہیں کر سکتی جو انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہو اور ڈاکٹر راشدی بھی انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ تمہارے بارے میں مشہور ہے کہ تم اپنے مخصوص انداز میں ہر مرد کو دیوانہ کر سکتی ہو اور کوئی مرد چاہے وہ کتنا ہی بوڑھا کیوں نہ ہو تمہارے جال سے نہیں بچ سکتا۔ تم اسے اس حد تک لے جاتی ہو کہ وہ تمہارا بے دام غلام بن کر رہ جاتا ہے اور تم چاہو تو اس سے سڑکوں پر بھیک بھی منگوا سکتی ہو"۔ وکی نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

" بس بس۔ اتنا ہی کافی ہے۔ بہرحال اب میں سمجھ گئی ہوں کہ چیف نے مجھے یہاں کیوں بھیجا ہے۔ تم بے فکر رہو۔ کام ہو جائے گا لیکن یہ بتاؤ کہ کیسے پتہ چلا کہ ڈاکٹر راشدی اس ٹائپ کے فارمولے پر کام کر رہا ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" وہ دو ماہ پہلے اپنے بچوں سے ملنے گریٹ لینڈ گیا تھا اور وہاں ایک سائنس کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ اسے بھی وہاں کال کر لیا گیا اور پھر وہاں اس کے دو دوست سائنس دان بھی موجود تھے جن کے ساتھ یہ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہاں سب نے ڈاکٹر راشدی کی دعوت کی اور وہیں اس دعوت میں ڈاکٹر راشدی نے باتوں ہی باتوں میں اس آلے کے بارے میں موٹی موٹی باتیں بھی بتائیں جس کی اطلاع وہاں موجود ایک سائنس دان کے ذریعے حکومت تک پہنچ گئی اور حکومت نے اس بارے میں مخصوص سائنس دانوں سے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

جب مشورے کئے تو پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ فارمولا خاموشی سے اس ڈاکٹر راشدی سے حاصل کر لیا جائے۔ لیکن اس دوران ڈاکٹر راشدی واپس پاکیشیا آ چکا تھا جبکہ حکومت کا خیال تھا کہ وہ ابھی کچھ عرصہ گریٹ لینڈ میں رہے گا لیکن نجانے ڈاکٹر راشدی کیوں واپس چلا آیا اور اس کے واپس پاکیشیا آ جانے کی وجہ سے حکومت ایک بار پھر شش و پنج میں پڑ گئی کیونکہ اعلیٰ حکام کو معلوم ہے کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے اور اگر اس مشن کی بھنک ان کے کانوں تک پہنچ گئی تو پھر یہ فارمولا گریٹ لینڈ نہیں پہنچ سکے گا۔ لیکن یہ فارمولا اس قدر جدید اور دفاعی لحاظ سے فائدہ مند ہے کہ حکومت اس کو حاصل کئے بغیر نہیں رہنا چاہتی اس لئے بہت سوچ سمجھ کر ٹاسٹ کو یہ کیس دے دیا گیا کیونکہ ٹاسٹ بظاہر عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے جبکہ اصل ٹاسٹ اور ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ ٹاسٹ کے چیف کو جب یہ کیس دیا گیا تو اس نے پہلے مجھے اس ڈاکٹر راشدی کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنے کا حکم دیا۔ میں نے ڈاکٹر راشدی کے ایک ملازم کو بھاری دولت دے کر اس سے ڈاکٹر راشدی کے بارے میں وہ ساری تفصیلات معلوم کر لیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ چیف نے ان تفصیلات کو سننے کے بعد تمہیں یہاں بھیجا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں تمام تفصیلات بتا کر خود کارمن چلا جاؤں اور جب تک یہ فارمولا گریٹ لینڈ نہیں پہنچ جاتا میں وہیں رہوں تاکہ بعد میں اگر

پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے مشن پر کام بھی کرے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ چونکہ تمہارے بارے میں گریٹ لینڈ میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم ٹاسٹ سے متعلق ہو اس لئے ظاہر ہے کہ انہیں کسی صورت تمہارے بارے میں معلوم نہیں ہو سکے گا۔ اس طرح فارمولا محفوظ رہے گا"..... وکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ڈاکٹر راشدی کو فارمولا حاصل کرنے کے بعد ہلاک کر دینا ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے تاکہ فارمولا کسی اور ملک کے پاس نہ پہنچ سکے"..... وکی نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر راشدی کو یہاں سے اغوا کر کے گریٹ لینڈ لے جایا جائے اور وہاں اس سے اطمینان سے نہ صرف فارمولا حاصل کر لیا جائے بلکہ اسے اس فارمولے پر کام کرنے پر بھی مجبور کر دیا جائے"..... مارگرین نے کہا۔

"اس بارے میں بہت سوچا گیا لیکن پھر اس آئیڈیئے کو اس لئے ڈراپ کر دیا گیا کہ ڈاکٹر راشدی کی فطرت ایسی ہے کہ اس سے جبراً کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اغوا ہونے کی صورت میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس چونک سکتی ہے۔ اصل مسئلہ بھی یہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ کسی صورت بھی نہ معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر راشدی سے فارمولا حاصل کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر اسے معلوم بھی ہو

® Scanned PDF BY HAMEEDI

جائے تو انہیں بہرحال یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فارمولا گریٹ لینڈ پہنچ چکا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے گریٹ لینڈ نہ پہنچ جائے۔ ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے چیف باس نے تمہارا انتخاب کیا ہے"..... وکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ انتہائی آسان کام ہے میں آسانی سے اسے پورا کر لوں گی اور جلدی بھی۔ کہاں ہے وہ ڈاکٹر راشدی مجھے وہاں لے چلو"..... مارگرین نے کہا۔

"لیکن تم اس سے کیسے تعاون حاصل کرو گی"..... وکی نے کہا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔ یہ میرا کام ہے"..... مارگرین نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے"..... وکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر ایک بٹن پریس کر دیا اور پھر اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی ملازم جو مارگرین کو یہاں لایا تھا اور جس نے مشروب بھی لا کر دیئے تھے اندر داخل ہوا۔

"جیگر۔ مادام کا ڈرائیور موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے"..... وکی نے پوچھا۔

"میں نے آپ کے حکم پر واپس بھیج دیا تھا"..... ملازم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر اپنی کار لو اور میڈم کو ڈاکٹری راشدی کی کوٹھی کے

سامنے ڈراپ کر کے واپس آجاؤ اس کے بعد ہم نے کارمن جانے کی تیاری کرنی ہے"..... وکی نے کہا۔

"یس باس۔ آیئے میڈم"..... جیگر نے کہا تو مارگرین اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے وکی سے مصافحہ کیا۔

"وش یو گڈ لک۔ اب آپ سے ملاقات گریٹ لینڈ میں ہی ہو گی"..... وکی نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ مارگرین نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا اور مڑ کر ملازم کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران پروفیسر رازی کے ساتھ بیٹھا کھانے کے بعد کافی پینے میں مصروف تھا۔ اسے پروفیسر رازی کے پاس آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اس نے نہ صرف پروفیسر رازی کے فارم کا تفصیلی جائزہ لیا تھا بلکہ پروفیسر رازی سے جڑی بوٹیوں اور ان کے خواص کے بارے میں بھی اس کی خاصی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ عمران پروفیسر رازی کے اس مخصوص سائنس میں بے پناہ علم سے بے حد متاثر ہوا تھا اور خاص طور پر اس بات پر کہ پروفیسر رازی دارالحکومت کے حکیم راشد سے مل کر پاکیشیا میں پھیلنے والے ایک انتہائی خوفناک مرض ایڈز کی انتہائی اکسیر دوا پر تجربات بھی کر چکا ہے اور اب اس نے ایسی جڑی بوٹیاں جو اس دوا کا بنیادی عنصر تھی، کی وسیع پیمانے پر کاشت کی ہوئی ہے اور اس مخصوص بوٹی پر پھول ایک ماہ بعد آئیں گے تو وہ اس دوا کو تیار کر کے مفت اس مرض کے تمام مریضوں تک پہنچا

دے گا اور اس دوا کو اس قدر عام کر دیا جائے گا کہ اس خوفناک مرض کا پاکیشیا سے خاتمہ ہو جائے گا لیکن ابھی وہ کافی پی ہی رہے تھے کہ پروفیسر رازی کا ملازم ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" جناب۔ دارالحکومت سے سردار رحمت کا فون ہے"..... ملازم نے کہا۔

" سردار رحمت کا۔ اوہ اچھا"..... پروفیسر رازی نے کہا اور ملازم کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔ پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اس نے فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

" یہ سردار رحمت کون ہے پروفیسر۔ کیا یہ بھی جڑی بوٹیوں کا ماہر ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ یہ اس علاقے کا بہت بڑا زمیندار ہے لیکن اسے جدید کاشت کاری کا شوق ہے۔ اس نے دارالحکومت کے قریب ایک بہت بڑا فارم بنایا ہوا ہے اور اس کا ارادہ وہاں ایسی جڑی بوٹیاں کاشت کرنے کا ہے جو اسے بڑا منافع دے سکیں۔ اس سلسلے میں وہ کئی بار یہاں بھی آ چکا ہے اور ایک دو بار میں بھی اس کے فارم پر جا چکا ہوں۔ خاصا پڑھا لکھا اور سمجھدار آدمی ہے۔ اب بھی وہ اس سلسلے میں بات کر رہا تھا"..... پروفیسر رازی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ بوڑھے فضل دین اور کرم دین نے اسے یہی بتایا تھا کہ وہ بڑے زمیندار سردار رحمت کے ملازم ہیں۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"لیکن میرا خیال آپ سے مختلف ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو پروفیسر رازی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"..... پروفیسر رازی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ سردار رحمت بڑا اچھا اور سمجھدار پڑھا لکھا آدمی ہے لیکن میں نے اس کے ملازموں کی جو حالت دیکھی ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جو شخص اپنے ملازموں کا خیال نہیں رکھ سکتا وہ کیسے اچھا اور سمجھدار آدمی ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کون ملازم۔ تم انہیں کیسے جانتے ہو"۔ پروفیسر رازی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے شاگیز آتے ہوئے پٹرول ختم ہونے سے لے کر واپس کار چلانے تک کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ۔ ہمارے زمیندارہ سسٹم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ صدیوں سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس سردار رحمت کو تو ان کے بارے میں معلوم تک نہیں ہو گا۔ تم نے ان کی مدد تو لازماً کی ہو گی"۔ پروفیسر رازی نے کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن وہ واقعی باغیرت لوگ ہیں"۔ عمران نے کہا اور باقی تفصیل بھی بتا دی۔

"ویری گڈ۔ انتہائی عظیم لوگ ہیں یہ۔ میں سردار رحمت سے بات کرتا ہوں"..... پروفیسر رازی نے کہا۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں سردار رحمت سے"..... عمران نے کہا۔

"میں اسے ساری بات بتا کر کہوں گا کہ وہ ان کا خاص طور پر خیال رکھے"..... پروفیسر رازی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بھول جائے۔ کیا وہ آپ کے بلانے پر یہاں آ جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ خود اس کے ساتھ جا کر ان کی مدد ہوتی دیکھ سکوں ورنہ دوسری صورت میں مجھے ان کا کوئی بندوبست کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں آئے گا۔ سر کے بل چل کر آئے گا۔ وہ میری بے حد عزت کرتا ہے"..... پروفیسر رازی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن بھی موجود ہے اسے بھی پریس کر دیں تاکہ میں بھی سردار رحمت کی سلجھی ہوئی آواز سن سکوں"..... عمران نے کہا تو پروفیسر رازی نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"رحمت ہاؤس"..... اچانک ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سخت تھا۔

"پروفسیر رازی بول رہا ہوں شاگیز سے۔ سردار رحمت سے بات کراؤ"..... پروفیسر رازی نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" جناب۔ ان کے قریبی رشتہ دار قتل ہو گئے ہیں۔ ابھی ابھی انہیں اطلاع ملی تھی۔ وہ وہاں گئے ہیں میں انہیں وہاں اطلاع دیتا ہوں آپ کا نمبر ان کے پاس ہے وہ آپ سے خود ہی بات کر لیں گے"..... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ٹھیک ہے"..... پروفیسر رازی نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" اب اس کا ملنا مشکل ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں خود ہی کوئی بندوبست کر لوں گا"..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ابھی شام تک تم یہیں ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے اطلاع مل گئی تو وہ مجھے کال ضرور کرے گا پھر اس سے بات ہو جائے گی"..... پروفیسر رازی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پروفیسر رازی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ پروفیسر رازی بول رہا ہوں"..... پروفیسر رازی نے کہا اور دوسری طرف سے بات سن کر اس نے نہ صرف چونک کر عمران کی طرف دیکھا بلکہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" سردار رحمت بول رہا ہوں پروفیسر صاحب۔ آپ نے رہائش گاہ پر کال کی تھی۔ میں ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے ملازم نے بتایا ہے"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران اس کا لہجہ اور انداز گفتگو سے ہی سمجھ گیا کہ وہ واقعی پڑھا لکھا اور سمجھدار

آدمی ہے۔ عام زمینداروں جیسا نہیں ہے۔

" تمہارے ملازم نے بتایا تھا کہ تمہارا کوئی رشتہ دار قتل ہو گیا ہے۔ کون ہوا ہے اور کیسے"..... پروفیسر رازی نے اپنے فطری تجسس کے تحت پوچھا۔

" ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کیا گیا ہے۔ وہ میرے دور کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ یہاں اکیلے رہتے تھے چند ملازموں کے ساتھ۔ وہ سائنس دان تھے۔ پہلے وہ گریٹ لینڈ میں رہتے تھے۔ وہاں سنا ہے کسی سائنسی لیبارٹری میں کام کرتے تھے پھر پاکیشیا آ گئے حالانکہ ان کے بچے اور خاندان کے تمام لوگ مستقل گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں۔ ان کے ملازم نے مجھے اطلاع دی تو میں وہاں گیا تھا تاکہ ان کی لاش کو بھی سنبھال سکوں اور پھر ان کے بچوں کو گریٹ لینڈ میں اطلاع دے سکوں"..... سردار رحمت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

" اوہ اچھا۔ بے حد افسوس ہوا۔ اصل میں تمہارے ساتھ ایک چھوٹا سا کام تھا اگر تم یہاں میرے پاس آ سکو تو"..... پروفیسر رازی نے کہا۔

" پروفیسر صاحب۔ ان حالات میں تو مشکل ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ سارا کام اب مجھے ہی کرنا ہو گا۔ آپ کام بتائیں شاید وہ میرے آپ کے پاس آئے بغیر ہو جائے"..... سردار رحمت نے کہا۔

" تمہارے جو ملازم ہیں ان کی حالت میرے ایک عزیز دوست

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نے دیکھی ہے۔ اس نے مجھے بتایا تو مجھے بے حد افسوس ہوا کہ تم اس قدر سلجھے ہوئے اور پڑھے لکھے ہو کر اپنے ملازموں کا خیال تک نہیں رکھتے۔ وہ بیچارے کس قدر کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں"..... پروفیسر رازی نے کہا۔ بات کے آغاز میں تو ان کا لہجہ نرم تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کے لہجے میں غصے کا عنصر نمایاں ہوتا چلا گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"..... سردار رحمت کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" میرے دوست سے بات کرو۔ وہ تمہیں تفصیل بتائے گا"۔ پروفیسر نے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس س (آکسن) بول رہا ہوں، سردار رحمت صاحب۔ پروفیسر صاحب تو جذباتی ہو گئے ہیں ورنہ ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ آپ تو بڑے زمیندار ہیں اور بڑے بڑے زمینداروں کو بس اتنا ہی معلوم ہوتا ہے جتنا ان کے مینجر یا کاردار انہیں بتاتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ جو لوگ ان بڑے لوگوں کے لئے جانوروں کی طرح گرمی سردی میں محنت کرتے ہیں ان کا اپنا حال کیا ہے"..... عمران نے بڑے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ کاٹ تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ وہی عمران صاحب تو نہیں ہیں جو سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کے دوست ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو

عمران چونک پڑا۔

" ہاں۔ مجھے فخر ہے کہ میرا دوست اتنا بڑا آدمی ہے لیکن آپ اسے کیسے جانتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ میں اصل میں ہوٹل شیرٹن کا جنرل مینجر بھی ہوں اور مینجنگ ڈائریکٹر بھی۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض سے تو ہمارا رابطہ رہتا ہے لیکن ایک دو بار آپ سے بھی ان کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے۔ لیکن آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا واقعی کوئی ایسا مسئلہ ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ میں تو فارم میں زیادہ مصروف رہتا ہوں باقی زمینوں پر تو میرے مینجر ہی کام کرتے ہیں"..... سردار رحمت نے کہا تو عمران نے اسے راستے میں کار کا پٹرول ختم ہونے سے لے کر بابا فضل دین اور اس کے بیٹے کرم دین اس کی بہو اور کرم دین کے دو چھوٹے بچوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

" یہ لوگ بڑے عظیم ہیں سردار رحمت۔ انتہائی باغیرت، اس قدر پریشان ہونے کے باوجود انہوں نے مجھ سے تحفہ تک لینا گوارہ نہیں کیا۔ ایسے لوگ ہمارے ملک کی اصل دولت ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ شادی کے لئے بیس ہزار روپے کا قرضہ آپ کے مینجر اکرم کے مطابق آٹھ سالوں میں آدھا بھی نہیں اترا"..... عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" مجھے آپ سے یہ ساری تفصیل سن کر بے حد افسوس ہو رہا ہے اور اپنے آپ سے شرمندگی بھی۔ یقین جانیں مجھے آج تک اس بارے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

میں خیال بھی نہیں آیا۔ آپ بے فکر رہیں میرا وعدہ کہ نہ صرف اس بابا فضل دین اور اس کی فیملی بلکہ میری زمینوں پر جتنے بھی خاندان کام کر رہے ہیں سب کی حالت تبدیل ہو جائے گا۔ جو لوگ اصل میں محنت کش ہیں انہیں ان کا پورا حق ملنا چاہئے "..... سردار رحمت نے جواب دیا۔

" آپ کا جواب اور لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ سلیم الفطرت آدمی ہیں ورنہ بڑے زمیندار تو ایسے لوگوں کو جانوروں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ بہرحال میں دوبارہ وہاں جاؤں گا۔ اگر آپ نے ان کے لئے کچھ نہ کیا تو پھر میں خود کچھ کروں گا"..... عمران نے جواب دیا۔

" میں نے وعدہ کیا ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب آپ یہ بتا دیں کہ ڈاکٹر راشدی کس سبجیکٹ کے سائنس دان تھے۔ میں نے تو ان کا نام پہلے نہیں سنا"..... عمران نے کہا۔

" یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں کیونکہ وہ بے حد غصیلے اور سنکی ٹائپ آدمی تھے۔ بس جب ان کے بچے گریٹ لینڈ سے آتے تھے تو میں ان سے ملنے چلا جاتا تھا یا وہ میرے پاس آ جاتے تھے۔ میری ان سے زیادہ میل ملاقات نہیں رہی"..... سردار رحمت نے جواب دیا۔

" آپ نے ان کے قتل کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کچھ تفصیل بتا دیں"..... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ مجھے ان کے ملازم نے فون کر کے اطلاع دی تو میں وہاں گیا۔ وہاں پہنچ کر میں نے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس آ گئی۔ پولیس نے شاید اپنے اعلیٰ حکام کو اطلاع دی تو بڑے بڑے افسران وہاں پہنچ گئے۔ شاید ڈاکٹر صاحب کے تعلقات اعلیٰ حکام سے بہت گہرے تھے۔ بہرحال سرسری طور پر جو کچھ ان کے ملازموں سے مجھے معلوم ہوا ہے اس کے مطابق چار روز پہلے ایک غیر ملکی نوجوان اور انتہائی خوبصورت لڑکی ان کے پاس آئی اور پھر ڈاکٹر راشدی جیسے غصیلے اور سنکی آدمی کو اس لڑکی نے کچھ اس انداز میں رام کیا کہ ملازم حیران رہ گئے۔ ملازموں کا خیال تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس لڑکی سے شادی کرنے والے ہیں۔ گزشتہ رات تک سب کچھ اوکے تھا۔ صبح جب ملازم اٹھے تو ڈاکٹر صاحب اپنے بیڈ روم میں قالین پر پڑے ہوئے تھے اور ان کا سینہ گولیوں سے چھلنی تھا اور وہ لڑکی غائب تھی"..... سردار رحمت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو اس لڑکی کو تلاش کیا جا رہا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ ظاہر ہے پولیس کر رہی ہو گی۔ نجانے وہ کون تھی"..... سردار رحمت نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔ البتہ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

دروازے پر دستک کی آواز سن کر بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "..... ادھیڑ عمر آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

" مارگرین "..... ایک آواز دروازے کی سائیڈ سے سنائی دی تو ادھیڑ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک اور بٹن پریس کیا تو دوسرے لمحے دروازہ میکانکی انداز میں کھلا تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

" مبارک ہو مارگرین۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آؤ بیٹھو "..... ادھیڑ عمر نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کام میرے لئے مشکل نہیں

ہے۔ وہ بوڑھا واقعی عجیب سنکی آدمی تھا اس لئے بڑی مشکل سے قابو میں آسکا اور جب قابو میں آگیا تو پھر وہ مکمل طور پر بھیڑ بن گیا۔ ویسے مردوں کی ایسی ہی نفسیات ہوتی ہیں کہ جب وہ رام ہوتے ہیں تو پھر مکمل طور پر ہو جاتے ہیں "..... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اصل مسئلہ اب صرف یہ رہ گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا سراغ نہ لگا سکے۔ تمہیں وکی نے اس بارے میں تفصیل تو پہلے ہی بتا دی ہو گی "..... باس نے کہا۔

" یس باس۔ وکی نے مجھے پوری تفصیل بتا دی تھی۔ میں ویسے بھی انتہائی مختلف میک اپ میں تھی اور میرے کاغذات بھی مختلف نام کے تھے۔ پھر جیسے ہی ڈاکٹر راشدی نے فارمولا مکمل کیا میں نے اچھی طرح چیک کر لیا کہ جو کچھ اس کے ذہن میں تھا وہ اس نے مکمل طور پر فائل میں تحریر کر دیا ہے تو میں نے سائیلنسر لگے ریوالور سے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے دوبارہ اپنا میک اپ تبدیل کیا اور لباس تبدیل کیا۔ کاغذات کا نیا سیٹ بیگ سے نکالا اور میں خاموشی سے وہاں سے شہر آ گئی۔ ایک ہوٹل میں مجھے کمرہ مل گیا۔ دوسرے روز میں نے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور بجائے گریٹ لینڈ براہ راست آنے کے پہلے کافرستان گئی اور وہاں دو روز تفریح کرنے کے بعد میں یہاں آ گئی۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ میک اپ ختم کر دیا اس لئے اب کسی صورت بھی وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جان سکتے "..... مارگرین نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس علی عمران سے جو ایک عفریت ہے نہیں بچا جا سکتا"..... باس نے کہا۔

"باس۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ ڈاکٹر راشدی نے فارمولا بھی مکمل کر کے مجھے دیا ہے کیونکہ جو نوٹس وہ تیار کرتا تھا وہ تو وہیں موجود ہیں اور کسی چیز کو چھیڑا تک نہیں گیا اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر راشدی فارمولے کو اپنے ذہن میں رکھتا ہے اور مکمل ہونے سے پہلے کسی صورت اسے کاغذ پر نہیں لکھتا۔ پھر وہ وہاں مارگریٹ کو ڈھونڈتے رہیں گے۔ مارگرین کا تو انہیں خیال تک نہیں آئے گا۔ گریٹ لینڈ والی بات بھی ان کے ذہن میں نہیں آ سکتی"..... مارگرین نے کہا تو باس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تمہاری یہ فارمولے والی بات سن کر مجھے بے حد اطمینان ہوا ہے۔ ویسے بھی ہم خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں اگر انہیں کسی طرح ٹاسٹ کے بارے میں علم بھی ہو گیا تو وہ یہاں ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے لڑتے پھریں گے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"..... باس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں"..... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... راجر نے کہا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ راجر بول رہا ہوں سر"..... راجر نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر راجر۔ مبارک ہو۔ فارمولا درست اور مکمل ثابت ہوا ہے۔ تمہاری ایجنسی نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کا تمہیں اور تمہاری ایجنسی کو خصوصی انعام دیا جائے گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ ویسے بھی یہ ہماری ڈیوٹی تھی جناب"۔ راجر نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے بھی آپ کو تحسین آمیز لیٹر مل جائے گا لیکن سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن بے حد پریشان ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں جناب"..... راجر نے کہا۔

"ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر علی عمران لازماً کھوج نکال لے گا اور پھر یہاں تباہی ہو گی"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"لارڈ برٹن صاحب کو یہ تو معلوم نہیں ہے جناب کہ یہ کارنامہ

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کس ایجنسی نے سرانجام دیا ہے"..... راجر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ کیوں"..... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے جناب کہ ان کے عمران کے والد کے ساتھ گہرے خاندانی تعلقات ہیں اور عمران گریٹ لینڈ آکر ان کے پاس ٹھہرتا ہے۔ ان کی بیگم عمران کو بیٹا کہتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران کسی طرح ان سے معلوم کر لیتا۔ اس لئے پوچھا تھا میں نے"۔ راجر نے کہا۔

"لیکن کیا عمران کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام گریٹ لینڈ نے کیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں جناب۔ پھر بھی احتیاط ضروری ہے"..... راجر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اب میری ایک اور بات اچھی طرح سن لو۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ایشیائی اس انداز میں گریٹ لینڈ کو مرعوب کرے۔ پہلے میں سیکرٹری داخلہ اور چیف سیکرٹری دونوں کی وجہ سے خاموش تھا اور میرے پاس کوئی ایسی ایجنسی ہی نہیں تھی کہ جو ان لوگوں کا مقابلہ کر سکتی لیکن اب ٹاسٹ کا انچارج میں ہوں اور ٹاسٹ نے جس طرح اب تک کارنامے سرانجام دیئے ہیں اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ٹاسٹ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتی ہے اس لئے میرا حکم سن لو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران اس آر آر فارمولے کے پیچھے یہاں پہنچ جائے تو پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا تمہاری ڈیوٹی ہو

گی۔ خاص طور پر عمران کو"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے بھی اس عمران سے پرانے بدلے چکانے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"..... راجر نے کہا۔

"اوکے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"..... مارگرین نے پوچھا تو راجر نے پوری تفصیل بتا دی۔

"باس۔ اس عمران کا مشن میرے ذمے لگا دیں۔ پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"وہ ٹیڑھی کھیر ہے مارگرین۔ وہ عام مردوں جیسا نہیں ہے بلکہ تم اسے سرے سے مرد تو کیا انسان ہی نہ سمجھو۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں"..... راجر نے کہا۔

"باس۔ آپ میری صلاحیتوں سے ابھی واقف نہیں ہیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اگر وہ یہاں آیا تو میرے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکے گا"..... مارگرین نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا کر لو تو تمہیں اتنا بڑا انعام دیا جائے گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی"..... راجر نے کہا۔

"اب تو میں دعا کروں گی کہ وہ یہاں آ جائے"..... مارگرین نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو راجر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھو"..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک اہم فارمولا انتہائی حیرت انگیز انداز میں چرا لیا گیا ہے اور ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چوری کرنے والا کون ہے اور وہ اسے کہاں لے گیا ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ فارمولا چوری کر لیا گیا ہے۔ کون سا فارمولا۔ کب اور کہاں سے"..... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دارالحکومت کے نواحی علاقے صابر والا میں ایک سائنس دان ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لیکن مجھے تو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ کو کیسے یہ اطلاع مل گئی"..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے بھی بس اتفاقاً علم ہو گیا ورنہ شاید علم ہی نہ ہوتا کیونکہ ڈاکٹر راشدی کی سرکاری طور پر کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن سرداور کو ان کے بارے میں علم تھا۔ میں نے سرداور سے بات کی تو وہ بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر راشدی آر آر فارمولے پر کام کر رہا تھا اور آر آر فارمولے کی جو تفصیل انہوں نے بتائی ہے اس کے مطابق اس سے پاکیشیا کا دفاع یقینی طور پر انتہائی مضبوط ہو جائے گا۔ اس آلے کی خاصیت ہے کہ اس کی رینج میں کوئی طیارہ، میزائل، بم، گولی یا کوئی شعاعی ہتھیار کہیں بھی داخل نہیں ہو سکتا اور اس کی رینج اس قدر وسیع ہو سکتی ہے کہ پورے پاکیشیا کے دفاع کے لئے صرف ایک آلہ ہی کافی ہو سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی انوکھا آلہ ہے۔ ویسے حکومت کے ساتھ ساتھ اس آلے کو چھوٹے پیمانے پر تیار کر کے کالونیوں، شاپنگ پلازوں، کوٹھیوں، محلوں اور گھروں کو بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ہاں۔ تم نے بھی یہ ٹھیک سوچا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹر راشدی صاحب کی عجیب فطرت سامنے آئی ہے کہ وہ کسی بھی فارمولے کے مین پوائنٹس کو کاغذ پر تحریر نہیں کیا کرتے تھے بلکہ ذہن میں رکھتے تھے۔ البتہ چھوٹے چھوٹے عملی قسم کے پوائنٹس وہ کاغذ پر نوٹ کرتے رہتے تھے اور جب وہ اپنی ریسرچ مکمل کر لیتے تو پھر ایک ہی بار بیٹھ کر وہ فارمولے کو مکمل طور پر کاغذ پر تفصیل سے تحریر کر دیتے تھے۔ گریٹ لینڈ میں بھی ان کی یہی عادت تھی اور یہاں بھی۔ میں نے سرداور کے ساتھ ان کی کوٹھی اور اس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے کی پوری تفصیل سے تلاشی لی ہے۔ وہاں سے وہ نوٹس تو مل گئے ہیں لیکن فارمولے کے بنیادی نکات نہیں مل سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا ان کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"انہوں نے سرداور کو اگر اس بارے میں بتایا ہو گا تو لازماً انہوں نے تفصیل سے ڈسکس کیا ہو گا اور ایسی صورت میں لازماً کوئی فائل ورک بھی کیا گیا ہو گا اور اس بارے میں کوئی ریسرچ رپورٹ بھی تیار کی گئی ہو گی۔ کچھ نہ کچھ تو ہو گا"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ ہونا تو یہ سب کچھ چاہئے لیکن کچھ بھی نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ وجہ"..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ یہ کہ کسی کو اس ہتھیار کی کارکردگی پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔ سب کا خیال ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس آر آر ہتھیار میں جدید دریافت شدہ ریز سپاما استعمال کی جاتی تھی اور سپاما کی اب تک جو خصوصیات سائنس دانوں نے دریافت کی ہیں اس میں یہ خصوصیت بہرحال شامل نہیں ہے کہ سپاما ریز شعاعی ہتھیار سمیت ہر قسم کے بارودی اسلحے، طیاروں اور میزائلوں سب کو روک سکتی ہے۔ اس لئے نہ ہی ایسی کوئی ریسرچ ہوئی اور نہ ہی اس کی کوئی فائل تیار کی گئی"..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو ظاہر ہے ایسا کوئی فارمولا بن ہی نہیں سکتا۔ ڈاکٹر راشدی نے صرف اپنی اہمیت بنانے کے لئے خود ساختہ خصوصیات شو کر دی ہوں گی"..... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرداور کو یقین تھا اور اب بھی یقین ہے کہ اس ہتھیار کی کارکردگی ایسی ہو سکتی ہے جیسی ڈاکٹر راشدی نے بتائی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اگر سرداور کو یقین ہے کہ تو پھر یقیناً ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر ہمارے سائنس دان کیوں اس سے انکار کرتے رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور نے اس سلسلے میں ایکریمیا میں سپاما ریز کو دریافت کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر ایڈورڈ سے اس بارے میں تفصیلی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بات کی تو انہوں نے اس کا امکان ظاہر کیا کہ ایسا ہو سکتا ہے اگر اس پر مزید ریسرچ کی جائے۔ اس بنا پر سرداور نے ڈاکٹر راشدی سے کہا کہ وہ پہلے اپنے طور پر اپنا فارمولا مکمل کرے تاکہ پھر اس فارمولے کو بورڈ میں پیش کر کے اسے کسی سرکاری لیبارٹری میں بھجوایا جائے اور پھر اس پر ہتھیار بنانے کی باقاعدہ حکومت سے منظوری لی جا سکے"..... عمران نے کہا۔

" ہتھیار بنانے کی منظوری۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ جب ایک ہی آلہ کافی ہے تو پھر اس میں لمبی چوڑی کارروائی کیا ہو گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اس سپاما ریز کو اس انداز میں لے آنے کہ اس میں وہ خصوصیات پیدا ہو سکیں کافی پیچیدہ مشینری کی ضرورت ہے اور یہ مشینری بیرونی ملک سے حاصل کی جا سکتی ہے اور ظاہر ہے اس پر بے پناہ سرکاری اخراجات آئیں گے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے بات سمجھ آ گئی ہو۔

" پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب تو ڈاکٹر راشدی اس فارمولے سمیت ختم ہو گیا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے اب تک جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق چار پانچ روز پہلے عین دوپہر کے وقت انتہائی شدید گرمی میں ایک غیر ملکی لڑکی ڈاکٹر راشدی کی کوٹھی کے سامنے گرمی کی شدت سے نڈھال ہو کر گر گئی تو ڈاکٹر راشدی کے ملازموں نے ازراہ ہمدردی اسے اندر لے جا

کر ایک کمرے میں لٹا دیا اور اسے پانی پلایا گیا۔ ڈاکٹر راشدی کو اطلاع ملی تو وہ بھی اسے پوچھنے اخلاقاً آ گئے۔ ڈاکٹر راشدی انتہائی غصیلی طبیعت کے اور سنکی آدمی تھے لیکن اس لڑکی سے ملاقات کے بعد تو ان کی جیسے جون ہی بدل گئی۔ انہوں نے لڑکی کو اپنے پاس بطور مہمان رکھ لیا اور پھر اپنے ساتھ لیبارٹری میں لے جانے لگے حالانکہ ڈاکٹر راشدی وہاں کسی بھی آدمی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور رات کو بھی وہ لڑکی ان کے ساتھ ان کے بیڈ روم میں رہتی تھی۔ ملازم اس لئے خاموش رہے کہ انہیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ڈاکٹر راشدی جیسے بوڑھے اور بزرگ اور وہ لڑکی کوئی غیر اخلاقی حرکت بھی کر سکتے ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ڈاکٹر راشدی اس لڑکی کو جذباتی طور پر اپنی بیٹی سمجھ کر ساتھ رکھ رہے ہیں۔ بہرحال لڑکی ان پر اس طرح حاوی ہو گئی تھی کہ جیسے ڈاکٹر راشدی اس کا بے دام غلام ہو۔ پھر جس صبح کو ڈاکٹر راشدی کی لاش ملی لڑکی کوٹھی سے غائب تھی۔ وہ رات کو ہی کہیں چلی گئی تھی حالانکہ ملازموں کے بیان کے مطابق لڑکی اس رات کو بھی ڈاکٹر راشدی کے ساتھ ان کے بیڈ روم میں گئی تھی اور ڈاکٹر کو جس پسٹل سے گولی ماری گئی ہے اس بور کا پسٹل خواتین ہی استعمال کرتی ہیں اس لئے اسے عرف عام میں لیڈی پسٹل بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر کی لاش سے ملنے والی گولیاں گریٹ لینڈ ساختہ ہیں"۔ عمران نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ہو سکتا ہے کہ واقعی لڑکی انہیں اپنا والد سمجھتی ہو اور ڈاکٹر راشدی نے کسی کمزور لمحے میں اس سے کوئی ایسی بات کر دی ہو یا حرکت کی ہو کہ اس نے انہیں گولی مار دی ہو اور پھر خوف سے نکل بھاگی ہو"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہونے تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ تمہاری بات بھی درست ہو سکتی ہے لیکن انکوائری سے چند باتیں اور بھی سامنے آئی ہیں اور وہ یہ کہ ڈاکٹر راشدی کبھی کبھار اپنے بچوں سے ملنے گریٹ لینڈ جاتا رہتا تھا۔ اب وہ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے گریٹ لینڈ گیا تھا۔ وہاں اس کے پرانے دوست سائنس دانوں نے اس کے اعزاز میں دعوت دی"۔ عمران نے کہا۔

"تو اس میں کیا خاص بات ہوئی"..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاص بات یہ ہے کہ ہر طرف سے گریٹ لینڈ ہی سامنے آتا ہے۔ ڈاکٹر راشدی گریٹ لینڈ میں رہا۔ ڈاکٹر راشدی اپنے بچوں سے ملنے گریٹ لینڈ گیا۔ وہ غیر ملکی لڑکی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ گریٹ لینڈ کی رہنے والی ہو۔ لڑکی کا نام مارگریٹ بتایا گیا ہے۔ یہ نام بھی گریٹ لینڈ کا معروف نام ہے۔ ڈاکٹر راشدی کی لاش سے برآمد ہونے والی گولیاں بھی گریٹ لینڈ ساختہ ہیں"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ اس لڑکی نے ڈاکٹر کو ہلاک

کیا اور فارمولا لے کر نکل گئی لیکن اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ وہ فارمولا جب تحریر شدہ تھا ہی نہیں تو پھر وہ کیا لے کر گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جس طرح ڈاکٹر راشدی اس کے سامنے بھیڑ بن گیا تھا ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی نے اسے فارمولا تحریر کرنے پر آمادہ کر لیا ہو اور پھر جیسے ہی اس نے فارمولا مکمل کیا وہ ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے فارمولا لے اڑی"..... عمران نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر راشدی اپنی فطرت کے خلاف ایک لڑکی کی خاطر فارمولا مکمل کرنے سے پہلے اسے تحریر کرے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی اس سارے سلسلے کی خاص بات ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خاص بات یہ ہے بلیک زیرو کہ آخر ایک بوڑھا سائنس دان جو کہ انتہائی غصیلی طبیعت کا مالک بھی ہو اور ساتھ ساتھ سنکی بھی ہو وہ اس نوجوان لڑکی کے سامنے جو یقیناً اس کی بیٹیوں سے بھی عمر میں کم ہو گی۔ بھیڑ کیوں بن گیا جبکہ اس کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ اپنے حقیقی بچوں سے ملنے سالوں بعد گریٹ لینڈ جاتا ہے"..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کندھے اچکاتے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ یقیناً اس لڑکی نے اسے ذہنی طور پر کنٹرول کر لیا ہو گا"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کا مطلب ہپناٹزم سے ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ ڈاکٹر راشدی سائنس دان تھا اور اس کی یادداشت اس بڑھاپے میں بھی اس قدر تیز تھی کہ وہ فارمولے کے انتہائی پیچیدہ نکات کو صرف یاد رکھتا تھا اور پھر وہ غصیلی طبعیت اور سنکی ٹائپ آدمی تھا۔ اس قدر طاقتور ذہن اور ایسے مزاج کے لوگوں کو تو بڑے بڑے ماہر ہپناٹزم بھی ٹرانس میں نہیں لا سکتے"..... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر کیا اس نے کوئی اور کام کیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" ڈاکٹر راشدی کے بیڈ روم میں مجھے بلیسٹر پیکنگ میں موجود کیپسولوں کا ایک پتا ملا ہے جس میں سے دو کیپسول کم تھے جبکہ یہ پتا دس کیپسولوں کا تھا اور تم یہ سن کر یقیناً مسکرا دو گے کہ یہ پیکنگ گریٹ لینڈ ساختہ تھی جبکہ ڈاکٹر راشدی کے ملازموں سے پوچھ گچھ کے دوران معلوم ہوا کہ ڈاکٹر راشدی کوئی دوا استعمال نہیں کرتا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ دوا ملازم ہی بازار سے خرید کر لاتے۔ اس دوا کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق یہ دوا

شعور کو سلانے کے کام آتی ہے اور اسے ہسپتالوں میں ان مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے جو عام لوگوں سے زیادہ طاقتور ذہن کے مالک ہوتے ہیں اور عام انداز میں سرجری سے پہلے بے ہوش نہیں ہوتے۔ اس سے میں اصل بات سمجھ گیا کہ یہ لڑکی مارگریٹ ہپناٹزم کی ماہر تھی لیکن چونکہ ڈاکٹر راشدی کا ذہن انتہائی طاقتور تھا اس لئے اسے ٹرانس میں لانے کے لئے اسے وہ کیپسول کھلائے گئے۔ اس کے بعد اس کا ذہن کنٹرول میں کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر راشدی اس لڑکی کے سامنے بھیڑ بنا ہوا نظر آتا تھا"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تو میرا آئیڈیا درست ثابت ہوا۔ پھر تو اس لڑکی نے ڈاکٹر راشدی سے فارمولا تحریر کرایا اور اسے لے گئی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ڈاکٹر راشدی کے پاس نہ ہی کوئی دولت تھی اور نہ اس لڑکی نے وہاں سے کوئی چیز چرائی ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

" اس لڑکی کا حلیہ وغیرہ معلوم کیا تاکہ اسے تلاش کیا جا سکے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹائیگر یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے لیکن انتہائی حیرت انگیز بات یہ سامنے آئی ہے کہ رات کے پچھلے پہر قریبی کوٹھی کے چوکیدار کو جو لڑکی ڈاکٹر راشدی کی کوٹھی سے نکلتے ہوئے نظر آئی اس کا حلیہ اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لڑکی سے مختلف تھا۔ البتہ لباس وہی تھا۔ ٹائیگر نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کیا جس نے اس کالونی کے بڑے چوک سے رات کے پچھلے پہر اس نئے حلیئے والی لڑکی کو پک کیا اور اسے ہوٹل گرانڈ پہنچایا جہاں یہ لڑکی دوسرے روز دوپہر تک مقیم رہی۔ البتہ اس کے کہنے پر ہوٹل انتظامیہ نے کافرستان جانے کے لئے ایک چھوٹا چارٹرڈ طیارہ بک کرایا تھا جو بعد دوپہر اسے لے کر کافرستان چلا گیا"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" کافرستان۔ اوہ۔ پھر وہاں ناٹران اسے تلاش کر سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر یہ وہی لڑکی ہے تو پھر اس کا تعلق کسی سیکرٹ ایجنسی سے ہی ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ میک اپ کا فن اس حد تک جانتی ہے کہ عام حالات میں اسے پہچانا نہ جا سکے اور دوسری بات یہ کہ نئے میک اپ میں اس نے طیارہ چارٹرڈ کرایا۔ اس کے پاس اس نئے میک اپ والے حلیئے کے کاغذات موجود تھے۔ پھر اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا تو وہ یہاں سے براہ راست گریٹ لینڈ جانے کی بجائے کافرستان گئی اور عام سیاح چاہے وہ کتنے ہی امیر کیوں نہ ہو اس طرح طیارہ چارٹرڈ کرا کر سفر نہیں کرتے"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ کی بات درست ہے لیکن گریٹ لینڈ کے اعلیٰ حکام میرے خیال میں آپ کی وجہ سے پاکیشیا میں ایسا کوئی مشن مکمل

نہیں کر سکتے جیسا اس لڑکی نے کیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ وہاں کی تمام ایجنسیاں سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن کے تحت ہیں اور لارڈ برٹن مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی ایجنسی کو اس انداز میں یہاں کام کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس لڑکی کا تعلق گریٹ لینڈ کی کسی ایسی تنظیم سے ہو سکتا ہے جو پرائیویٹ طور پر ایسے مشنز دوسروں کے لئے کرتی ہے"..... عمران نے کہا۔

" لیکن اس کا علم کیسے ہو گا۔ پہلے تو اس لڑکی کو تلاش کرنا ہو گا۔ آپ ناٹران سے کہیں ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی وہاں کافرستان میں ہی موجود ہو"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے اس لڑکی کی اصلیت کا کھوج لگانا ہو گا۔ پھر معلوم ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا سب ہمارے اندازے ہیں۔ تم وہ سرخ جلد والی ڈائری مجھے دو"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کے صفحات کھولے اور پھر کافی دیر تک وہ ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز سن کر بلیک زیرو کو معلوم ہو گیا کہ عمران نے گریٹ لینڈ انکوائری کو کال کیا ہے۔

"ماسٹر کلب کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔

"نمبر تو ڈائری میں موجود تھا لیکن چونکہ اندراج کافی پرانا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ کنفرم کر لوں"..... عمران نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ جب عمران نے ڈائری میں سے نمبر چیک کر لیا ہو گا تو پھر اس نے انکوائری سے کیوں اس بارے میں معلوم کیا ہے۔

"ماسٹر کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف ماسٹر نکسن زندہ ہے یا عالم بالا پہنچ چکا ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا کہا۔ کون ہیں آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔ یہ کیا انداز ہے بات کرنے کا"..... دوسری طرف سے لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو تم انداز بتا دو۔ ویسے میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں پرنس آف ڈھمپ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ پاکیشیا سے۔ چیف ماسٹر نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ہر لحاظ سے صحت مند بھی ہیں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا لیکن اس بار غصہ لہجے میں موجود نہ تھا۔ شاید پاکیشیا جیسے دور دراز علاقے سے ہونے والی کال اور پرنس کے لفظ نے اس لڑکی پر اثر کیا تھا۔

"تو پھر چیف ماسٹر تک میرا پیغام پہنچا دو لیکن یہ سوچ لو کہ میرا نام بے حد بھاری ہے اس لئے کسی ٹرک پر لاد کر لے جانا۔ تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم نرم و نازک سی گڑیا ہو۔ تمہاری آواز کا لوچ بتا رہا ہے کہ تم خوبصورت بھی ہو اور جوان بھی اس لئے تم خود یہ کام نہ کرنا ورنہ تمہاری کمر میں بل آ گیا تو مجھے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ آنا پڑے گا۔ بل نکالنے کے لئے نہیں بلکہ کمر تلاش کرنے کے لئے"۔ عمران کی زبان نجانے کب سے بند تھی کہ یکلخت اس طرح رواں ہو گئی جیسے ندی نالے رکاوٹ دور ہوتے ہی پوری رفتار سے بہہ نکلتے ہیں۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کرنے کا شکریہ پرنس۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف ماسٹر نکسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ ویسے ہمارے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

پاکیشیا میں تو ہیڈ ماسٹر کہا جاتا ہے گریٹ لینڈ والوں کو شاید چیف کا لفظ کچھ زیادہ ہی پسند ہے کہ ہر ایرے غیرے کے ساتھ چیف لگا دیتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ پرنس تم۔ اوہ۔ اوہ۔ پرنس۔ کیا واقعی تم ہی بول رہے ہو"..... دوسری طرف سے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا گیا۔

" میں اوہ۔ اوہ پرنس نہیں ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ ہوں۔ ویسے یہ اوہ۔ اوہ اگر ڈھمپ سے کوئی بڑی ریاست ہو تو پھر اس پر قبضہ کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ماسٹر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" پرنس بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے آپ نے"..... ماسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس بارہ سال پہلے تو تم سے بات ہوئی تھی"..... عمران نے کہا تو ماسٹر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے پرنس۔ بہرحال فرمائیں آج کیسے فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ماسٹر کلب کا ہپناٹزم کا شعبہ آج کل کیسا جا رہا ہے"..... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بالکل ٹھیک جا رہا ہے لیکن مسئلہ کیا ہے۔ آپ کیوں پوچھ

رہے ہیں"..... ماسٹر نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" گریٹ لینڈ سے ایک نوجوان لڑکی یہاں پاکیشیا آئی ہے۔ اس نے ایک حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے۔ تم تو جانتے ہو کہ میں بھی اس علم میں کسی حد تک شد بد رکھتا ہوں۔ بہرحال اس لڑکی نے جو مظاہرہ کیا ہے اس نے مجھے چونکا دیا۔ یہاں ایک بوڑھا سائنس دان ہے جو انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ غصیلا اور سنکی بھی ہے۔ جسے مجھ جیسا آدمی بھی ٹرانس میں نہیں لا سکا لیکن اس لڑکی نے جس کا نام مارگریٹ یا ماریا ایسا ہی نام تھا، اس نے اس بوڑھے کے ساتھ صرف چند گھنٹے گزارے اور پھر وہ سائنس دان اس کا بے دام غلام بن گیا۔ میں بے حد حیران ہوا لیکن جب وہ چلی گئی تو مجھے ایک دوا اسٹارک کا پتا ملا جس میں دو کیپسول کم تھے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اسٹارک استعمال کر کے اس سائنس دان کو ٹرانس میں لے آئی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں اس سے اس دوا اسٹارک کے بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ جا چکی ہے اور مجھے پوری طرح اس کے نام کا بھی علم نہیں ہے۔ بہرحال اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اس لئے میں نے سوچا کہ وہ لازماً ماسٹر کلب کی ممبر ہو گی"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا حلیہ کیا ہے پرنس"..... ماسٹر نکسن نے پوچھا تو عمران نے وہ حلیہ بتا دیا جو ٹائیگر نے اسے بتایا تھا۔

" اوہ نہیں پرنس۔ اس حلیئے کی کوئی لڑکی ماسٹر کلب کی ممبر نہیں

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہے"..... ماسٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

" میں اس کا قدوقامت بتا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے آدمی نے اس کا حلیہ غلط بتایا ہو"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ پھر وہ یقیناً مارگرین ہو گی۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ اسٹارک دوا استعمال کراتی ہے لیکن اس بارے میں صرف مجھے ہی معلوم ہے۔ آپ نے پہلے جب اسٹارک کی بات کی تو میرے ذہن میں مارگرین ہی آئی تھی لیکن جب آپ نے حلیہ بتایا تو وہ مختلف تھا۔ البتہ جو قدوقامت آپ نے بتایا ہے وہ مارگرین کا ہی ہے"..... ماسٹر نے کہا۔

"یہ مارگرین کون اور کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" کسی بزنس سے ایچ ہے۔ میں نے کبھی تفصیل تو نہیں پوچھی"۔ ماسٹر نے کہا۔

"اس کا پتہ اور فون نمبر معلوم ہو تو بتا دو"..... عمران نے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں ڈائری دیکھ کر بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نوٹ کریں پرنس۔ ٹاور ہاؤس لاگ ایریا رہائش کا پتہ ہے"۔ ماسٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب میں خود اس سے رابطہ کر لوں گا۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو اس کا اصل نام مارگرین ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جارج کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ جارج سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جارج بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ آپ۔ فرمائیں کیا حکم ہے"..... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

" ایک لڑکی جس کا نام مارگرین ہے اور جس کا ایڈریس ٹاور ہاؤس لاگ ایریا ہے، اس کا فون نمبر بھی بتا دیتا ہوں۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ اس کا تعلق کس تنظیم یا ایجنسی سے ہے"..... عمران نے کہا۔

"آپ چونکہ معاوضہ فوراً بھجوا دیتے ہیں اس لئے آپ کو ٹالنے اور بعد میں معلومات مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو بتا دیتا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوں کہ مارگرین کا تعلق گریٹ لینڈ کے انتہائی بدنام سینڈیکیٹ سے ہے جسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے"..... جارج نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سینڈیکیٹ سے۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مسٹر عمران۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جارج حتمی تصدیق کئے بغیر کوئی بات نہیں کرتا۔ آپ نے جو ایڈریس بتایا ہے اگر یہ ایڈریس درست ہے تو یہ لڑکی جس کا نام مارگرین ہے یہ واقعی اسی سینڈیکیٹ سے متعلق ہے"..... جارج نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" لیکن اس لڑکی نے جو کارروائی پاکیشیا میں کی ہے اس سے تو لگتا ہے کہ اس کا تعلق کسی ایجنسی سے ہو سکتا ہے۔ سینڈیکیٹ سے متعلق لڑکیاں اس انداز میں کارروائی نہیں کیا کرتیں"..... عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ مارگرین کسی طرح بھی ایسی لڑکی نہیں لگتی جس کا تعلق غنڈوں اور بدمعاشوں کے کسی سینڈیکیٹ سے ہو اور یہی اس کی کامیابی ہے۔ میں آپ کو ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے سربراہ ٹاسٹ نے غنڈوں اور بدمعاشوں سے ہٹ کر ایسا گروپ بنایا ہوا ہے جسے وہ اپنے طور پر

ایکشن گروپ کہتا ہے۔ اس گروپ میں ہر قسم کے ماہرین کو شامل کیا گیا ہے اور اس گروپ کا کام سیکرٹ ایجنٹوں جیسا ہی ہے۔ اس گروپ کی مدد سے ٹاسٹ بعض اوقات حکومتوں کو بلیک میل کر لیتا ہے۔ ویسے اس لڑکی مارگرین کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لڑکی دنیا کے ہر مرد کو اپنی انگلیوں پر نچانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور اس کے کارناموں کو دیکھا جائے تو یہ بات واقعی درست ہے"۔ جارج نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو یہ بات حتمی ہے کہ مارگرین کا تعلق کسی ایجنسی سے نہیں ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات حتمی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس لڑکی کی عام مصروفیات کیا ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

" مارگرین ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے ایک انتہائی بدنام ہوٹل کی جنرل مینجر ہے۔ جب وہ گریٹ لینڈ سے باہر نہ ہو تو باقاعدہ اس ہوٹل میں اپنے آفس میں کام کرتی ہے۔ ویسے مارگرین خود بھی اچھی نشانہ باز اور مارشل آرٹ کی فائٹر بھی ہے۔ اچھے اچھے لڑنے والے اس سے دبتے ہیں۔ ٹاسٹ میں اسے مین کلر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مقابل کو اس بیدردی اور سفاکی سے ہلاک کرتی ہے کہ لوگ طویل عرصے تک خوفزدہ رہتے ہیں لیکن ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے۔ ورنہ دیکھنے والے کو عام حالات میں وہ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی ہی لگتی ہے اور جو مشاغل نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کے ہوتے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہیں وہی اس کے بھی ہیں"..... جارج نے کہا۔

"اس ہوٹل کا کیا نام ہے جہاں یہ کام کرتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"سٹاروڈ ہوٹل۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یہ ہوٹل گریٹ لینڈ کے ریڈ ایریئے میں واقع ہے اور ریڈ ایریئے کا یہ سب سے بدنام ہوٹل ہے"..... جارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ بے حد شکریہ۔ اپنا اکاونٹ نمبر، بینک کا نام اور معاوضہ بتا دو۔ پہنچ جائے گا"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں تو عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے گریٹ لینڈ کے رابطہ نمبر ڈائل کر کے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ ایریئے میں ہوٹل سٹاروڈ کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹاروڈ ہوٹل"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل مینجر صاحب سے بات کرائیں۔ میں روڈلف بول رہا ہوں

ایکریمیا سے"..... عمران نے ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں بات کرنی ہے"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہونولولو میں میرا کیسینو ہے جس پر میرے مخالف گروپ نے قبضہ کر لیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو مادام اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہیں"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مادام۔ کون مادام"..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوٹل سٹاروڈ کی جنرل مینجر مادام مارگرین ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جنرل مینجر کا نام روٹھری ہے اور وہ سینڈیکیٹ کے لئے بزنس بک کرتے ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سینڈیکیٹ سے ضرور ہوٹل کا تعلق ہے لیکن جو بات آپ کر رہے ہیں وہ نہیں ہے۔ آپ اس سلسلے میں ہوٹل گرانڈ فون کریں۔ وہاں کا جنرل مینجر وکی برڈ آپ کا کام کر سکتا ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ مادام سے بات تو کرا دیں۔ شاید وہ آپ سے زیادہ بہتر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

مشورہ دے سکیں"..... عمران نے کہا۔

"سوری۔ مادام کے پاس مشورے دینے کی فرصت نہیں ہوتی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جارج نے غلط بیانی نہیں کی"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سینڈیکیٹ کا ایسے کاموں سے کیا تعلق"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"سینڈیکیٹ ایسے کاموں میں دخل نہیں دیا کرتے۔ اس ٹاسٹ نے اس کے لئے باقاعدہ بکنگ کی ہو گی"..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بکنگ کسی سینڈیکیٹ سے کیوں کرائی گئی۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"حیرت ہے کہ تم ابھی تک اصل بات نہیں سمجھ سکے جبکہ ساری صورت حال تمہارے سامنے آ گئی ہے۔ ڈاکٹر راشدی فارمولے کو اپنے ذہن میں رکھتا تھا۔ پھر وہ سنکی آدمی تھا اس لئے اسے زیادہ سے زیادہ ہلاک کیا جا سکتا تھا اور بس۔ لیکن اس سے فارمولا نہیں مل سکتا تھا جبکہ ٹاسٹ کو یقیناً مارگرین کی اس مخصوص صلاحیت کا علم تھا۔ گو مارگرین نے اس صلاحیت کو مخفی رکھا ہو گا۔ ویسے عام سی ہپناٹیسٹ وہ ضرور ہو گی لیکن ایسے لوگ تو بے شمار ہیں لیکن یہ لڑکی ساتھ ہی مخصوص دوا استعمال کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ڈاکٹر

راشدی پر اس نے یہی فارمولا استعمال کیا اور اس نے ڈاکٹر راشدی کو مجبور کر دیا کہ وہ فارمولا تحریر کرے اور پھر وہ ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے فارمولا لے گئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایجنٹ یہ کام نہیں کر سکتا تھا"..... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات اب کلیئر ہو گئی ہے اور واقعی یہ اس لڑکی کا ہی کام تھا لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ فارمولا واپس لانا ہو گا"..... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی راجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راجر بول رہا ہوں"..... راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا"..... راجر نے چونک کر کہا۔

"باس آپ جارج کو تو جانتے ہیں کہ وہ ایجنسیوں کے سلسلے میں اعلیٰ پیمانے پر مخبری کرتا ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ راجر نے چونک کر کہا۔

"جارج کو پاکیشیا سے علی عمران نے کال کر کے مارگرین کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"..... رابرٹ نے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"..... راجر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے۔ جارج کو ہم نے باقاعدہ کور کیا ہوا ہے کیونکہ یہ شخص ایجنٹوں کے بارے میں بھی معلومات مہیا کرتا ہے۔ مجھے اطلاع دی گئی کہ اس نے پاکیشیا کے کسی علی عمران کو مارگرین کے بارے میں معلومات مہیا کی ہیں تو میں نے اس آدمی سے وہ ٹیپ حاصل کر لی اور اسے سنا تو واقعی وہی بات تھی۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں"..... رابرٹ نے کہا۔

"تم ٹیپ لے کر آجاؤ۔ ابھی اسی وقت"..... راجر نے کہا۔

"اوکے باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"مارگرین کے بارے میں اسے کیسے شک پڑ گیا۔ عجیب بات ہے"..... راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً چالیس پنتالیس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"آؤ رابرٹ۔ تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے"..... راجر نے کہا۔

"باس۔ پریشان ہونے والی بات نہیں ہے۔ جارج نے اسے ہماری ایجنسی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نہ جارج کو اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بارے میں معلومات تھیں"..... رابرٹ نے کہا۔

" وہ تو مجھے بھی معلوم ہے اور میں نے اسی لئے ٹاسٹ کو تمام ایسی مخبری کرنے والی تنظیموں سے خفیہ رکھا ہوا ہے لیکن اس عمران کو آخر مارگرین پر شک کیسے پڑا۔ پریشانی اس بات کی ہے"..... راجر نے کہا۔

" باس۔ آخر مارگرین نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے۔ کہیں نہ کہیں سے کوئی کلیو تو ملا ہی ہو گا"..... رابرٹ نے جواب دیا۔ اس دوران اس نے بریف کیس کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کی ایک سائیڈ پر اس نے ٹیپ لگایا اور بٹن پریس کر دیا تو ٹیپ ریکارڈر سے آواز نکلی اور راجر نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ بولنے والے کی آواز پہچانتا ہو۔ یہ واقعی پاکیشیائی علی عمران تھا۔ ویسے اس نے اپنا تعارف بھی کرایا تھا اور پھر جارج اور اس کے درمیان ہونے والی گفتگو راجر خاموشی سے سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہوا تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

" عمران کو مارگرین کا ایڈریس بھی معلوم تھا اور وہ بار بار اس بات پر زور دیتا رہا کہ مارگرین کا تعلق کس ایجنسی سے ہے۔ اصل معاملہ یہ غور کرنے کا ہے کہ آخر عمران کو کیسے معلوم ہوا کہ مارگرین کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور اس کارروائی میں مارگرین ملوث ہے حالانکہ مارگرین وہاں نہ اصل نام سے گئی اور نہ ہی اصل

چہرے میں اور نہ اس نے وہاں گریٹ لینڈ کی شناخت کرائی۔ واپسی پر بھی وہ کافرستان گئی اور وہاں سے گریٹ لینڈ آئی۔ پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ فارمولا تو پہلے سے تحریر شدہ تھا ہی نہیں۔ یہ تو مارگرین کا فن تھا کہ اس نے ڈاکٹر راشدی کو اپنی مخصوص صلاحیتوں کی مدد سے اس حد تک رام کر لیا کہ وہ اپنے ذہن میں موجود فارمولے کو تحریر میں لے آیا۔ اس کے باوجود عمران اصل شخصیت تک پہنچ گیا"..... راجر نے کہا۔

" لیکن باس اسے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ مارگرین کا تعلق ایجنسی سے ہے۔ پھر وہ کیا کرے گا"..... رابرٹ نے کہا۔

" وہ عفریت ہے رابرٹ۔ عفریت۔ وہ اب مارگرین کو کور کرے گا اور پھر مارگرین سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ اصل کہانی کیا ہے۔ مارگرین لاکھ فنکار سہی لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ عمران کو کور نہیں کر سکتی۔ اس لئے اسے لازماً انڈر گراؤنڈ کرنا ہو گا"..... راجر نے کہا۔

" باس۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ فارمولا کہاں گیا ہے"۔ اچانک رابرٹ نے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں نے تو یہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق بینک لاکر میں پہنچا دیا تھا اس کے بعد وہ کہاں گیا اور کون لے گیا اس کا علم مجھے کیا کسی کو بھی نہیں ہو سکتا۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"..... راجر نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" باس۔ عمران مارگرین سے کیا معلوم کرے گا یہی کہ اس کا تعلق ٹاسٹ ایجنسی سے ہے۔ اس کے بعد وہ آپ تک پہنچے گا لیکن آپ کو جب معلوم ہی نہیں ہے تو پھر وہ کیا کرے گا۔ ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کور کرے اور پھر فارمولے تک جا پہنچے ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں"..... رابرٹ نے کہا۔

" اوہ نہیں رابرٹ۔ اس انداز میں مت سوچو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہمارے انچارج ہیں ان تک اس عمران کا پہنچ جانا ہماری نااہلی سمجھا جائے گا۔ اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ مارگرین کو انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے تاکہ عمران مزید آگے بڑھ ہی نہ سکے"..... راجر نے کہا۔

" لیکن اگر عمران نے اسے پھر بھی ٹریس کر لیا تو پھر"..... رابرٹ نے کہا۔

" پھر دو ہی صورتیں ہوں گی کہ یا تو اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر مارگرین کا۔ تیسری تو کوئی صورت نہیں"..... راجر نے کہا۔

" یہی بات میں آپ سے کرنا چاہتا تھا کہ آپ ٹاسٹ کے ذمے لگا دیں کہ وہ مارگرین کی حفاظت کریں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں اور آپ خود ایک سائیڈ پر ہو جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ ٹاسٹ بڑی آسانی سے یہ کام کر لے گی"..... رابرٹ نے کہا۔

" عمران جیسے ایجنٹ ٹاسٹ کے بس کا روگ نہیں ہوتے۔ وہ الٹا اس پورے سینڈیکیٹ کا خاتمہ کر کے رکھ دے گا"..... راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا خاتمہ کر دیں"..... رابرٹ نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ خود سامنے آجائیں۔ نہیں۔ جو میں نے کہا ہے وہی ہو گا۔ مارگرین کو میں ایکریمیا بھجوا دوں گا اور تم نے سامنے نہیں آنا۔ عمران خود ہی ٹکریں مار کر چلا جائے گا"..... راجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" یس باس"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ ٹیپ میرے پاس چھوڑ جاؤ"..... راجر نے کہا تو رابرٹ نے ریکارڈر سے ٹیپ نکال کر راجر کی طرف بڑھا دی۔ راجر نے ٹیپ لے کر اسے دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی جبکہ رابرٹ نے ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر بریف کیس میں رکھا اور پھر سلام کر کے بریف کیس سمیت دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے جانے کے بعد راجر کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہوٹل سٹار وڈ۔ پی اے ٹو جنرل مینجر"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" راجر بول رہا ہوں۔ مارگرین سے بات کراؤ"..... راجر نے سرد

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں باس"..... چند لمحوں بعد مارگرین کی آواز سنائی دی۔

" تم میرے آفس پہنچو فوراً۔ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے"۔ راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور مارگرین اندر داخل ہوئی۔

" آؤ بیٹھو مارگرین"..... راجر نے کہا تو مارگرین خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

" عمران نے نہ صرف تمہارا سراغ لگا لیا ہے بلکہ اس نے یہاں بھی تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"۔ راجر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ وہ کیسے"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا تو راجر نے رابرٹ کی کال سے لے کر ٹیپ میں عمران اور جارج کے درمیان ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ اب لطف آئے گا۔ میں اس عمران کو ایسا ناچ نچاؤں گی کہ وہ باقی ساری عمر میرے پیچھے ہاتھ جوڑے پھرتا رہے گا"۔ مارگرین نے کہا تو راجر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم کبھی عمران سے ملی ہو"..... راجر نے کہا۔

" نہیں۔ لیکن میں نے اس کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ لڑکیوں کے جذبات سے کھیل کر اپنا مطلب نکالتا ہے اور پھر آنکھیں بدل لیتا ہے لیکن مارگرین کے ساتھ وہ ایسا نہ کر سکے گا"..... مارگرین نے کہا۔

" اور اگر اس نے تمہیں اغوا کر لیا اور تم پر تشدد کر کے سب کچھ معلوم کر لیا تو پھر"..... راجر نے کہا۔

" کم از کم آپ تو یہ بات نہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں کیسی ہپناٹیسٹ ہوں۔ ایک بار اس کی نظریں مجھ سے مل جائیں پھر آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا"..... مارگرین نے کہا تو راجر نے ایک بار پھر ایک طویل سانس لیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عمران کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ وہ خود ماہر ہپناٹیسٹ ہے۔ گو وہ عام طور پر اسے استعمال نہیں کرتا لیکن کم از کم وہ تم سے ٹرانس میں نہیں آ سکتا۔ چاہے تم کتنی ہی ماہر کیوں نہ ہو"..... راجر نے کہا۔

" ایسی صورت میں تھوڑا سا وقت بڑھ جائے گا۔ مجھے اس سے دوستی کرنا ہو گی لیکن آخر کامیابی میری ہی ہو گی"..... مارگرین نے کہا۔

" اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ تم اس واردات میں ملوث ہو اور تمہارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے جبکہ تم کوئی کلیو چھوڑنے کی عادی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نہیں ہو"..... راجر نے کہا۔

" وہ معروف ایجنٹ ہے اور وہ اس کا اپنا ملک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو۔ لیکن مجھے اس کی فکر نہیں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" جبکہ مجھے فکر ہے مارگرین۔ وہ تمہارے ذریعے مجھ تک، میرے ذریعے ڈیفنس سیکرٹری اور ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے اس فارمولے تک پہنچ سکتا ہے"..... راجر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ فارمولا درست ہاتھوں تک پہنچانے یں کیا کھیل کھیلا گیا ہے"..... مارگرین نے چونک کر کہا۔

" کوئی بھی کھیل کھیلا گیا ہو گا۔ بہرحال ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تو اس کا علم ہو گا"..... راجر نے کہا۔

" نہیں باس۔ اس فارمولے کے بارے میں ایسا نہیں ہے۔ مجھے اس لئے معلوم ہے کہ یہ فارمولا بینک لاکر سے ٹاسٹ نے خود جا کر نکالا اور پھر ٹاسٹ نے اس فارمولے کو پیک کر کے کوریئر سروس کے ذریعے جزیرہ ہوائی میں ایک آدمی کے نام بھجوایا۔ اس آدمی کا نام نک ہے۔ نک نے اسے وصول کر کے جہاں بھی اسے پہنچانا ہو گا پہنچا دیا۔ اس کے بعد اس نک کو گولی مار دی گئی اس لئے اب نہ ہی ٹاسٹ کو معلوم ہے کہ یہ فارمولا کہاں گیا اور نہ ڈیفنس سیکرٹری

صاحب کو"..... مارگرین نے کہا۔

" یہ کیا کہہ رہی ہو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے باقاعدہ یہ مشن ہمارے ذمے لگایا تھا لازمی بات ہے کہ انہیں معلوم ہو گا کہ یہ فارمولا کس لیبارٹری میں بھیجا جانا ہے"..... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ مجھے تفصیل کا علم ہے۔ اس فارمولے کے سلسلے میں اطلاع ڈاکٹر راشدی کے ایک دوست سائنس دان نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو دی۔ ڈیفنس سیکرٹری نے یہ اطلاع سائنس دانوں کی ایک کمیٹی کو دی۔ اس کمیٹی نے غور و فکر کر کے اس فارمولے کا حصول گریٹ لینڈ کے لئے ضروری قرار دیا جس پر ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے یہ مشن آپ کو دے دیا۔ جب فارمولا واپس آیا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے اسے بینک لاکر میں رکھوا کر اس کمیٹی کو اطلاع دی اور کمیٹی نے انہیں کہا کہ وہ لاکر کی تفصیل انہیں دے دیں وہ فارمولا وہاں سے حاصل کر لیں گے جس پر ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے تفصیلات انہیں دے دیں۔ انہوں نے آگے طے کیا کہ یہ فارمولا کہاں بھیجا جائے اور اس سلسلے میں ٹاسٹ کو استعمال کیا گیا اور نک کو ہلاک کر دیا گیا کیونکہ یہ اس قدر اہم ترین فارمولا ہے کہ کمیٹی اسے کسی صورت واپس بھی نہ جانے دینا چاہتی تھی۔ دوسری بات یہ کہ وہ کسی اور سپر پاور کو بھی اس کی ہوا نہ لگنے دینا چاہتی تھی"..... مارگرین نے تفصیل سے بات کرتے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوئے کہا۔

" اس کمیٹی کو تو معلوم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے اور کمیٹی کے بارے میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو معلوم ہو گا"..... راجر نے کہا۔ وہ اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

" باس۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو اس کمیٹی کے کنوینر کا صرف نام اور فون نمبر کا علم ہے اور بس اور یہ فون نمبر سپیشل ہے اس کا کوئی تعلق ایکس چینج سے نہیں ہے اور نام بھی عام سا ہے اس لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب خود بھی چاہیں تو انہیں ٹریس نہیں کر سکتے"۔ مارگرین نے کہا تو راجر بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ تمہیں یہ کیسے سب کچھ اتنی تفصیل سے معلوم ہے جبکہ میں ٹاسٹ کا چیف ہوں لیکن مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"..... راجر نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

" باس آپ مرد ہیں اور میں عورت۔ آپ جانتے ہیں کہ عورتوں سے مرد بظاہر تو سب کچھ چھپاتے ہیں لیکن عورتیں چاہیں تو وہ کچھ بھی نہیں چھپا سکتے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب بھی مرد ہیں اور باقی آپ خود سمجھ سکتے ہیں"..... مارگرین نے کہا تو راجر نے ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں لیکن تم نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب پر نظر کرم کیوں ڈالی۔ وہ تو ادھیڑ عمر آدمی ہیں"۔ راجر نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

" سچ بتا دوں"..... مارگرین نے کہا تو راجر چونک پڑا۔

" ہاں"..... راجر نے کہا۔

" میری خواہش تھی کہ آپ کی بجائے میں ٹاسٹ کی چیف بن جاؤں۔ اس کے لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہی کام آ سکتے تھے اور میں نے ان سے دوستی کر لی اور پھر وہ تیار بھی ہو گئے لیکن پھر اچانک مجھے خیال آ گیا کہ اس طرح میں پابند ہو کر ایک جگہ بیٹھ جاؤں گی۔ چنانچہ میں نے ارادہ بدل دیا"..... مارگرین نے کہا۔

" یہ کب کی بات ہے"..... راجر نے کہا۔

" اس فارمولے کے حصول کے بعد کی۔ ابھی چند روز پہلے کی"۔ مارگرین نے جواب دیا۔

" تو تمہیں اس کے لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی۔ تم مجھے کہہ دیتیں میں خود ہی یہ سیٹ چھوڑ دیتا"۔ راجر نے کہا۔

" آپ سیٹ تو چھوڑ دیتے لیکن آپ کی سیٹ مجھے ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہی دے سکتے تھے"..... مارگرین نے کہا۔

" اگر تم چاہو تو میں یہ سیٹ چھوڑ کر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو خود ہی کہہ دیتا ہوں"..... راجر نے کہا۔

" اوہ نہیں باس۔ اب میں نے یہ خیال ہی چھوڑ دیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں"..... مارگرین نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ تم ایکریمیا چلی جاؤ۔ جب تک یہ عمران

® Scanned PDF BY HAMEEDI

یہاں ٹکریں مار کر واپس نہ چلا جائے"..... راجر نے کہا۔

" اوہ نہیں باس۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ عمران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آپ صرف تماشہ دیکھیں"..... مارگرین نے کہا۔

" اور اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر دوں تب"..... راجر کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

" تو میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گی"..... مارگرین نے جواب دیا۔

" تو پھر سن لو کہ یہ میرا حکم ہے"..... راجر نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم اور آپ کا حکم تبدیل بھی تو ہو سکتا ہے"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

" اب اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ یہ میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"..... راجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کرسی سے اٹھتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ راجر بول رہا ہوں"..... راجر نے کہا۔

" مارگرین بول رہی ہوں۔ میری بات سنو اور جیسے میں کہوں ویسے عمل کرو"..... اچانک اس کے کانوں میں مارگرین کی آواز پڑی لیکن اس کا لہجہ بے حد سرد اور تحکمانہ تھا۔ راجر کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اس کی اپنی کوئی مرضی یا ارادہ ہی نہ ہو۔

" ہاں بتاؤ۔ میں عمل کروں گا"..... اس کے منہ سے خود بخود نکل گیا۔

" میز کی دراز سے اپنا ریوالور نکالو اور اس کی نال اپنی کنپٹی سے لگاؤ اور ٹریگر دبا دو۔ یہ میرا حکم ہے"..... مارگرین کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد اور تحکمانہ تھا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی"..... راجر کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا، میز کی دراز کھولی اس میں سے ریوالور نکال کر اپنی کنپٹی پر رکھا اور پھر واقعی ٹریگر دبا دیا۔ اس نے یہ سارا کام اس انداز میں کیا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہو اور پھر دھماکے کے ساتھ ہی راجر کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

راجر کے آفس میں میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور نوجوان نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں مارگرین داخل ہو رہی تھی۔ اس نے بڑا خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔

" اوہ۔ بیٹھو۔ اب تم ٹاسٹ کے چیف ہو بیکر"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چیف میں نہیں تم ہو مارگرین۔ میں تو ڈمی ہوں"..... بیکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں۔ تم ہی چیف ہو اور اس آفس کی حد تک تم مجھے چیف کے طور پر ہی ٹریٹ کرو گے۔ البتہ میرے فلیٹ پر میری اور تمہاری حیثیت مختلف ہو گی"..... مارگرین نے کہا اور مسکراتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی"..... بیکر نے کہا اور مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

" پھر وہی بات۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ یہاں میں تمہاری ماتحت ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

" اوکے۔ اب بتاؤ کہ کیوں آئی ہو"..... بیکر نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

" ہاں۔ اب ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ باس کہ اس عمران کے بارے میں تم نے کیا انتظامات کئے ہیں"..... مارگرین نے کہا۔

" پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے دو ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ ایک نکسن اور دوسرا رچرڈ۔ میں نے دونوں سے کہہ دیا ہے کہ وہ عمران کی نگرانی کرائیں اور اگر عمران گریٹ لینڈ آئے تو اس بارے میں اطلاع دیں۔ ان میں سے رچرڈ کی ڈیوٹی میں نے مستقل طور پر ایئر پورٹ پر لگا دی ہے"..... بیکر نے کہا۔

" گڈ۔ اور یہاں کیا انتظامات کئے ہیں"..... مارگرین نے پوچھا۔

" یہاں تو جب وہ پہنچے گا تو پھر تم نے کہا تھا کہ تمہیں صرف اطلاع دی جائے اور اطلاع تمہیں پہنچ جائے گی"..... بیکر نے کہا تو مارگرین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے"..... مارگرین نے جواب دیا۔

" اب کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ آخر راجر نے کیا کیا تھا کہ تم نے اسے یوں سیٹ سے ہٹا کر مجھے چیف بنوا دیا"..... بیکر نے کہا تو مارگرین

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بے اختیار چونک پڑی۔

" میں نے تمہیں تفصیل تو بتائی تھی کہ میں نے فون پر راجر کے ذہن کو کنٹرول کر کے اسے حکم دیا کہ وہ خودکشی کر لے اور بس۔ میں نے چیف سیکرٹری کو کہہ کر تمہیں چیف بنوا دیا اور کیا معلوم کرنا چاہتے ہو تم"..... مارگرین نے کہا۔

" یہ سب تو مجھے معلوم ہے۔ تم نے پہلے ہی بتایا تھا۔ میں تو وہ وجہ جاننا چاہتا ہوں جس پر تم نے اتنا بڑا اقدام کیا ہے"..... بیکر نے کہا۔

" میں نے اسے کہا تھا کہ میں عمران سے خود نمٹنا چاہتی ہوں لیکن وہ عمران سے انتہائی خوفزدہ تھا۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں خاموشی سے ایکریمیا چلی جاؤں اور وہاں چھپ کر رہوں۔ میں نے اسے منع بھی کیا کہ وہ اس پر ضد نہ کرے لیکن اسے اس بات پر گھمنڈ تھا کہ وہ انتہائی مضبوط ذہن کا آدمی ہے اس لئے میں اسے ٹرانس میں نہ لا سکوں گی لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ میں صرف ہپناٹزم کی ہی ماہر نہیں ہوں بلکہ میں صرف آواز کی مدد سے بھی طاقتور سے طاقتور ذہن کو کنٹرول کر لیتی ہوں۔ چنانچہ میں نے باہر جا کر فون کیا اور پھر میرے حکم کی تعمیل ہو گئی"..... مارگرین نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تم یہاں سے عمران کو فون کر کے حکم دے دو۔ سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا"..... بیکر نے کہا۔

" نہیں۔ میں پہلے اس سے ملنا چاہتی ہوں اس کے بعد جو میرا موڈ

ہو گا ویسے ہی کر لوں گی"..... مارگرین نے کہا۔

" ٹھیک ہے"..... بیکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بیکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... بیکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سے رچرڈ کا کال ہے جناب"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کراؤ بات"..... بیکر نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ پاکیشیا سے"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اور چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا گیا تھا اس لئے اس بار آواز میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی مارگرین کے کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی اور وہ بھی چونک پڑی تھی۔

" یس کیا رپورٹ ہے"..... بیکر نے کہا۔

" باس۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ روانہ ہو رہا ہے۔ ابھی اس کی فلائٹ نے پرواز کی ہے"..... رچرڈ نے کہا۔

" کیا عمران اپنی اصل شکل میں ہے"..... بیکر نے پوچھا۔

"" یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ کتنے آدمی ہیں اس کے ساتھ"..... بیکر نے پوچھا۔

" دو عورتیں اور تین مرد۔ ایک مقامی لڑکی ہے اور ایک سوئس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نژاد اور تینوں مرد مقامی ہیں"..... رچرڈ نے جواب دیا۔

" فلائٹ کی تفصیل کیا ہے"..... بیکر نے پوچھا تو رچرڈ نے تفصیل بتا دی۔

" اوکے"..... بیکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" عمران سمیت دو عورتیں اور چار مرد۔ یہ تو پورا گروپ لے کر آ رہا ہے"..... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اس لئے ظاہر ہے پورا گروپ تو آنا ہی ہے"..... بیکر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں اس کا استقبال خود ایئرپورٹ پر کروں گی"..... مارگرین نے کہا۔

" تم کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے"..... بیکر نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" میرا تو خیال ہے کہ تم اپنے آپ میں مگن رہو۔ اگر یہ تمہیں تلاش کر لے تو پھر حرکت میں آؤ"..... بیکر نے کہا۔

" وہ میرا ایڈریس جانتا ہے اس لئے وہ وہاں پہنچ جائے گا"۔ مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم اسے کہو گی کیا"..... بیکر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں اسے سنبھال لوں گی"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی بیکر

بھی میکانکی انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مارگرین نے مسکراتے ہوئے گڈ بائی کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" یہ عمران والا مسئلہ ختم ہو جائے۔ اس لڑکی کا خاتمہ کرنا ہی پڑے گا۔ یہ انتہائی خطرناک ہے"..... بیکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک ٹرے میں سے فائل اٹھائی اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر جھک گیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران اپنے ساتھیوں صالحہ، جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر سمیت اس وقت گریٹ لینڈ جانے والی فلائٹ میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ جولیا اور صالحہ سائیڈ کی قطار والی سیٹوں پر بیٹھی ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھیں جبکہ عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا اور اس کے منہ سے ہلکے ہلکے خراٹے اس روانی سے نکل رہے تھے جیسے اس کے حلق میں خراٹے لینے والی مشین نصب ہو۔

"عمران صاحب۔ اس بار مشن کیا ہے"..... اچانک صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران سو نہیں رہا۔

"سونے میں خراٹے لینے کا"..... عمران نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی ایک بار پھر خراٹے شروع ہو گئے۔

"یہ کام تو آپ پاکیشیا میں بھی کر سکتے تھے۔ اس کے لئے گریٹ لینڈ جانے کی کیا ضرورت تھی"..... صفدر نے کہا۔

"ایسا آرام دہ ماحول وہاں کہاں ملتا ہے۔ فلیٹ میں سلیمان سر پر سوار رہتا ہے۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور جوانا"..... عمران نے جواب دیا۔

"یہ مارگرین کون ہے"..... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں نہ صرف کھل گئی تھیں بلکہ پھیل کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

"ارے۔ ارے۔ کیا غضب کر رہے ہو۔ آہستہ بولو۔ جولیا نے سن لیا تو ابھی جہاز میں قیامت برپا ہو جائے گی"..... عمران نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"چلیں آپ آہستہ سے بتا دیں۔ ویسے بھی وہ دونوں خواتین باتوں میں مصروف ہیں"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ خوبصورت نام کہاں سے سنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"چیف نے بتایا ہے"..... صفدر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"چیف نے۔ کب اور کس سلسلے میں"..... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اسے واقعی یہ معلوم نہ تھا کہ بلیک زیرو نے صفدر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کو یا اس کے دیگر ساتھیوں کو اس بارے میں بریف کیا ہو گا اور اگر ایسا ہوتا تو صفدر یہ نہ پوچھتا کہ مشن کیا ہے۔

"چیف نے جب مس جولیا کو مشن کے بارے میں ہدایات دیں تو میں اور کیپٹن شکیل دونوں مس جولیا کے فلیٹ پر موجود تھے۔ مس جولیا کے پوچھنے پر چیف نے صرف اتنا بتایا تھا کہ گریٹ لینڈ کی کوئی ایجنٹ مارگرین پاکیشیا کے ایک سائنس دان سے فارمولا حاصل کر کے اور اسے ہلاک کر کے گئی ہے اور مشن اس فارمولے کی واپسی ہے"..... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کے باوجود تم پوچھ رہے تھے کہ مشن کیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ کام تو چیف کے گریٹ لینڈ میں موجود فارن ایجنٹ بھی کر سکتے ہیں جب فارمولا لے جانے والی ایجنٹ کا علم ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ فارمولا کہاں ہے"..... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"شکر ہے کہ چیف تمہاری طرح عقل مند نہیں ہے ورنہ میں تو واقعی بھوکا مر جاتا"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ نے جان بوجھ کر چیف کو مجبور کیا ہے کہ وہ مشن کے لئے ٹیم بھیجے اور اس طرح آپ کے چیک کا سکوپ بن سکے"..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پیٹ کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں"۔ عمران

نے کہا۔

"لیکن مجھے معلوم ہے کہ چیف جیسا پاپڑ اتنی آسانی سے نہیں بیلا جا سکتا۔ اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ مشن کیا ہے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گے پوچھ کر۔ بس یوں سمجھو کہ شاگرد بننے جا رہا ہوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شاگرد بننے۔ کس کا"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارگرین کا"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس نے کوئی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ صفدر نے چونک کر کہا تو عمران اس کی ذہانت کی دل ہی دل میں داد دینے لگا۔

"ہاں"..... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر راشدی والی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ کیا یہ مارگرین کوئی خاص علم جانتی ہے کہ اس نے بوڑھے اور سنکی سائنس دان کو اس انداز میں کور کر لیا"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ ماہر ہپناٹزم ہے اور اس کے لئے وہ مخصوص ادویات استعمال کر کے دوسرے کے ذہن کو سرنڈر کر لیتی ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت انگیز۔ تو اب آپ پہلے اس مارگرین کو ٹریس کریں گے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لیکن کیا اس سے معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا کہاں ہے"..... صفدر نے کہا۔

" بتایا یہی گیا ہے کہ اس کا تعلق ایک سینڈیکیٹ سے ہے لیکن مجھے یقین نہیں ہے اس لئے پہلے انکوائری ہو گی کہ مارگرین کا تعلق کس سے ہے۔ پھر آگے کام ہو گا"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ ویسے یہ ہے تو بالکل نئی ڈیوائس کہ ادویات کے استعمال سے ذہن کو سرنڈر کیا جائے اور پھر ہپناٹزم کی مدد سے واردات کی جائے"..... صفدر نے کہا۔

" ڈیوائس تو نئی نہیں ہے لیکن مارگرین نے اسے جس انداز میں استعمال کیا ہے وہ اس کی بے پناہ ذہانت کا پتہ دیتی ہے اور اس لئے مجھے یقین ہے کہ ایسی ذہین اور ماہر عورتیں بدمعاشوں اور غنڈوں کے سینڈیکیٹ سے متعلق نہیں ہو سکتیں"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں جبکہ صفدر نے ایک رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر جب طویل پرواز کے بعد طیارہ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچا تو پائلٹ کے اعلان کے ساتھ ہی جہاز میں جیسے یکلخت زندگی سی دوڑ گئی۔ ہر شخص سیدھا ہو کر بیلٹس باندھنے لگا۔ عمران نے بھی آنکھیں کھولیں اور بیلٹ باندھنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کلیئرنس کے بعد پبلک لاؤنج میں آئے

اور وہاں سے ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل شیرٹن پہنچ گئے جہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہوئے ہی تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا چونکہ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے اور اصل ناموں سے ہی یہاں آئے تھے اس لئے ان کے کمرے ان کے اصل ناموں سے ہی بک کرائے گئے تھے۔

" عمران صاحب۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ وہی مارگرین جسے تلاش کرنے کے لئے آپ گریٹ لینڈ آئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے ملاقات کے لئے آپ کے کمرے میں آ جاؤں"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" زہے نصیب۔ آپ جیسی ماہر فن شخصیت سے ملاقات تو میرے لئے اعزاز ہو گی"۔ عمران نے آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح گھماتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا۔ کس کا فون تھا"..... سب نے چونک کر پوچھا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کوئی بھی نہ سن سکا تھا۔

" صفدر نے مجھے بتایا ہے کہ چیف نے آپ کو بتا دیا تھا کہ مارگرین نامی ایک خاتون پاکیشیا میں ڈاکٹر راشدی سے فارمولا تحریر کرا کر لے گئی ہے وہی خاتون اب خود ہم سے ملاقات کے لئے آ رہی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہے"..... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں۔وہ کیا چاہتی ہے"..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب یہ تو اس کے آنے پر ہی معلوم ہو گا"..... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ شاید وہ خود بھی مارگرین کی اس طرح اچانک آمد پر الجھ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سیاہ بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے اور عمران اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے اٹھنے کی وجہ سے اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"شکریہ۔ میرا نام مارگرین ہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ تشریف رکھیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی آمد کے بارے میں مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ آپ سے ایئرپورٹ پر ہی ملاقات کی جائے لیکن پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ آپ کے کمرے پہلے سے ہوٹل شیرٹن میں بک ہیں تو میں نے یہاں ملاقات کا فیصلہ کر لیا۔ عمران صاحب میں پہلے اپنے

بارے میں وضاحت کر دوں۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ کے ایک سینڈیکیٹ سے ہے جسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ ویسے میں ہوٹل سٹاروڈ کی جنرل مینجر ہوں۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ نے ایک علیحدہ گروپ بنایا ہوا ہے جو ایجنسی کے انداز میں کام کرتا ہے۔ میں اس گروپ میں بھی کام کرتی ہوں اور اس گروپ کی عملی طور پر چیف بھی ہوں۔ ڈمی چیف ویسے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا رہتا ہے۔ آپ کے بارے میں ہمارے پاس اطلاعات موجود ہیں کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور آپ دنیا بھر میں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر مشہور ہیں۔ ہمارے گروپ کو اطلاع ملی کہ آپ نے ایک آدمی جارج جو ایجنسیوں کے سلسلے میں یہ معلومات فروخت کرتا ہے سے، فون پر میرا رہائشی ایڈریس، فون نمبر اور میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں بے حد حیران ہوئی کیونکہ میرا یا میرے گروپ کا آپ سے یا پاکیشیا سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا۔ وہاں ہمارے آدمیوں نے آپ کو جب ٹریس کیا تو آپ اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ کی فلائٹ پر سوار ہو چکے تھے۔ اس طرح ہمیں آپ کی یہاں آمد کا علم ہوا اور اب میں یہاں خود اس لئے آئی ہوں تاکہ آپ سے مل کر یہ بات کلیئر کروں کہ آپ میرے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور اب آپ کی یہاں آمد کا کیا مقصد ہے"..... مارگرین نے تفصیل سے بات کرتے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے اس دوران چیک کر لیا تھا کہ مارگرین ہپناٹزم سرے سے جانتی ہی نہیں کیونکہ ہپناٹزم جاننے والوں کی آنکھیں مسلسل مشقوں کی وجہ سے عام آنکھوں سے بہرحال مختلف انداز اختیار کر جاتی ہیں جسے عام آدمی تو یقیناً نہیں پہچان سکتا لیکن ہپناٹزم سے متعلق آدمی فوراً ایسی آنکھوں کو پہچان لیتا ہے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارگرین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار نرم پڑ گیا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ عمران اس کی تقریر کے جواب میں اس سے بھی بڑی تقریر کرے گا لیکن عمران نے یہ فقرہ کہہ کر اس کے تنے ہوئے اعصاب کو یکلخت ڈھیلا کر دیا تھا۔

"لائم جوس منگوا لیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ شراب نہیں پیتے"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے بارے میں کافی معلومات حاصل کر لی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے بارے میں معلومات تو یہاں گریٹ لینڈ میں قدم قدم پر مل جاتی ہیں۔ گریٹ لینڈ آپ کا ممدوح ہے۔ عام ایجنٹوں سے لے کر اعلیٰ حکام تک حتیٰ کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن کے آپ کے گھرانے سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس طرح چیف سیکرٹری صاحب بھی آپ کے گن گاتے ہیں"..... مارگرین

نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ شاید فطری طور پر بہت زیادہ بولنے کی عادی تھی۔

"یہ ان کی مہربانی ہے مس مارگرین کہ وہ میرے بارے میں ایسی رائے رکھتے ہیں لیکن آپ نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا نام نہیں لیا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

اسی لمحے دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ کھولا تو ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر لائم جوس کے بڑے گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد صفدر نے دروازہ لاک کیا۔ چونکہ صفدر نے عمران کے اشارے پر روم سروس کو فون کر کے لائم جوس کا آرڈر دے دیا تھا اس لئے لائم جوس سرو کیا گیا تھا۔

"مطلب ہے کہ آپ کا تعلق سیکرٹری داخلہ اور چیف سیکرٹری سے تو ہے"..... عمران نے لائم جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ عام طور پر"..... مارگرین نے جوس کا سپ بھرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ سرکاری حیثیت رکھتا ہے"..... عمران

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نے کہا تو مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ نہیں۔ وہ تو عام سینڈیکیٹ ہے جیسے عام سینڈیکیٹ ہوتے ہیں "..... مارگرین نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اسے شاید احساس ہو گیا تھا کہ عمران نے اسے باتوں ہی باتوں میں چکر دے کر یہ اگلوا لیا ہے کہ اس کا تعلق چیف سیکرٹری اور سیکرٹری داخلہ سے ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ جس بھی تنظیم سے متعلق ہے وہ بھی سرکاری ہو سکتی ہے۔

" مس مارگرین۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے خود ہی آ کر معاملات واضح کرنے کی تکلیف کی ہے۔ اصل میں پاکیشیا میں ایک خاتون نے جس کا قدوقامت آپ سے ملتا ہے انتہائی حیرت انگیز انداز میں پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر راشدی سے ایک فارمولا جو ان کے ذہن میں تھا تحریر کرا کر اسے ہلاک کر دیا اور پھر وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان چلی گئی۔ کچھ شواہد ایسے بھی ملے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ اس کا نام مارگرین ہے اور اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسے شواہد ملے جس سے یہ بات کنفرم ہو گئی اور پھر میں نے اسے یہاں سے بھی کنفرم کر لیا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیسے شواہد "..... مارگرین نے چونک کر پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جس لڑکی نے یہ واردات کی ہے اس کا نام مارگریٹ تھا اور

مارگریٹ نام گریٹ لینڈ میں عام رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر راشدی کی لاش سے جو گولیاں نکلی ہیں لیبارٹری رپورٹ کے مطابق یہ گولیاں گریٹ لینڈ ساختہ تھیں۔ اس کے علاوہ وہاں سے اسٹارک نامی دوا کا ایک پتا ملا جس میں دو کیپسول کم تھے۔ یہ دوا بھی گریٹ لینڈ ساختہ تھی۔ پھر اس دوا کا جو استعمال سامنے آیا اس سے معلوم ہوا کہ اس سے ذہن کو سلایا جاتا ہے اس طرح یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ مارگریٹ ہپناٹزم میں ماہر ہے۔ اس نے پہلے ڈاکٹر راشدی کو دو کیپسول کھلائے تاکہ اس کا طاقتور ذہن سرنڈر ہو جائے پھر اسے ٹرانس میں لا کر اس سے فارمولا تحریر کرایا اور پھر اسے ہلاک کر کے چلی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ لڑکی وہاں سے میک اپ تبدیل کر کے نکلی۔ اس کے پاس نئے میک اپ کے مطابق کاغذات بھی تھے۔ وہ پچھلی رات ایک ہوٹل میں پہنچی اور پھر اس نے دوسرے روز طیارہ چارٹرڈ کرایا اور کافرستان چلی گئی۔ اس طرح طیارہ چارٹرڈ کرانے اور کافرستان جانے سے ثابت ہوا کہ اس لڑکی کا تعلق یقیناً کسی ایجنسی سے تھا اور وہ پوری طرح تربیت یافتہ تھی ورنہ وہ عام پرواز سے سیدھی گریٹ لینڈ پہنچ جاتی۔ ان شواہد کے بعد میں نے یہاں ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا جو ہپناٹزم اور ایسے فنون کا نہ صرف ماہر ہے بلکہ اس کے تعلقات بھی ایسے لوگوں سے ہیں یا وہ بہرحال ان کے بارے میں جانتا ضرور ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ یہاں ایک لڑکی مارگرین موجود ہے جو ہپناٹزم میں ماہر ہے۔ اس کا پتہ اور فون نمبر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بھی معلوم ہو گیا۔ پھر میں نے یہاں جارج سے رابطہ کیا اور جارج نے مجھے یہ بھی بتا دیا کہ مارگرین کا تعلق ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے ہے اس لئے ہم یہاں آ گئے تاکہ اس مارگرین سے ملاقات کی جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن مارگرین تو میں ہوں اور میرا تعلق بھی ٹاسٹ سے ہے لیکن نہ میں ہپناٹسٹ ہوں اور نہ ہی میں پاکیشیا گئی ہوں"۔ مارگرین نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے آپ کی آنکھوں کو چیک کر لیا ہے آپ ہپناٹسٹ نہیں ہیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ساری کہانی ہی غلط ہو گئی ہے"..... عمران نے جواب دیا تو مارگرین کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو اب آپ کیا کریں گے"..... مارگرین نے پوچھا۔

" سیر و تفریح کریں گے۔ اس لڑکی کے بارے میں انکوائری کریں گے کیونکہ یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہی ہے اگر وہ لڑکی مل گئی تو اس سے ہم صرف اتنی بات پوچھیں گے کہ اس نے فارمولا کس کے حوالے کیا تھا"..... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ کو میری مدد کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

" نہیں۔ آپ کا شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے غلط فہمی میں آپ پر شک کیا اور آپ کو یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی"۔ عمران

نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ اچھا ہوا کہ معاملات کلیئر ہو گئے۔ میرا فون نمبر آپ کو معلوم ہے۔ ویسے ہوٹل سٹاروڈ میں بھی آپ مجھ سے مل سکتے ہیں۔ کوئی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں"۔ مارگرین نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چند لمحوں بعد مارگرین کمرے سے باہر چلی گئی۔

" عمران صاحب۔ کیا واقعی یہ وہ لڑکی نہیں تھی"۔ صفدر نے کہا۔

" قدوقامت کے لحاظ سے تو وہی تھی لیکن میں نے چیک کر لیا ہے یہ بہرحال ہپناٹسٹ نہیں ہے اور ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کرنے والی لڑکی کا ہپناٹسٹ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ اس انداز میں واردات کر ہی نہ سکتی تھی"..... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا ہو گا"..... جولیا نے کہا۔

" وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"چیف ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ میں ماسٹر نکسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر تم نے مجھے مارگرین کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا تھا۔ کیا تمہیں یاد ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کیا ہوا ہے"..... ماسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس لڑکی سے ملا ہوں۔ وہ لڑکی تو ہپناٹسٹ نہیں ہے جبکہ تمہارے بقول وہ ہپناٹسٹ تھی"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پرنس۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ ہپناٹزم میں جدید ترین معلومات رکھتے ہوں گے لیکن آپ نے یہ بات کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہے"..... ماسٹر نے کہا۔

"میں نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی انسان ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کیوں کیا ہوا ہے"..... عمران نے کہا۔

"پرنس ان دنوں ایسی ادویات آ رہی ہیں جنہیں آنکھوں میں ڈالنے سے وہ خصوصی ساخت کے آثار ختم ہو جاتے ہیں اور ان دنوں تمام ہپناٹسٹ ایسی ادویات مستقل طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں ورنہ انہیں لازماً ہر جگہ گاگل لگانا پڑتی ہے"..... ماسٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایسی کون سی ادویات ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ادویات کا نام بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ تم نے میری معلومات میں واقعی اضافہ کیا ہے۔ تھینک یو"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آج پہلی بار آپ جدید معلومات میں کسی سے پیچھے رہ گئے ہیں ورنہ آج تک ہمیشہ آپ ہی جدید معلومات سے آگاہ نظر آتے تھے"..... صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ انسان ہر معاملے میں ہر وقت جدید معلومات سے آگاہ نہیں رہ سکتا۔ ویسے بھی ٹیکنالوجی اس قدر تیزی سے جدید ہوتی جا رہی ہے کہ پہلے جو کام صدیوں میں ہوتے تھے اب سالوں بلکہ مہینوں میں ہونے شروع ہو گئے ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لڑکی اصل تھی اور وہ صرف ہمیں راستے سے بھٹکانے کے لئے یہاں آئی تھی"..... جولیا نے کہا۔

"اگر ماسٹر کی بات درست ہے تو پھر واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ مارگرین کافی گہری لڑکی ہے۔ اسے کسی اور انداز میں ڈیل کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"تم مجھے کہو۔ میں اس گہری لڑکی کو سطح پر لانا جانتی ہوں"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے وہ

® Scanned PDF BY HAMEEDI

فارمولا واپس لینا ہے اور اس مارگرین نے ظاہر ہے وہ فارمولا اپنے پاس نہیں رکھا ہو گا کسی نہ کسی کو پہنچایا ہو گا۔ اب اس کے بقول وہ تو اس گروپ کی چیف ہے تو اس نے یہ فارمولا اسے پہنچایا ہو گا جس نے اسے یہ کام دیا ہو گا اور وہ آدمی سینڈیکیٹ کا چیف ٹاسٹ خود بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں اس ٹاسٹ کو پہلے گھیرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رین بو کلب کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے اس نے اسے دوبارہ پریس نہ کیا تھا۔

" رین بو کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

" مادام بڑ فلائی سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مادام بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی لیکن نسوانی آواز سنائی دی۔

" کیا ہوا۔ کیا بڑ فلائی اب اس قدر وزنی ہو گئی ہے کہ اڑ بھی نہیں سکتی۔ اس لئے اسے کسی نے کمرے میں بند کر رکھا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم ہو ناٹی بوائے۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے یکلخت چونک کر اور بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اب جلد از جلد فون کیا کروں گا کیونکہ بڑ فلائی اب اڑ نہیں سکتی اس لئے اب اس سے بات ہو جایا کرے گی ورنہ جب بھی فون کرنے کا سوچتا تھا یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا تھا کہ نجانے بڑ فلائی اس وقت کس باغ میں موجود ہو"..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بولنے والی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" میں واقعی پہلے سے زیادہ موٹی ہو گئی ہوں لیکن اتنی بھی نہیں جتنی تم سمجھ رہے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیسے فون کیا ہے"..... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ والوں سے آخر کیا غلطی ہو گئی ہے کہ تم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہو۔ وہ تو

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بس مقامی بدمعاش اور غنڈے ہیں"..... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سینڈیکیٹ نے ایک علیحدہ گروپ بنایا ہوا ہے کسی سرکاری ایجنسی کے انداز میں اور ایک لڑکی مارگرین اس کی چیف ہے۔ لیکن اس نے ڈمی کے طور پر کسی کو چیف بنایا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں میں ٹاسٹ سے ملنا چاہتا ہوں اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تم بہرحال اس ٹاسٹ کے بارے میں تفصیل جانتی ہو گی"..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا گریٹ لینڈ سے"..... دوسری طرف سے مادام نے پوچھا۔

"ہاں"..... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارگرین سے کیا تمہاری ملاقات ہو چکی ہے"۔ مادام نے کہا۔

"ہاں۔ وہ خود ہم سے ملنے یہاں ہوٹل میں آئی تھی"..... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارگرین کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ درست ہے کہ وہ مردوں کو اپنی انگلیوں پر نچانے میں ماہر ہے کیونکہ اس نے تم جیسے مرد کو بھی چکر دے دیا ہے"..... مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کام صرف مارگرین سے ہی تو مخصوص نہیں ہے۔ ساری ہی عورتیں اس کام میں ماہر ہیں۔ تم نے خود انکل رچرڈ کو ایسا چکر دے

رکھا ہے کہ بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کے باوجود تم سے اس طرح ڈرتا ہے جیسے کام چور کام سے ڈرتا ہے"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام بڑفلائی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"کہیں رچرڈ کے سامنے یہ بات نہ کر دینا ورنہ اس کی مونچھیں واقعی پھڑکنا شروع ہو جائیں گی۔ بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ مارگرین نے تمہیں چکر دیا ہے۔ مارگرین کا تعلق ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے نہیں ہے بلکہ ٹاسٹ ایجنسی سے ہے"..... مادام نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹاسٹ ایجنسی۔ وہ کون سی ایجنسی ہے۔ میں نے تو پہلے یہ نام نہیں سنا"..... عمران نے کہا۔

"چار پانچ سال قبل یہ ایجنسی قائم ہوئی ہے اور اسے ٹاسٹ کہا جاتا ہے اور بظاہر اسے ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے انڈر ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ یہ خفیہ رہے اور متاثرین ٹاسٹ سے لڑتے بھڑتے رہ جائیں۔ بہرحال یہ سرکاری ایجنسی ہے لیکن اس کا تعلق ڈیفنس سیکرٹری سے ہے۔ چیف سیکرٹری سے نہیں ہے"..... مادام بڑفلائی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ تم واقعی بڑفلائی ہو۔ کوئی باغ تم سے محفوظ نہیں رہ سکتا"..... عمران نے کہا تو مادام ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ اب مزید بھی بتا دوں کہ تم پر پوری طرح

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ثابت ہو جائے کہ میں اب بھی بڑ فلائی ہی ہوں۔ مارگرین ہپناٹزم اور ایسے ہی دوسرے علوم میں مہارت رکھتی ہے۔ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق ٹاسٹ ایجنسی کا چیف راجر تھا جو پہلے گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس سے متعلق تھا۔ اس نے کسی بات پر مارگرین کی بات نہ مانی تو مارگرین نے اسے فون پر خودکشی کرنے کا حکم دیا اور حیرت انگیز بات ہے کہ راجر جیسے آدمی نے اپنے آفس میں ہی خودکشی کر لی۔ اس کے بعد مارگرین نے ڈیفنس سیکرٹری کو حکم دے کر اپنے ایک دوست بیکر کو ٹاسٹ کا چیف بنا دیا ہے۔ لیکن بیکر بالکل نکما آدمی ہے اس لئے وہ ڈمی چیف ہے۔ اصل چیف یہی مارگرین ہے"..... مادام نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اچھا۔ یہ کب کی بات ہے"..... عمران نے کہا۔

"ایک دو روز پہلے کی"..... مادام نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ اب کتنی آئس کریم بھجواؤں۔ دو ٹن یا چار ٹن"..... عمران نے کہا تو مادام بڑ فلائی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تمہاری باتیں ہی میرے لئے کافی ہیں۔ شکریہ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"حیرت انگیز شخصیت ثابت ہو رہی ہے یہ عام سی لڑکی مارگرین"۔ صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کون سا علم ہے کہ کسی کو فون پر حکم دیا جائے اور وہ خودکشی کر لے یا حکم کی تعمیل کر دے۔ اس طرح تو مارگرین کسی کو بھی فون پر حکم دے سکتی ہے یہ کیسے ممکن ہے"۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسا صرف اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب وہ آدمی جسے حکم دیا جائے پہلے سے ٹرانس میں ہو۔ اس کے لاشعور کو کوئی لفظ بطور کوڈ دیا گیا ہو اور پھر جیسے ہی وہ لفظ فون پر بولا جائے گا تو وہ خودبخود ٹرانس میں آجائے گا اور حکم کی تعمیل کرے گا"..... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ جب تک وہ لفظ نہ بولا جائے وہ آدمی ٹرانس میں نہیں آئے گا اور عام نارمل آدمی رہے گا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً مارگرین نے پہلے سے اس راجر اور ڈیفنس سیکرٹری کو ٹرانس میں لا کر انہیں کوڈ ورڈز دیئے ہوئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا اور اس بار کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"اب مزید بات واضح ہو گئی کہ فارمولا پہلے راجر تک پہنچا۔ راجر نے یقیناً اسے ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچایا ہو گا اور ڈیفنس سیکرٹری نے آگے کسی لیبارٹری میں اسے بھجوایا ہو گا۔ راجر تو ہلاک ہو گیا اس لئے اب ڈیفنس سیکرٹری سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی"۔ عمران نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"اگر مارگرین نے اس راجر کو اس لئے ہلاک کیا ہے کہ ہم اس تک پہنچ کر فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر لیں تو پھر اس نے لازماً ڈیفنس سیکرٹری کو بھی کور کر رکھا ہو گا"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ راجر کسی اور سلسلے میں مارا گیا ہو گا کیونکہ یہ بات تو نارمل ہے کہ راجر چونکہ ڈیفنس سیکرٹری کے تحت ہے اس لئے وہ فارمولا اسے ہی بھیجے گا۔ اگر درمیان سے آدمی ہٹانا مقصود ہوتا تو یہ آدمی ڈیفنس سیکرٹری ہو سکتا تھا"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا تو خیال ہے کہ سب کرتا دھرتا یہی مارگرین ہے۔ اسے ہی کیوں نہ کور کیا جائے۔ ویسے بھی وہ پاکیشیائی سائنس دان کی قاتلہ ہے"..... جولیا نے کہا۔

"فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی لڑکیاں اس قدر گہری نہیں ہوتیں جس قدر یہ اپنے آپ کو پوز کرتی ہیں۔ ہاں اگر ڈیفنس سیکرٹری سے معلومات نہ مل سکیں تو پھر اس مارگرین کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ فی الحال تو چونکہ وہ مطمئن ہو گئی ہے کہ ہم نے اس پر شک ڈراپ کر دیا ہے اس لئے اسے مطمئن ہی رہنے دو"..... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ہماری نگرانی ضرور کرائے گی اور جیسے ہی ہم نے ڈیفنس سیکرٹری پر ریڈ کیا وہ کھل کر سامنے آ جائے گی"..... صفدر

نے کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ ہے۔ یہاں یہ کام دولت اور تعلقات سے آسانی سے ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں ڈیفنس سیکرٹری پر ریڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری جیسا عہدیدار خود تو فائل اٹھا کر کسی کو دینے نہیں گیا ہو گا اس لئے اس کے آفس سے معلومات مل سکتی ہیں"..... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور مادام بٹر فلائی کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا ہوا عمران۔ اتنی جلدی دوبارہ کیوں کال کی ہے"..... رابطہ ہونے پر مادام بٹر فلائی نے کہا۔

"میں نے سوچا کہ جب مفت کام ہو رہا ہے تو کیوں نہ دوسرا کام بھی مفت کرا لیا جائے"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام بٹر فلائی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب واقعی آئس کریم دینی پڑے گی تمہیں"..... مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو مارگرین کا پاکیشیا سے حاصل کردہ فارمولا راجر کے ذریعے پہنچایا گیا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ فارمولا آگے کہاں بھجوایا گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ڈیفنس سیکرٹری آفس میں میرا کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتی ہوں۔ راسٹر کے آدمی ڈیفنس میں کام کرتے رہتے ہیں"..... مادام نے کہا۔

"راسٹر کون ہے"..... عمران نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ایک نئی پارٹی ہے لیکن کافی تیزی سے ابھری ہے۔ سافٹ کلب کا مالک ہے۔ میں اسے فون کر کے تمہارے بارے میں بتا دیتی ہوں۔ معاوضہ وہ اپنی مرضی کا لے گا لیکن معلومات حتمی دے گا"۔ مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بھی بتا دو اور اسے میرے بارے میں بھی بتا دو اور معاوضے کی گارنٹی بھی دے دو"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"تم دس منٹ بعد اس نمبر پر اس سے بات کر لینا۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارا کام ہو جائے گا"..... مادام نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ یہاں اس کمرے میں بیٹھے بیٹھے فون پر ہی فارمولا واپس حاصل کر لیں گے"..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش ایسا ہو جاتا تو میں کم از کم تنویر کے حصے کی تنخواہ چیف سے کلیم کر لیتا"..... عمران نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

"یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے"..... تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مشن اتنی جلدی ختم ہو جائے اور اس دوران تم نے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالا ہو تو تم تنخواہ کے حقدار نہیں بن سکتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بکواس کرنے کی عادت ہے اور میں اس بکواس کا کیا جواب دوں اس لئے خاموش رہتا ہوں"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یعنی جواب جاہلاں خاموشی باشد"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی سمجھ لو"..... تنویر نے کہا۔

"حالانکہ میرا تو خیال تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ سب جاہل کیسے بن گئے"..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ اس نے جاہلوں کا اشارہ دوسرے ساتھیوں کی طرف موڑ دیا تھا۔

"پھر وہی بکواس۔ کاش تمہاری زبان تمہارے اختیار میں ہوتی"۔ تنویر نے کہا تو سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد عمران نے راسٹر کو فون کر دیا۔

"راسٹر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو مادام بٹر فلائی نے میرے بارے میں فون کیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن عمران صاحب۔ آپ کا کام نہیں ہو سکتا۔ میں نے مادام کو بھی بتا دیا تھا"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے جبکہ ہم آپ کو منہ مانگا معاوضہ

® Scanned PDF BY HAMEEDI

بھی دینے کو تیار ہیں"..... عمران نے کہا۔

" معاوضہ مجھے برا نہیں لگتا عمران صاحب۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہاں ڈیفنس سیکرٹریٹ میں سائنسی فارمولوں کے سلسلے میں ایک عجیب نظام قائم ہے۔ سائنس دانوں کی کوئی خفیہ کمیٹی ہے جس کے انچارج کو ڈاکٹر ایف کہا جاتا ہے۔ اس کا فون نمبر بھی ایکس چینج میں نہیں ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کسی فارمولے کو بینک لاکر میں رکھوا دیتے ہیں اور اس ڈاکٹر ایف کو اطلاع دے دی جاتی ہے پھر یہ فارمولا پراسرار انداز میں بینک لاکر سے غائب ہو جاتا ہے۔ آپ کے فارمولے کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے میں نے بے حد کوشش کی کہ کسی طرح اس ڈاکٹر ایف کا کھوج نکالا جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اس لئے مجبوری ہے"..... راسٹر نے کہا۔

" اس کا فون نمبر تو معلوم ہو گیا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ وہ میں بتا دیتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

" اوکے۔ شکریہ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

" یس۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"..... عمران نے مارگرین کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مارگرین بول رہی ہوں"..... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جو فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اسے حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے اور ہو سکتا ہے وہ لوگ آپ تک بھی پہنچ جائیں"..... عمران نے مارگرین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن مجھ سے وہ کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ میں نے تو فارمولا بینک لاکر میں رکھوا دیا تھا اور ڈاکٹر ایف کو اطلاع دے دی تھی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ایف کون ہے اور وہ فارمولا کہاں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے اس لئے بہتر ہے کہ آپ محتاط

® Scanned PDF BY HAMEEDI

رہیں"..... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب میں محتاط رہوں گا بلکہ میں نے ایک غیر ملکی دورے پر جانا تھا جسے میں چند وجوہات کی بنا پر ملتوی کر رہا تھا لیکن اب میں اسے ملتوی نہیں کرتا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ اوکے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرد سی آواز سنائی دی۔

" ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ایف سے بات کراؤ"۔ عمران کے منہ سے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز نکلی۔

" یس سر۔ میں ڈاکٹر ایف بول رہا ہوں"..... دوسرے لمحے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر ایف۔ جو فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا تھا اس کی کیا پوزیشن ہے"..... عمران نے کہا۔

" پوزیشن۔ کیسی پوزیشن"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ڈاکٹر ایف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے اور وہ اس وقت اس فارمولے کے پیچھے یہاں گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے اس لئے میں آپ سے پوزیشن پوچھ رہا تھا کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے اڑا نہ لے جائے"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے اس کی پوزیشن کا کیا علم ہو سکتا ہے جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے صرف جزیرہ ہوائی میں سپیشل ایجنٹ نک کو اطلاع دینی تھی تاکہ فارمولا مخصوص لیبارٹری تک پہنچ جائے اس کے بعد میرا کام تو ختم ہو گیا اور آپ اس لئے بے فکر رہیں کہ اصول اور قانون کے مطابق سپیشل ایجنٹ نک کو بھی اس مخصوص لیبارٹری تک پہنچنے کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کچھ بھی کر لے وہ اس فارمولے تک پہنچ ہی نہیں سکتی"۔ ڈاکٹر ایف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کی رپورٹ آپ کے پاس ہی آئی ہو گی"..... عمران نے کہا۔

" کمیٹی کو ایسی رپورٹ اس وقت آتی ہے جب فارمولے میں کوئی الجھن ہو یا وہ کسی لحاظ سے نامکمل ہو۔ ورنہ اس سے پہلے ہمیں خود معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ایسے سائنسی فارمولوں پر کام سالوں میں جا کر مکمل ہوتا ہے"۔ ڈاکٹر ایف نے جواب دیا۔

" آپ اگر چاہیں تو اس سلسلے میں رپورٹ لے تو سکتے ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

" آپ کو خود معلوم ہے جناب کہ ایسا ہمارے لئے بھی ممکن

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نہیں ہے۔ پھر آپ آج ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں"..... ڈاکٹر ایف نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے مجھے بے حد الجھن ہو رہی ہے"..... عمران نے کہا۔

" سر آپ بے فکر رہیں۔ فارمولا تو اب انہیں کسی صورت بھی نہیں مل سکتا۔ جب کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے تو وہ کیسے اسے واپس حاصل کر سکتے ہیں"..... ڈاکٹر ایف نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تھینک یو"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو بڑا عجیب سا گورکھ دھندہ بن گیا ہے کہ فارمولا ہی دستیاب نہیں ہو رہا۔ حیرت ہے کہ اس قدر پیچیدہ نظام بنایا گیا ہے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم یہاں کسی بھی سائنسی لیبارٹری کے چیف کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کریں۔ اس لیبارٹری میں بھی تو آخر فارمولے پہنچتے ہوں گے۔ انہیں معلوم ہو گا کہ یہ سب کیا ہے یا کم از کم وہ کسی لیبارٹری کی نشاندہی تو کر دے گا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ یہاں اس طرح ایک ایک لیبارٹری کو چیک کرنا ناممکن ہے۔ گریٹ لینڈ سپر پاورز میں شمار ہوتا ہے اور سائنسی طور پر بھی خاصا ایڈوانس ہے اس لئے یہاں چھوٹی بڑی کئی لیبارٹریاں ہوں گی۔ ہمیں اس لیبارٹری کا حتمی طور پر معلوم ہونا چاہئے جہاں یہ

فارمولا پہنچایا گیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" یہ سپیشل ایجنٹ والا کیا مسئلہ ہے کہ اس سپیشل ایجنٹ کو اصول کے مطابق ہلاک بھی کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسا اصول ہے کہ ہر بار نیا سپیشل ایجنٹ سامنے لایا جائے"..... اس بار خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ یہ پوائنٹ خاصا غور طلب ہے۔ جزیرہ ہوائی تو یہاں سے بہت دور ہے۔ میرا خیال ہے کہ جزیرہ ہوائی بھی کوڈ ہے اور سپیشل ایجنٹ بھی کوڈ ہے اور واقعی یہ کیسے ممکن ہے کہ ہر فارمولے پر ایک مخصوص آدمی کو ہلاک کر دیا جائے"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس فساد کی جڑ کو پکڑا جائے۔ وہیں سے کوئی نہ کوئی کلیو مل سکتا ہے"..... صفدر نے کہا تو عمران اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

" تمہارا مطلب مارگرین سے ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"..... صفدر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے تو پھر یہ کام جولیا اور صالحہ کے ذمے لگایا جائے ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس کی شہرت کے مطابق ہم اس کے اشاروں پر ناچنا شروع کر دیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ٹھیک ہے۔ یہ کام ہم خود کر لیں گی"..... جولیا نے کہا۔

"بس نگرانی کا خیال رکھنا"..... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"اور ہم کیا کریں گے"..... صفدر نے کہا۔

"انتظار اور آخر میں سوال کہ ہم کیا کریں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا سوال"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو خواتین آپس میں لڑ رہی تھیں کہ ایک صاحب وہاں سے گزرے اور دونوں کی لڑائی دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں خواتین نے ایک دوسری کو طعنے دینا شروع کر دیئے کہ خدا کرے اس کی شادی ان صاحب سے ہو جائے۔ جب لڑائی ختم ہونے لگی تو ان صاحب نے پوچھا کہ مجھے تو بتاؤ کہ میں یہاں رہ کر انتظار کروں یا چلا جاؤں"..... عمران نے کہا تو صفدر اور باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا اور صالحہ پہلے ہی کمرے سے جا چکی تھیں۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس لڑائی کا نتیجہ دیکھ لیا جائے پھر ٹھہرنے یا آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا جائے"..... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے مرد بیچارے اور کیا کر سکتے ہیں"..... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

مارگرین ہوٹل سٹاروڈ میں اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا ہمیشہ سے یہ اصول تھا کہ وہ فیلڈ سے فارغ ہو کر اس آفس میں ہی بیٹھتی تھی اور اپنے تمام سرکاری اور غیر سرکاری کام اس آفس میں بیٹھ کر نمٹاتی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کرنے کے بعد وہ ہوٹل شیرٹن سے سیدھی یہاں اپنے آفس میں ہی واپس آئی تھی اور اب اسے اپنی ملاقات کی رپورٹ کا انتظار تھا۔ اس نے ملاقات سے پہلے باقاعدہ کام کیا تھا اور اس کے آدمیوں نے اس سلسلے میں عمران کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ حاصل کیا اور کمرے میں ایسی مشینری نصب کی کہ وہ ساتھ والے کمرے سے ہونے والی فون کالز کے ساتھ ساتھ وہاں ہونے والی گفتگو بھی نہ صرف سن سکیں بلکہ اسے ٹیپ بھی کر سکیں۔ یہ انتہائی جدید ترین نظام تھا اور اسے کسی صورت چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور اس نظام کے تحت نہ ہی کوئی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ڈیوائس استعمال ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی ڈکٹا فون۔ اس لئے یہ سب سے محفوظ نظام تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مارگرین کو مکمل یقین تھا کہ اس کے آنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی آپس میں جو باتیں بھی کریں گے یا فون کال کریں گے یا سنیں گے وہ سب ٹیپ شدہ اس کے پاس پہنچ جائے گی۔ اس طرح اسے حتمی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ان لوگوں نے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے لیکن اسے واپس آئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ابھی تک اسے کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ اس نے میز کی دراز سے ایک جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ مارگرین کالنگ۔ اوور"..... مارگرین نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ نیلسن بول رہا ہوں۔ اوور"..... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" کیا ہو رہا ہے نیلسن۔ ابھی تک تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"..... مارگرین نے کہا۔

" مادام۔ وہ عمران مسلسل فون کالز کر رہا ہے اور انتہائی حیرت انگیز باتیں ہو رہی ہیں اس لئے جب تک کوئی بات فائنل نہ ہو جائے ہم اسے ادھورا نہیں چھوڑ سکتے۔ اوور"..... نیلسن نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ بہرحال جیسے ہی کچھ فائنل ہو تم نے فوراً مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"..... مارگرین نے کہا۔

" یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر وہ ہوٹل کے دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو مارگرین نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

" اوہ۔ نیلسن تم۔ آؤ"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مادام آپ سپیشل روم میں چل کر پہلے تمام تفصیل سن لیں اس کے بعد بات ہو گی۔ ویسے عمران کی دو ساتھی عورتیں جولیا اور صالحہ آپ سے اصل بات اگلوانے کے لئے وہاں سے روانہ ہو چکی ہیں لیکن میں نے فون کر کے پالمر کو کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے سپیشل روم میں پہنچا دے تاکہ آپ یہ سب کچھ سننے کے بعد ان کے متعلق کوئی مناسب فیصلہ کر سکیں اور یہاں آنے سے پہلے میں نے کنفرم کر لیا ہے کہ پالمر نے حکم کی تعمیل کر دی ہے"۔ نیلسن نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ دونوں کسی غلط مقصد کے لئے یہاں آ رہی تھیں لیکن کیوں"..... مارگرین نے کہا۔

" یہ سب آپ کو اس وقت معلوم ہو سکے گا جب آپ یہ پورا ٹیپ سن لیں گی"..... نیلسن نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے آؤ چلیں"..... مارگرین نے اٹھتے ہوئے کہا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے تہہ خانوں میں موجود ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں کرسیوں پر عمران کی دونوں ساتھی عورتیں بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر اندھے شیشے سے بنا ہوا کمرہ تھا۔ وہ اس کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو نیلسن نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا جس میں دو مائیکرو ٹیپس موجود تھیں۔ نیلسن نے ایک ٹیپ اٹھائی اور اسے وہاں موجود ایک جدید ساخت کے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ڈال کر اس نے بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی مارگرین کی آواز سنائی دی۔ وہ واپس جانے کی بات کر رہی تھی اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ مارگرین خاموش بیٹھی سنتی رہی۔ عمران نے درمیان میں فون کالز کیں اور نہ صرف عمران کی آواز بلکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ پھر ایک ٹیپ ختم ہونے کے بعد دوسری ٹیپ مشین میں ڈالی گئی اور مارگرین آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھی سنتی رہی۔ جب دوسری ٹیپ بھی ختم ہو گئی تو نیلسن نے اٹھ کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

" انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے یہ شخص عمران۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ اس طرح میری اور چیف سیکرٹری کی آواز اور لہجے کی نقل کر لے گا اور اس طرح معلومات حاصل کرے گا۔ صرف فون پر بات کر کے۔ واقعی جیسا میں نے سنا تھا ویسا ہی یہ

شخص ہے"..... مارگرین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ یہ شخص واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہے"۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب ان دونوں لڑکیوں کا کیا کیا جائے۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا جائے تو عمران اور اس کے ساتھی کنفرم ہو جائیں گے کہ معاملات مشکوک ہیں اور اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو یہ دوبارہ آ جائیں گی اور پھر بھی میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گی"۔ مارگرین نے کہا۔

" مادام۔ کیوں نہ انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں ہلاک کر دیا جائے"..... نیلسن نے کہا۔

" لیکن میں چاہتی ہوں کہ جب تک ہو سکے انہیں زندہ رکھا جائے کیونکہ ان کی موت کے ساتھ ہی سب کچھ کنفرم ہو جائے گا اور سیکرٹ سروس بہت بڑا ادارہ ہوتا ہے۔ اس میں صرف چند افراد ہی نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کی موت کے ساتھ ہی دوسرے افراد یہاں آ جائیں گے اور ظاہر ہے اس وقت ٹارگٹ ہم ہوں گے جبکہ وہ لوگ کچھ معلوم نہیں کر سکتے اس لئے خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے"..... مارگرین نے کہا۔

" پھر ان عورتوں کو کیا کریں۔ کیا انہیں ہوش میں لا کر واپس بھیج دیا جائے"..... نیلسن نے کہا۔

" نہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں وہاں پہنچا دوں جہاں یہ بے ہوش

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوئی تھیں۔ انہیں یہ تو معلوم نہ ہو سکے گا کہ انہیں کس نے اور کیوں بے ہوش کیا ہے۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ان کی تلاشی لے کر ان کے پاس جو رقم ہو وہ نکال لینا اس طرح یہ یہی سمجھیں گی کہ غنڈوں نے انہیں بے ہوش کر کے لوٹا ہے۔ پھر اگر یہ یہاں آئیں گی تو میں انہیں بے ہوش کر کے عمران کو فون کر دوں گی وہ خود آ کر انہیں لے جائے گا۔ اس طرح ہمارے ہاتھ صاف رہیں گے"۔ مارگرین نے کہا۔

"یس مادام"..... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مارگرین سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جولیا کو ہوش آیا تو پہلے تو اس کا ذہن کچھ دیر تک غنودگی کے عالم میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا تو وہ بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھی۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک چھوٹے سے باغ کے ایک کونے میں موجود ہے جہاں گھنے درختوں کا جھنڈ تھا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی گھاس پر پڑی ہوئی تھی۔ جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تیزی سے درختوں کے اس جھنڈ سے باہر آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ ہوٹل شیرٹن سے نکل کر جب ٹیکسی تلاش کرنے لگیں تو انہیں تھوڑی دور پیدل چل کر ٹیکسی ملی اور ان دونوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو سٹار وڈ ہوٹل چلنے کا کہہ دیا تھا اور پھر جب ٹیکسی اس باغ کے قریب پہنچی تھی تو اچانک ان کی ناک سے تیز بو ٹکرائی اور اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کے بعد انہیں ہوش ہی نہ رہا تھا اور اس وقت اسے اس باغ کے ایک کونے میں ہوش آیا تھا جبکہ سڑک باغ کے قریب سے گزر رہی تھی اور وہاں ٹریفک بھی معمول کے مطابق چل رہی تھی۔ جولیا کا ذہن یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ آخر اس کارروائی کا کیا مقصد ہو سکتا تھا۔ انہیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا گیا تھا۔ اسی لمحے اسے دور سے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو جولیا تیزی سے مڑی اور دوبارہ درختوں کے جھنڈ میں پہنچ گئی۔ صالحہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی اور وہ بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ جولیا کو اندر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ ہم کہاں ہیں"..... صالحہ نے حیرت بھرے انداز میں کہا تو جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ یہ کہیں ہمیں لوٹنے کا چکر تو نہیں تھا۔ یہاں گریٹ لینڈ میں اکثر ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں"..... صالحہ نے کہا تو جولیا نے چونک کر اپنے پرس کو دیکھا جس کی زپ کھلی ہوئی تھی اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس میں ہر چیز موجود تھی حتیٰ کہ سپیشل مشین پسٹل بھی موجود تھا لیکن پرس میں موجود رقم غائب تھی۔ گریٹ لینڈ میں چونکہ اسلحہ رکھنے پر کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے یہاں ہر مرد و عورت کے پاس کسی نہ کسی شکل میں اسلحہ ضرور موجود ہوتا تھا۔ شاید اس لئے اس چور ٹیکسی ڈرائیور نے مشین پسٹل نہیں نکالا تھا۔

" ہاں۔ یہ واقعی ہمیں لوٹنے کی واردات ہے۔ میرے پرس سے رقم غائب ہے"..... جولیا نے کہا تو صالحہ نے بھی اپنا پرس چیک کیا۔

" میرے پرس سے بھی رقم غائب ہے"..... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن اب ٹیکسی میں بیٹھ کر ہم کیسے سٹاروڈ ہوٹل جائیں گی۔ رقم تو پاس نہیں ہے"..... صالحہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ ایمرجنسی کے لئے تھوڑی رقم اس پرس کے خفیہ خانے میں موجود رہتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب بھی ہو گی"۔ جولیا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے پرس کے خفیہ خانے میں موجود رقم نکالی تو صالحہ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" ویسے اس قدر دیدہ دلیری کا مظاہرہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پہلے خاص خاص علاقوں میں تو ایسی وارداتیں ہو جاتی تھیں لیکن ان علاقوں میں ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا"..... جولیا نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اچھے برے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں"..... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سڑک پر پہنچ کر انہیں جلد ہی ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

" ہوٹل سٹاروڈ"..... جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئیں تو اس بار وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھیں لیکن ٹیکسی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ڈرائیور نے ایک لمحے کے لئے بھی انہیں مڑ کر نہ دیکھا تھا اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ ہوٹل کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ ہوٹل پر سٹار وڈ کا بڑا سا نیون سائن چمک رہا تھا۔ جولیا نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھ گئیں۔ ہوٹل میں جانے اور باہر آنے والوں کی اکثریت کا تعلق زیر زمین دنیا کے افراد سے ہی دکھائی دیتا تھا۔ البتہ سیاح بھی کافی تعداد میں آ جا رہے تھے جو مختلف قومیتوں کے حامل تھے۔ گیٹ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو ہوٹل کا ہال منشیات کے دھوئیں اور تیز شراب کی بو سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں عورتیں بھی موجود تھیں اور مرد بھی۔ ماحول خاصا آزادانہ تھا۔ اس کے باوجود بہرحال وہاں انتہائی اخلاق سوز حرکات نظر نہیں آ رہی تھیں۔ ایک سائیڈ پر خاصا وسیع کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے۔ لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک مرد سٹول پر بیٹھا رجسٹر سامنے رکھے اس میں اندراجات کر رہا تھا جبکہ دوسرا جو شکل و صورت سے کوئی غنڈہ دکھائی دے رہا تھا خاموش کھڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے سامنے کاؤنٹر پر فون موجود تھا۔

" ہمیں جنرل مینجر مادام مارگرین سے ملنا ہے"..... جولیا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس نوجوان سے کہا۔

" کیا آپ نے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے"..... نوجوان نے چونک کر ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ ہم سے فوری ملاقات کے لئے تیار ہو جائیں گی"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کی بات ان کی پرسنل سیکرٹری سے کرا دیتا ہوں"۔ نوجوان نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

" ٹونی بول رہا ہوں کاؤنٹر سے۔ دو غیر ملکی خواتین تشریف لائی ہیں اور مادام سے ملاقات چاہتی ہیں"..... ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ میں جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں۔ آپ مادام مارگرین سے کہہ دیں کہ پاکیشیا کے علی عمران کی ساتھی خواتین آپ سے علیحدگی میں ملاقات چاہتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ فوری ملاقات پر آمادہ ہو جائیں گی"..... جولیا نے کہا۔

" اوکے۔ آپ رسیور واپس ٹونی کو دے دیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے رسیور واپس ٹونی کو دے دیا۔

" یس میڈم"..... ٹونی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک طرف کھڑے نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

" انہیں پرسنل سیکرٹری کے آفس پہنچا دو"..... ٹونی نے اس نوجوان سے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"آیئے میڈم"..... اس نوجوان نے کہا اور واپس دائیں طرف کو مڑ گیا۔ جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے دائیں طرف کو مڑ گئیں۔ دائیں طرف آخر میں ایک راہداری تھی۔ اس راہداری میں سے گزر کر وہ آخر میں موجود دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ دروازے کے پاس ایک مسلح دربان موجود تھا۔

" انہیں ٹونی نے بھیجا ہے"..... انہیں لے کر آنے والے نوجوان نے اس دربان سے کہا تو دربان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے کو دبا کر کھول دیا تو جولیا اور صالحہ دونوں اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جہاں دیوار کے ساتھ صوفوں کی ایک قطار تھی۔ ایک سائیڈ پر دروازہ تھا جس پر جنرل مینجر کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ باہر ایک کاؤنٹر تھا جس پر ایک نوجوان مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

" آئیے۔ مادام نے آپ سے ملاقات کی اجازت دے دی ہے"۔ لڑکی نے انہیں دیکھتے ہی کہا اور اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

" شکریہ"..... جولیا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چھوٹی سی راہداری کے آخر میں ایک شیشے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک خوبصورت انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ جولیا اور صالحہ اس کمرے میں داخل ہوئیں تو سامنے بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھی ہوئی مارگرین بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

" آپ سے اتنی جلدی دوبارہ ملاقات پر مجھے بے حد مسرت ہو رہی

ہے"..... مارگرین نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" شکریہ۔ آپ سے چند باتیں کرنی تھیں اس لئے ہم دونوں یہاں آ گئیں۔ صرف چند منٹ لیں گی"..... جولیا نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" ضرور۔ ضرور۔ تشریف رکھیں۔ آپ تو ہماری مہمان ہیں۔ پہلے بتائیں کہ کیا پینا پسند کریں گی"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

" ایپل جوس منگوا لیں"..... جولیا نے کہا تو مارگرین نے ایپل جوس بھیجنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا کوئی خاص بات ہے جو آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کی ہے"..... مارگرین نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

" خاص بات یہ ہے مارگرین کہ تم نے عمران کو تو چکر دے دیا ہے کہ تم نے فارمولا پاکیشیا سے حاصل نہیں کیا لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کام تم نے ہی کیا ہے کیونکہ عمران مرد ہے۔ وہ شاید تمہارے بارے میں وہ کچھ نہیں جان سکتا جو ہم عورتیں جان سکتی ہیں۔ ویسے ہمیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم نے وہاں پاکیشیا میں کیا کیا اور کیا نہیں کیا لیکن ہم نے وہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اور تم ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ وہ فارمولا اب کہاں ہو گا"..... جولیا نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی، دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے میں ایپل جوس کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

" آپ دونوں یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور میک اپ میں ہیں اور میرا تعلق بہرحال اسی فیلڈ سے ہے چاہے آپ کی طرح میری اتنی حیثیت نہیں ہے لیکن اتنی بات تو آپ بھی سمجھتی ہوں گی کہ اگر آپ یہاں سے کوئی فارمولا حاصل کریں اور اسے پاکیشیا لے جائیں تو کیا یہ فارمولا آپ خود جا کر کسی لیبارٹری یا سائنس دان تک پہنچائیں گی۔ فرض کرو کہ میں آپ کی بات تسلیم کر لوں کہ میں نے وہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا ہے تو کیا میں یہ فارمولا خود لے جا کر کسی کو دوں گی۔ ظاہر ہے میں نے یہ فارمولا اپنے چیف کے حکم پر کسی کے حوالے کر دینا ہے۔ اس کے بعد یہ فارمولا کہاں گیا اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے"۔ مارگرین نے ایپل جوس کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" چلو تم یہی بتا دو کہ تم نے یہ فارمولا کسے دیا تھا"..... جولیا نے کہا۔

" ویسے ایک بات ذہن میں بٹھا لو کہ میں نے یہ فارمولا حاصل نہیں کیا۔ اگر حاصل کیا بھی ہوتا تو ہمارے ہاں ٹاسٹ سینڈیکیٹ میں اس کا طریقہ بھی فکسڈ ہے۔ یہاں سٹی بینک کی مین برانچ میں ایک لاکر ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے نام پر موجود ہے۔ ہم ہر چیز اس لاکر

تک پہنچا کر خود فارغ ہو جاتے ہیں۔ اگر میں یہ فارمولا لے آتی تو میں بھی اسے لاکر تک پہنچا کر چیف کو اطلاع دے دیتی۔ اس کے بعد اس کا کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں اس کا علم واقعی ہمیں نہیں ہو سکتا"۔ مارگرین نے کہا۔

" تمہارا چیف ٹاسٹ ہے"..... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ٹاسٹ کارپوریشن کا چیف ٹاسٹ ہے لیکن یہ بات پہلے بتا دوں کہ وہ کسی سے ملتا نہیں ہے۔ اس کا صرف حکم چلتا ہے اور بس"..... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس سے فون پر تو بات ہو سکتی ہو گی"..... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ وہ تو اکثر ہوتی رہتی ہے"..... مارگرین نے جواب دیا۔

" تم اسے فون کر کے یہ بات کنفرم کرا دو کہ تم نے یہ مشن مکمل نہیں کیا۔ ہم خاموشی سے واپس چلی جائیں گی"..... جولیا نے کہا۔

" لیکن اس کی کیا ضرورت ہے"..... مارگرین نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" مارگرین۔ اگر واقعی تم نے یہ مشن مکمل نہیں کیا تو پھر تمہاری بچت اسی میں ہے کہ تم اس بات کو کنفرم کرا دو ورنہ تمہاری ہماری کھلی جنگ شروع ہو جائے گی اور اس کا نتیجہ تمہارے خلاف بھی نکل سکتا ہے"..... جولیا کا لہجہ بھی سرد ہو گیا۔

" میں خوامخواہ کے جھگڑے سے بچنا تو چاہتی ہوں لیکن میں اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

قسم کی دھمکی آمیز گفتگو بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر میرے دل میں کوئی چور ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی تمہارے پاس جانے کی۔ میری بجائے وہاں فائرنگ کرنے والے بھی پہنچ سکتے تھے اور بم مارنے والے بھی۔ بلکہ ایئرپورٹ پر ہی تمہارا خاتمہ زیادہ آسانی سے ہو سکتا تھا"..... مارگرین کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں مارگرین وہ کرو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر رہے گا"..... جولیا نے کہا تو مارگرین چند لمحے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم دونوں خود چل کر میرے پاس آئی ہو اس لئے میں ازراہ اخلاق تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتی اور نہ ہی میں اس خوامخواہ کے جھگڑے میں الجھنا چاہتی ہوں اس لئے میں تمہاری بات ٹاسٹ سے کرا دیتی ہوں اور تم خود کنفرم کر لو"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ آخر میں مارگرین نے خود ہی بغیر جولیا کے کہے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ٹاسٹ کلب"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"مارگرین بول رہی ہوں ہوٹل سٹاروڈ سے"..... مارگرین نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ مادام۔ فرمائیں"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"چیف باس سے بات کراؤ"..... مارگرین نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹاسٹ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق دو خواتین ایجنٹ اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"..... مارگرین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق اور مجھ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ کیوں"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ بات کریں۔ پھر خود ہی وضاحت ہو جائے گی"۔ مارگرین نے کہا۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"..... جولیا نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"جی فرمائیے۔ آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے تحت ایجنسی سٹائل گروپ آپ نے بنایا ہوا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... ٹاسٹ نے جواب دیا۔

"مارگرین اس گروپ میں کام کرتی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آخر مسئلہ کیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مارگرین نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے ایک سائنسی فارمولا حاصل کیا ہے اور ہمیں وہ فارمولا واپس چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"فارمولا۔ سائنسی فارمولا۔ اوہ نہیں میڈم۔ ہم نے گزشتہ دو سالوں سے اس قسم کا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی ہم اس ٹائپ کا کام کرتے ہیں ہمیں کسی سائنسی فارمولے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"۔ دوسری طرف سے ٹاسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کا یہ گروپ کیا کام کرتا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"سرکاری سیکرٹس کے حصول کے لئے یہ گروپ کام کرتا ہے ورنہ ہمیں سائنس اور سائنسی فارمولوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی مارگرین نے یہ کام کیا ہے"..... ٹاسٹ نے جواب دیا۔

"فرض کیا کہ ایسا ہوتا اور مارگرین فارمولا لے آتی تو وہ اسے کہاں پہنچاتی"..... جولیا نے کہا۔

"جب ہم نے یہ کام ہی نہیں کیا تو پھر خوامخواہ اسے کیوں فرض کر لیا جائے۔ سوری میڈم۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں فضول باتوں میں خرچ کرتا رہوں"..... دوسری طرف سے اس بار کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور مارگرین کی طرف بڑھا دیا۔

"میں آپ سے سچ کہہ رہی ہوں کہ میں نے یہ مشن نہیں کیا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے"..... مارگرین نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت"..... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تو مارگرین بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ مصافحہ کرنے کے بعد وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئیں۔ باہر راہداری میں آتے ہی جولیا نے پرس میں سے ایک بٹن نکالا اور اسے اپنے کان میں سیٹ کر کے وہ اطمینان سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آ چکی تھیں۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کان سے بٹن نکالا اور اسے واپس پرس میں ڈال لیا۔

"مارگرین واقعی اس میں ملوث نہیں ہے"..... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا اس ڈکٹا فون سے کوئی بات سامنے آئی ہے"..... صالحہ نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ہاں۔ ہمارے جانے کے بعد مارگرین نے یہی کہا ہے کہ جب اس نے یہ کام ہی نہیں کیا تو یہ لوگ خوامخواہ احمقوں کی طرح صرف اس کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں اور اس کے اس فقرے سے ہی ظاہر ہوتا ہے اور ٹاسٹ کی باتوں سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مارگرین یا ٹاسٹ کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے"..... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ بات تو پہلے طے ہو گئی تھی کہ مارگرین دراصل سرکاری ٹاسٹ سے متعلق ہے۔ ٹاسٹ سینڈیکیٹ سے نہیں۔ پھر تم نے ٹاسٹ سے کیوں بات کی تھی۔ اس نے تو ظاہر ہے یہی کہنا تھا جو اس نے کہا ہے"..... صالحہ نے کہا۔ وہ دونوں فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"میں نے تو صرف مارگرین کے اطمینان کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا تاکہ ہمارے جانے کے بعد وہ اصل حقیقت اگل دے۔ اس لئے تو میں نے وہاں او ایس ٹی ڈکٹا فون نصب کیا تھا لیکن اب جو بات سامنے آئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مارگرین اس میں ملوث نہیں ہے"..... جولیا نے کہا۔

"جبکہ عمران صاحب نے فون پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق تو یہ مارگرین ہی ملوث ہے"..... صالحہ نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ عمران نے جو کچھ معلوم کیا ہے وہ درست ہو"..... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک خالی ٹیکسی لے کر وہ دونوں واپس ہوٹل شیرٹن پہنچ گئیں۔ عمران

اپنے کمرے میں موجود تھا جبکہ باقی ساتھی اپنے اپنے کمروں میں تھے۔

"مارگرین کا فون آیا تھا۔ وہ بڑی ناراض ہو رہی تھی کہ خوامخواہ اس پر شک کیا جا رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے مہمان سمجھ کر تم دونوں کو کچھ نہیں کہا ورنہ تم دونوں ہوٹل سے زندہ واپس نہ آسکتی تھیں"..... عمران نے جولیا کی پوری رپورٹ سننے کے بعد کہا۔ ویسے جولیا نے جان بوجھ کر بے ہوش ہونے اور لٹ جانے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اس کا اس قدر مذاق اڑانا ہے کہ اسے خودکشی کرنا پڑے گی۔ اس لئے وہ سرے سے یہ بات گول کر گئی تھی۔

"اگر مجھے یقین آجاتا کہ اس کا ہاتھ اس چکر میں ہے تو میں دیکھتی کہ وہ دوسرا سانس کیسے لے سکتی تھی"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے فون پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق تو یہ فارمولا مارگرین نے ہی حاصل کیا ہے لیکن جولیا کو یقین آگیا ہے کہ مارگرین اس میں ملوث نہیں ہے۔ اب اس کا فیصلہ کیسے ہو گا"..... صالحہ نے کہا۔

"فی الحال یہ مسئلہ نہیں ہے کہ فارمولا کس نے حاصل کیا ہے اور کس نے نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت فارمولا کہاں ہے۔ تم دونوں کا خیال تھا کہ مارگرین سے اصل کلیو مل جائے گا اس لئے میں نے تمہیں وہاں بھیجا تھا تاکہ تم اپنی تسلی کر لو ورنہ مجھے بھی یقین تھا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کہ مارگرین کو اس بارے میں معلومات نہیں ہوں گی۔ اس نے لامحالہ فارمولا ٹاسٹ ایجنسی کے اس وقت کے چیف راجر کو دیا ہو گا راجر نے اسے بینک لاکر میں رکھوایا جہاں سے سپیشل ایجنٹ نک نے لیا اور نک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس سارے سلسلے میں مارگرین کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ فارمولا کہاں ہے"..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی تو اب پھر کیا کرنا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"میں نے تمہارے جانے کے بعد کوشش کی ہے کہ اس کا سراغ مل جائے۔ میں نے ایک آدمی کے ذریعے وزارت سائنس کے ریکارڈروم کو چیک کرایا ہے تاکہ گریٹ لینڈ کے تحت ایسی کسی لیبارٹری کا سراغ مل سکے جہاں اس ٹاسٹ کے فارمولوں پر کام ہو سکتا ہو اور میرے سامنے دو لیبارٹریوں کے نام آئے ہیں۔ ایک لیبارٹری کو اے لیبارٹری کہا جاتا ہے اور یہ لیبارٹری گرین لینڈ نامی جزیرے میں ہے اور دوسری لیبارٹری کو ماسٹر لیبارٹری کہا جاتا ہے اور یہ لیبارٹری گریٹ لینڈ کے شمال مشرقی علاقے برنارڈ میں ہے۔ پھر میں نے ان کے فون نمبر معلوم کر کے ان کے انچارج سائنس دانوں سے بھی بات کر لی ہے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں۔ لیکن دونوں انچارج اس فارمولے سے بے خبر تھے۔ اس لئے اب میں بھی خاموش بیٹھا فرضی مکھیاں مار رہا تھا"..... عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بارے میں کام کروں"۔

اچانک صالحہ نے کہا۔ تو جولیا اور عمران دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تم نے علم نجوم سیکھ لیا ہے کہ زائچہ بناؤ گی اور لیبارٹری کا نام سامنے آجائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے ڈاکٹر ایف کی آواز سنی ہے اور اس آواز کو میں نے کس حد تک پہچان لیا ہے۔ یہ ڈاکٹر ایف ڈاکٹر فرینک کی آواز ہے۔ میں گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہوں۔ وہ کیمرج یونیورسٹی میں سائنس کے شعبے کے سربراہ ڈاکٹر فرینک تھے۔ وہ یونیورسٹی میں ہفتے میں دو روز لیکچر دینے آتے تھے ورنہ وہ کسی سرکاری لیبارٹری کے انچارج بھی تھے۔ ان کی لڑکی سوزین میری کلاس فیلو اور دوست تھی اور گزشتہ ماہ جب میں یہاں آئی تھی تو میری ملاقات اچانک سوزین سے ہو گئی تھی۔ ہم کافی دیر تک اکٹھی رہی تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ خود اب کیمرج یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے جبکہ اس کے والد ڈاکٹر فرینک اب خاصے بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے حکومت نے انہیں سائنس کمیشن کا چیئرمین بنا دیا ہے۔ عمران صاحب نے جب ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں ڈاکٹر ایف سے بات کی تو میں نے ان کی آواز پہچان لی۔ اب اگر آپ کہیں تو میں سوزین سے فون پر بات کر لوں تاکہ ہم اس کی رہائش گاہ پر پہنچ کر اس کے والد سے معلومات حاصل کر سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ اسے بہرحال یہ علم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے"..... صالحہ نے تفصیل

® Scanned PDF BY HAMEEDI

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تم نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔ ڈاکٹر ایف اس سارے سلسلے کا مین آدمی ہے۔ میں نے وہ فون نمبر ٹریس کرنے کی بے حد کوشش کی ہے جس پر ڈاکٹر ایف سے بات ہوئی تھی لیکن یہ کسی ایسے مخصوص خلائی سیارے سے منسلک ہے کہ کسی طرح معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا لیکن صالحہ نے مسئلہ حل کر دیا۔ کہاں رہتی ہے یہ سوزین"..... عمران نے کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

" اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ نارتھ زون کی ریڈ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بلاک اے میں رہتی ہے"..... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یاد ہے"..... صالحہ نے کہا۔

" تو اسے فون کر کے کنفرم کرو کہ کیا ڈاکٹر فرینک بھی اس کے ساتھ ہی رہتا ہے یا کہیں اور رہتا ہے"..... عمران نے کہا تو صالحہ نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"..... رابطہ قائم ہونے پر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن بھی چونکہ اس نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف

سے آنے والی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

" مس سوزین سے بات کرائیں۔ میں اس کی فرینڈ صالحہ بول رہی ہوں پاکیشیا سے"..... صالحہ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں سوزین بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سوزین۔ میں صالحہ بول رہی ہوں پاکیشیا سے"..... صالحہ نے کہا۔

" اوہ تم۔ پاکیشیا سے کیوں کال کر رہی ہو۔ یہاں گریٹ لینڈ نہیں آ سکتی تھی تم"..... دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اور تم پاکیشیا نہیں آ سکتی"..... صالحہ نے کہا تو جواب میں سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

" اچھا چلو۔ میں نے اپنے الفاظ واپس لئے۔ بولو کیسے کال کی ہے"..... سوزین نے کہا۔

" میرے ایک دوست سائنس دان کو کسی سائنسی فارمولے کے سلسلے میں انکل ڈاکٹر فرینک سے رہنمائی لینی ہے کیا وہ تمہارے ساتھ ہی رہتے ہیں یا کہیں اور"..... صالحہ نے کہا۔

" ڈیڈی تو جب سے سائنس کمیشن کے چیئرمین بنے ہیں وہ تو سائنس فاؤنڈیشن کالونی کی ایک کوٹھی میں رہتے ہیں۔ وہیں ان کا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

آفس بھی ہے"..... سوزین نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے کوٹھی کا"..... صالحہ نے کہا۔

"نمبر تو سکسٹی ون ہے لیکن وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ فون نمبر میں بتا دیتی ہوں۔ تم ڈیڈی سے فون پر بات کر لو۔ وہ تمہیں اچھی طرح جانتے ہیں"..... سوزین نے جواب دیا۔

"میں تو پاکیشیا میں ہوں۔ یہاں سے کوٹھی کیسے پہنچ سکتی ہوں۔ میں نے تو فون پر ہی بات کرنی ہے ان سے۔ تم فون نمبر بتا دو"۔ صالحہ نے کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا میں سمجھی کہ تم گریٹ لینڈ میں ہو"..... دوسری طرف سے سوزین نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ بعد میں بات ہو گی۔ گڈ بائی"..... صالحہ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"گڈ شو صالحہ۔ تم نے یہ کام کر کے ہمیں بند گلی سے نکالا ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ ہم فارمولے تک پہنچ جائیں گے"..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

مارگرین اپنے آفس میں موجود تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگرین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارگرین بول رہی ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"نیلسن بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے نیلسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل شیرٹن سے ایک پرائیویٹ کالونی کی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں۔ وہاں سے عمران اپنی ایک ساتھی خاتون کے ساتھ کار میں سوار ہو کر سائنس فاؤنڈیشن گئے اور وہاں انہوں نے سائنس فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر فرینک سے ان کے آفس میں ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس اسی رہائشی کالونی میں آ گئے ہیں"..... نیلسن نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" سائنس فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر فرینک سے ملنے وہ کیوں گئے تھے"..... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تو معلوم نہیں ہو سکا مادام۔ کیونکہ اس کوٹھی کے قریب تو ایسی کوئی کوٹھی نہیں ہے جو آر ایس ایس کی رینج میں ہو۔ البتہ ٹی ایس تھری وہاں پہنچائی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ چیک بھی ہو سکتی ہے"۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ انہوں نے فارمولے کے حصول کے لئے ٹکریں تو مارنی ہی ہیں مارتے رہیں۔ ہو سکتا کہ وہ اس ڈاکٹر فرینک سے ملنے اس لئے گئے ہوں کہ اس سے اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں"۔ مارگرین نے کہا۔

" کیا اس ڈاکٹر فرینک کو اس فارمولے کے بارے میں علم ہے"۔ نیلسن نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے بس تم نگرانی کرتے رہو"..... مارگرین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم جو مرضی آئے کر لو عمران لیکن تم فارمولے تک نہیں پہنچ سکتے"..... مارگرین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔

" مجھے معلوم تو کرنا چاہئے کہ ڈاکٹر فرینک سے انہوں نے کیا بات کی ہے"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سائنس فاؤنڈیشن"..... رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ٹاسٹ ایجنسی سے مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر فرینک سے بات کرائیں"..... مارگرین نے کہا۔

" ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر فرینک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر صاحب۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے میرا تعارف آپ سے خصوصی طور پر کرایا تھا"۔ مارگرین نے کہا۔

" جی ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ فرمائیے"..... دوسری طرف سے باوقار لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیا سے ایک فارمولا حاصل کر کے یہاں گریٹ لینڈ میں لایا گیا تھا جو سپیشل ایجنٹ نک کے ذریعے متعلقہ لیبارٹری تک بھجوایا گیا۔ اس فارمولے کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں گریٹ لینڈ آئی ہوئی ہے۔ اس کے دو ایجنٹ جن میں ایک مرد ہے جس کا نام عمران ہے اور دوسری اس کی ساتھی عورت ہے۔ ان دونوں نے آپ سے آفس میں ملاقات کی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوں کہ وہ دونوں آپ سے کیا بات کرنے آئے تھے۔ کیا فارمولے کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" مس مارگرین۔ آپ تو جانتی ہیں کہ مجھے بھی صرف سپیشل ایجنٹ نک کے بارے میں ہی معلوم ہے کہ فارمولا اسے دیا گیا تھا۔ اس کے بعد فارمولے کا کیا ہوا وہ کہاں گیا اس بارے میں مجھے بھی علم نہیں ہے۔ البتہ جب اس میں کوئی الجھن ہو گی تو جس لیبارٹری میں یہ فارمولا بھجوایا گیا ہو گا وہاں سے رپورٹ مجھے مل جائے گی۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس لئے میں کسی کو کیا بتا سکتا ہوں۔ ویسے آپ نے یہ کہہ کر مجھے حیران کر دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ایجنٹ میرے پاس آئے تھے جبکہ مجھ سے ملنے دو افراد آئے ضرور تھے۔ ان میں سے ایک میری بیٹی سوزین کی کلاس فیلو صالحہ تھی۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ دوسرا اس کا پاکیشیائی سائنس دان دوست تھا اور انہوں نے اس فارمولے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی بلکہ انہوں نے ایک جدید ترین دریافت شدہ سائنسی شعاع سپاما کے بارے میں گفتگو کی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ اس شعاع پر باقاعدہ ریسرچ ہو رہی ہے اور یہ ریسرچ معروف سائنس دان ڈاکٹر ولمارن کر رہے ہیں۔ البتہ ان کے کہنے پر میں نے ڈاکٹر ولمارن کو فون کر کے ان کے بارے میں بتا دیا تھا کہ وہ ان کی رہنمائی کر دیں اور ڈاکٹر ولمارن نے وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس چلے گئے"۔ ڈاکٹر فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ کو یہ تو معلوم ہو گا کہ فارمولے کے بارے میں کوئی نہ کوئی سائنس دان بہرحال یہ فیصلہ کرتا ہو گا کہ اسے کس لیبارٹری میں بھجوایا جائے اس کے بعد ہی یہ فارمولا کسی لیبارٹری میں بھجوایا جاتا ہو گا"..... مارگرین نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے اور آپ کے بارے میں چونکہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے بڑا مثبت تعارف کرایا ہے اس لئے آپ کو بتایا جا سکتا ہے کہ ایسے فارمولے ڈاکٹر بروس کو بھجوائے جاتے ہیں اور ڈاکٹر بروس کے بارے میں آپ جانتی ہوں گی کہ وہ تمام لیبارٹریوں کے انچارج اور سائنس دانوں کی کونسل کے چیئرمین ہیں اور سپیشل ایجنٹ کے ذریعے فارمولا ڈاکٹر بروس کو بھجوایا جاتا ہے۔ وہ کونسل کا اجلاس طلب کر کے اس پر تفصیلی ڈسکس کرتے ہیں اور پھر جہاں اس پر کام ہونا ہوتا ہے فارمولا اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے"۔ ڈاکٹر فرینک نے کہا۔

" لیکن پھر سپیشل ایجنٹ کو کیوں ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" سپیشل ایجنٹ نک ایک ایکسیڈنٹ میں ویسے ہی ہلاک ہو گیا تھا ورنہ صرف یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ سپیشل ایجنٹ کو ہلاک کر دیا جاتا ہے"..... ڈاکر فرینک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" اوکے۔ شکریہ۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"کوئی بات نہیں۔ تھینک یو فار کالنگ"..... ڈاکٹر فرینک نے جواب دیا تو مارگرین نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران واقعی خطرناک آدمی ہے۔ اس کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ ڈاکٹر فرینک کے پاس جاتا ہے اور پھر وہاں کسی اور آئیڈیئے سے بات کرتا ہے اس کی وجہ"..... مارگرین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ڈاکٹر ولمارن بھی لازماً اس کونسل کا ممبر ہو گا جہاں ڈاکٹر بروس فارمولے پر ڈسکس کرتا ہو گا اور لازماً اس ڈاکٹر ولمارن کو بھی معلوم ہو گا کہ فارمولا کس کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ویری بیڈ"..... مارگرین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے میری بات کراؤ جہاں بھی وہ ہوں"..... مارگرین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ چکر چلایا گیا ہے"..... مارگرین نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب غیر ملکی دورے پر ہیں ایک ہفتے بعد ان کی واپسی ہے"..... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ تو ایسا کرو کہ سیکشن آفیسر رابرٹ سے میری بات کراؤ"..... مارگرین نے کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... مارگرین نے کہا۔

"سیکشن آفیسر رابرٹ لائن پر ہے مادام"..... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں رابرٹ"..... مارگرین نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو مارگرین۔ آج کیسے مجھے یاد کر لیا۔ اب تو میرے پاس بس تمہاری یادیں ہی رہ گئی ہیں"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس مصروفیت کی وجہ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ بہرحال جلد ہی ملاقات ہو گی"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نجانے وہ دن کب آئے گا"..... رابرٹ نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"دن نہیں رات"..... مارگرین نے کہا۔

"واہ۔ کیا واقعی"..... رابرٹ کے لہجے میں یکلخت شوخی دوڑ گئی تھی۔

"ہاں۔ فکر مت کرو۔ تم بھولنے والی شخصیت نہیں ہو۔ اب یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر ولمارن کس لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ مجھے ان سے ایک فوری کام ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"مجھے فائل چیک کرنا ہو گی سپیشل ریکارڈ روم میں جا کر"۔ رابرٹ نے کہا۔

"تو چیک کرو۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گی اور ہاں ان کا فون نمبر بھی چاہیئے"..... مارگرین نے کہا۔

"مل جائے گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر اس نے پرسنل سیکرٹری کو کہہ دیا کہ دس منٹ بعد دوبارہ رابرٹ سے کال ملوا دے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"مادام سیکشن آفیسر رابرٹ سے بات کریں"..... پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مارگرین۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ڈاکٹر ولمارن بلیو گن لیبارٹری کے انچارج ہیں"..... رابرٹ کی آواز سنائی

دی۔

"کیا ان کا فون نمبر مل سکتا ہے۔ اور ہاں یہ لیبارٹری کہاں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کیا یہ بوڑھا سائنس دان تمہیں پسند آ گیا ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"تمہیں میری فطرت کا تو علم ہے پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو"..... مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی تتلی ہو جو تازہ اور باسی ہر قسم کے پھولوں پر بیٹھنے کی عادی ہو"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"۔ مارگرین نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے مارگرین کہ فون نمبر اور لیبارٹری کا پتہ دونوں ٹاپ سیکرٹ ہیں اس لئے نہیں بتائے جا سکتے"..... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن میں تو خود حکومت کی نمائندہ ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"تم ایک ایجنسی کی ایجنٹ ہو جبکہ یہ ٹاپ سیکرٹ تو ایجنسی کے چیف کو بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ ہاں۔ اگر تم آج رات میرے پاس گزارو تو کل صبح تمہیں بتا دوں گا"..... رابرٹ نے کہا۔

"اچھا۔ بالکل گزاروں گی لیکن یہ ڈارک نائٹ ہو گی تمہارے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لئے"..... مارگرین نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا۔ مجھے منظور ہے"..... رابرٹ شاید پوری طرح اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"فون نمبر دو اور ایڈریس بتاؤ"..... مارگرین کا لہجہ یکلخت انتہائی تحکمانہ ہو گیا اور اس بار رابرٹ نے اس انداز میں جواب دیا جیسے وہ ٹرانس میں آ چکا ہو۔ اس نے فون نمبر بھی بتا دیا اور ایڈریس بھی۔

"تمہاری میز کی دراز میں حفاظتی طور پر رکھا گیا پسٹل موجود ہے۔ اسے نکالو اور کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دو"..... مارگرین نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مارگرین صرف ایک کھلونا ہے جس سے صرف کھیلا جا سکتا ہے۔ نانسنس"..... مارگرین نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو رابرٹ نے بتائے تھے۔

"بلیو گن لیبارٹری"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹاسٹ ایجنسی مارگرین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر ولمارن سے بات کراؤ"..... مارگرین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولمارن بول رہا ہوں۔ فرمائیے آپ نے کیسے یہاں

کال کی ہے"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"آپ کو بتایا گیا ہو گا کہ میں ٹاسٹ ایجنسی کی چیف ہوں اور ٹاسٹ ایجنسی وزارت ڈیفنس کے تحت خصوصی طور پر قائم کی گئی ہے تاکہ گریٹ لینڈ کی سرکاری لیبارٹریوں کو غیر ملکی ایجنٹوں سے محفوظ کیا جائے"..... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے پہلے سے معلوم ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک پاکیشیائی مرد اور ایک پاکیشیائی عورت ڈاکٹر فرینک سے ان کے آفس میں ملے ہیں۔ انہوں نے کسی سائنسی مسئلے پر ان سے رہنمائی طلب کی ہے اور ڈاکٹر فرینک نے انہیں آپ کا حوالہ دیا ہے اور لامحالہ انہوں نے آپ کا فون نمبر بھی انہیں دیا ہو گا لیکن یہ دونوں مشکوک لوگ ہیں اس لئے اگر یہ لوگ آپ سے لیبارٹری کا پتہ یا محل وقوع معلوم کریں تو آپ نے انہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتانا کیونکہ یہ موسٹ ٹاپ سیکرٹ ہیں"..... مارگرین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور اس شخص کا فون بھی آ چکا ہے۔ اس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس ہے۔ وہ ایک شعاعی فارمولے پر رہنمائی چاہتا تھا اور میں نے اس کا مسئلہ فون پر ہی حل کر دیا ہے۔ ویسے بھی اس نے نہیں کی اور نہ ہی اس نے لیبارٹری کے بارے جا رہا ہے اس وقت

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ڈاکٹر ولمارن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے کسی پاکیشیائی فارمولے کے بارے میں بھی حوالہ دیا ہو گا۔ ڈاکٹر راشدی کا فارمولا"..... مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے حوالہ دیا تھا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ ڈاکٹر راشدی یہاں بلیو گن لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے اور یہاں سے ریٹائر ہو کر واپس پاکیشیا گیا ہے اور وہ میرا شاگرد بھی رہا ہے۔ وہ جب بھی گریٹ لینڈ آتا ہے تو فون پر مجھ سے ہیلو ہیلو ضرور کرتا ہے۔ میں نے اسے یہ باتیں بتا دی تھیں لیکن جس فارمولے کے بارے میں اس نے ڈاکٹر راشدی کا حوالہ دیا ہے اس کے بارے میں مجھے سرے سے علم ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اسے بتا دیا کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ڈاکٹر فرینک کی طرف سے آپ کے پاس ایسا فارمولا بھیجا گیا ہے تھا جس کی تیاری کے بعد ایک وسیع رینج میں ہر قسم کا بارودی اور شعاعی ہتھیار داخل ہی نہیں ہو سکتا"..... مارگرین نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ آر آر فارمولا۔ ہاں۔ وہ فارمولا مجھے ڈاکٹر فرینک نے بھجوایا تھا لیکن وہ فارمولا میں نے چیک کیا ہے۔ وہ فارمولا نہ صرف ادھورا ہے بلکہ بنیادی طور پر غلط ہے کیونکہ جن ریز بنیاد بنایا گیا ہے ابھی ان ریز کی خاصیت ہی تجربے سے ثابت ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں

مزید تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے اور میرے سائنس دان اس پر جلد ہی تحقیقی کام شروع کر دیں گے پھر حتمی نتیجہ سامنے آئے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال آپ محتاط رہیں"..... مارگرین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب یہ بات تو واضح ہو چکی تھی کہ جو فارمولا وہ ڈاکٹر راشدی سے لے کر آئی تھی وہ بلیو گن لیبارٹری میں ڈاکٹر ولمارن کو ہی بھیجا گیا تھا اور عمران نے بھی حیرت انگیز طور پر اس ڈاکٹر ولمارن کا فون نمبر معلوم کر لیا لیکن جس طرح اس نے لیبارٹری کا ایڈریس معلوم نہیں کیا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اسے یہ شک نہیں پڑا کہ فارمولا اس لیبارٹری میں ہے اس لئے وہ مطمئن تھی کہ عمران اس فارمولے تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھی اس بارے میں سوچتی رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارگرین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... مارگرین نے کہا۔

"نیلسن سے بات کریں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کراؤ بات"..... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ میں نیلسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد نیلسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"..... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آرکن جا رہا ہے اس وقت

® Scanned PDF BY HAMEEDI

وہ ایئرپورٹ پر موجود ہے۔ یہاں انہوں نے آرکن کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا ہے"..... نیلسن نے کہا تو مارگرین بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"..... مارگرین نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں ایئرپورٹ سے ہی کال کر رہا ہوں۔ ان کا طیارہ چند لمحوں بعد پرواز کر جائے گا۔ وہ سب طیارے میں سوار ہو چکے ہیں"..... نیلسن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اس طیارے کے بارے میں تفصیل بتاؤ"..... مارگرین نے کہا تو دوسری طرف سے نیلسن نے تفصیل بتا دی۔

"اپنے پورے سیکشن کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں بھی ان کے پیچھے آرکن جانا پڑے"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو پریس کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جارڈن کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"دارالحکومت سے مارگرین بول رہی ہوں۔ جارڈن سے بات کراؤ"..... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جارڈن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں جارڈن۔ دارالحکومت سے"۔ مارگرین نے کہا۔

"زہے نصیب۔ آج کیسے جارڈن یاد آگیا"..... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تم پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقف ہو"..... مارگرین نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ کیوں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"..... جارڈن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں ٹاسٹ ایجنسی کی چیف ہوں"۔ مارگرین نے کہا۔

"چیف۔ اوہ۔ چیف تو راجر تھا اس کا کیا ہوا"..... جارڈن نے چونک کر کہا۔

"اس نے آفس میں خودکشی کر لی ہے اور ویسے ڈمی کے طور پر اب بھی چیف بیکر ہے لیکن راجر کے وقت بھی اور اب بھی دراصل چیف میں ہی ہوں۔ مجھے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھنے کی پابندی سے سخت نفرت ہے اس لئے میں آزاد رہ کر کام کرتی ہوں"..... مارگرین نے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کہا۔

" اوہ ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ پھر"..... جارڈن نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اگر سرکاری طور پر تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہائر کیا جائے تو کیا تم ان کے خلاف کام کر لو گے"۔ مارگرین نے کہا۔

" کس قسم کا کام۔ کیا وہ آرکن میں ہیں"..... جارڈن نے کہا۔

" انہیں فنش کرنے کا کام۔ ویسے وہ چارٹرڈ طیارے سے آرکن روانہ ہو چکے ہیں"..... مارگرین نے کہا۔

" بالکل کام کروں گا۔ مجھے اس سے بہت پرانے بدلے چکانے ہیں۔ ویسے بھی یہاں آرکن میں صرف جارڈن ہی ہے جو ان کے خلاف کام کر سکتا ہے۔ مگر ایسی صورت میں تمہاری ایجنسی کو معاوضہ ادا کرنا پڑے گا"..... جارڈن نے کہا۔

" ظاہر ہے سرکاری طور پر جب کام تمہیں ملے گا تو معاوضہ بھی ملے گا"..... مارگرین نے کہا۔

" میرا معاوضہ عام حالات میں تو ایک لاکھ ڈالر ہوتا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کا معاوضہ ڈبل ہو گا۔ نتائج حتمی ملیں گے"..... جارڈن نے کہا۔

" مجھے منظور ہے لیکن یہ سن لو کہ ناکامی کی صورت میں تم اپنے گروپ سمیت موت کے گھاٹ بھی اتر سکتے ہو"..... مارگرین نے

کہا۔

" ناکامی کا لفظ جارڈن کی لغت میں نہیں ہے مارگرین۔ اس لئے یہ لفظ دوبارہ میرے سامنے نہ بولنا۔ لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی آرکن کیوں آ رہے ہیں۔ یہ تو بتا دو تاکہ میں اس لحاظ سے ان کے خلاف کام کی منصوبہ بندی کر سکوں"..... جارڈن نے کہا۔

" آرکن میں حکومت کی ایک سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ پاکیشیا سے ایک فارمولا چرا کر وہاں پہنچایا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کی غرض سے آرکن پہنچ رہے ہیں"..... مارگرین نے جواب دیا۔

" کہاں ہے یہ لیبارٹری"..... جارڈن نے پوچھا۔

" یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔ بہرحال یہ آرکن میں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" اس طیارے کی کیا تفصیل ہے جس میں یہ لوگ آرکن پہنچ رہے ہیں"..... جارڈن نے پوچھا تو مارگرین نے اسے تفصیل بتا دی۔

" اوکے میرا بینک اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل سن لو اور معاوضہ بھجوانے کا بندوبست کرو کیونکہ تم جانتی ہو کہ جارڈن کام میں دیر نہیں کیا کرتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ کام ایئرپورٹ پر ہی ہو جائے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ میں سمجھی تھی کہ تم یہ طیارہ ہی فضا میں تباہ کرنے کا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

سوچ رہے ہو"..... مارگرین نے کہا۔

" میں یقیناً ایسا ہی کرتا لیکن بہرحال منصوبہ بندی تو کرنی پڑتی ہے اور اب اس کا وقت نہیں ہے۔ہاں۔اگر دو تین گھنٹوں کا مارجن مل جاتا تو یقیناً ایسا بھی ہو سکتا تھا"..... جارڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

" ٹھیک ہے۔ تم کام کرو۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"..... مارگرین نے کہا۔

" اوکے ۔ تم اپنا فون نمبر دے دو تاکہ تمہیں مشن کی کامیابی کی اطلاع دی جاسکے"..... جارڈن نے کہا۔

" میں وقتاً فوقتاً تمہیں کال کر لیا کروں گی کیونکہ میں بھی اپنے سیکشن سمیت آرکن پہنچ رہی ہوں لیکن میں سامنے نہیں آؤں گی۔ کام تم نے ہی کرنا ہے"..... مارگرین نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگرین نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ عمران واقعی خطرناک آدمی ہے اس نے فون پر ہی ڈاکٹر ولمارن سے معلوم کر لیا کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اگر میں رابرٹ سے معلومات حاصل نہ کر چکی ہوتی تو لامحالہ میں یہاں بیٹھی رہ جاتی اور یہ لوگ اپنا کام کر گزرتے"..... مارگرین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا

ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مارگرین کالنگ ۔ اوور"..... مارگرین نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ نیلسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے نیلسن کی آواز سنائی دی۔

" کیا سیکشن آرکن روانگی کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ اوور"۔ مارگرین نے پوچھا۔

" یس مادام۔ میں نے فوری ہدایات دے دی تھیں۔ اوور"۔ نیلسن نے جواب دیا۔

" گڈ۔ سنو۔ تم نے سیکشن سمیت آرکن کے جنوب مشرق میں علاقہ کوئین لینڈ پہنچنا ہے۔ کوئین لینڈ میں ایک ہوٹل ہے کوئین ہوٹل۔اس میں تم نے کمرے بک کرانے ہیں۔ میرا کمرہ بھی وہیں تم نے بک کرانا ہے لیکن میرا نام مارلین ہو گا سمجھ گئے ۔ وہاں پہنچ کر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گی۔اوور"..... مارگرین نے کہا۔

" یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے نیلسن نے کہا تو مارگرین نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے اب اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کی پلاننگ کر لی تھی۔ آرکن میں جارڈن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرے گا اور اسے معلوم تھا کہ جارڈن اور اس کا گروپ جو خاصے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

تربیت یافتہ اور تیز رفتار گروپ ہے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ علم ہی نہیں ہو گا کہ وہاں ایسا ہو سکتا ہے اس لئے وہ یقیناً مارے جائیں گے۔ اس کے باوجود اگر وہ بچ کر نکل جاتے ہیں تو چونکہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں تھی اس لئے اس نے خود وہاں اپنے سیکشن سمیت پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی جارڈن سے بچ کر وہاں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ وہاں کیا جا سکے اور اب اس نے مارلین کا روپ دھارنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کا یہ روپ انتہائی تیز رفتار ایجنٹ کا روپ تھا۔ ایسا روپ جس میں وہ انتہائی تیز رفتاری اور انتہائی مشینی انداز میں کارروائی کرنے کی عادی تھی۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ مارلین کے روپ میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کچل کر رکھ دے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت سے اس کے آخری کونے آرکن جا رہا تھا۔ آرکن کافی بڑا اور جدید شہر تھا اور چونکہ گریٹ لینڈ ایک جزیرہ تھا اور آرکن اس کا وہ حصہ تھا جو آئرلینڈ کے قریب تھا اس لئے وہاں منشیات کی اسمگلنگ کا کام پورے عروج پر تھا۔ ڈرگ مافیا میں جتنی بھی بڑی بڑی تنظیمیں کام کرتی تھیں ان کے خفیہ ہیڈ کوارٹر آرکن میں ہی بنائے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ آرکن چونکہ انتہائی خوبصورت علاقہ تھا اور پھر آرکن میں گریٹ لینڈ سے بھی زیادہ آزادی تھی اس لئے جو سیاح گریٹ لینڈ آتے تھے وہ چند روز لازماً آرکن میں گزارتے تھے۔ عمران نے صالحہ کی ٹپ پر اس کی فرینڈ سوزین کے والد ڈاکٹر فرینک سے اس کے آفس میں ملاقات کی تھی اور ڈاکٹر فرینک سے ہونے والی بات چیت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر ایف بہرحال یہی ڈاکٹر فرینک

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہی ہے۔ عمران نے باتوں ہی باتوں میں اس سے ایک سائنس دان ڈاکٹر ولمارن کے بارے میں معلوم کر لیا لیکن ڈاکٹر فرینک نے صرف ڈاکٹر ولمارن کا فون نمبر ہی بتایا تھا۔ اس نے ان کا ایڈریس بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ واپس آ کر عمران نے ڈاکٹر ولمارن کو فون کیا اور پھر فون پر اس سے ہونے والی طویل گفتگو کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ پاکیشیائی فارمولا جس لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولمارن ہی ہے کیونکہ ڈاکٹر ولمارن نے اسے بتایا تھا کہ ڈاکٹر راشدی پاکیشیا جانے سے پہلے اس کی بلیو گن لیبارٹری میں ہی کام کرتا تھا اور جس فارمولے کے بارے میں عمران نے اسے ریفرنس دیا تھا اس کے بارے میں بھی اس بلیو گن لیبارٹری میں ہی کام ہو رہا تھا اور عمران نے فون نمبر کی مدد سے بہرحال چند گھنٹوں کی کوشش کے بعد اس بلیو گن لیبارٹری کا پتہ چلا لیا تھا۔ یہ لیبارٹری آرکن سے جنوب مشرق کی طرف ایک چھوٹے سے قصبہ نما شہر کوئین لینڈ میں واقع تھی۔ کوئین لینڈ کافی جدید علاقہ تھا اور وہاں گریٹ لینڈ کی ایک بڑی فوجی چھاونی اور ایئر فورس کا اڈا تھا اس لئے صرف کوئین لینڈ کے قصبے تک عام آدمی جا سکتے تھے۔ اس کے بعد ممنوعہ پہاڑی علاقہ تھا اور عمران کو یقین تھا کہ اس ممنوعہ علاقے میں ہی بلیو گن لیبارٹری موجود ہے۔ اسے یہ فکر نہ تھی کہ یہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ اسے یقین تھا کہ وہ بہرحال اس کا کھوج بھی لگا لے گا اور وہاں سے فارمولا واپس حاصل کر لے گا۔ اس لئے وہ

اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آرکن جا رہا تھا کیونکہ ہوائی سروس آرکن جاتی تھی براہ راست کوئین لینڈ نہیں جاتی تھی جبکہ آرکن سے کوئین لینڈ جیپوں میں پہنچا جا سکتا تھا اس لئے وہ سب اس وقت آرکن جا رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بار حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے ہمارے مقابل کوئی ایجنٹ بھی سامنے نہیں آیا"۔ اچانک صفدر نے کہا۔

" مارگرین آئی تو ہے۔ وہ نہ صرف ایجنٹ ہے بلکہ حقیقتاً وہ چیف بھی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن مارگرین کو تو خود معلوم نہیں ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے اور ویسے بھی اپنے طور پر وہ ہمیں یقین دلا چکی ہے کہ اس کا اس میں ہاتھ نہیں ہے اس لئے وہ تو اب اطمینان سے دارالحکومت بیٹھی ہو گی"..... صفدر نے کہا۔

" یہ تمہارا خیال ہے صفدر کہ وہ اطمینان سے بیٹھی ہو گی۔ وہ انتہائی ذہین اور ٹھنڈے دماغ کی ایجنٹ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے آرکن جانے کے بارے میں اسے اطلاع مل چکی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

" آپ اس قدر حتمی بات کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہ ہماری نگرانی کراتی رہی ہے لیکن ہم نے تو نگرانی ہر قدم پر چیک کی ہے۔ ہمیں تو نگرانی کا احساس تک نہیں ہوا"..... صفدر نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ایئرپورٹ پر ایک آدمی ہماری باقاعدگی نگرانی کر رہا تھا اور اس نے باقاعدہ فون کال پر رپورٹ بھی دی تھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آرکن میں وہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے"..... اس بار جولیا نے کہا۔

"اسلحہ چونکہ آرکن میں زیادہ آسانی سے مل سکتا ہے اس لئے میں نے اسلحہ یہاں سے ساتھ لے جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اور پھر یہ آدمی بھی پہلی بار ایئرپورٹ پر سامنے آیا تھا۔ اس سے پہلے مجھے یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہماری نگرانی بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے طیارے میں موجود کمپنی کے سٹیوورڈ کو اشارے سے بلایا۔ چارٹرڈ طیارے میں ایئر ہوسٹس کی بجائے سٹیوورڈ ان کی جگہ کام کرتے تھے اور یہ چھوٹا طیارہ تھا اس لئے یہاں ایک ہی سٹیوورڈ موجود تھا۔

"یس سر"..... سٹیوورڈ نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون پیس لے آؤ اور آرکن کا رابطہ نمبر بھی بتانا"..... عمران نے کہا۔

"یس سر"..... سٹیوورڈ نے کہا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔

اس نے فون پیس عمران کو دیا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران سمجھتا تھا کہ طیارے میں پرواز کے دوران کال متعلقہ کمپنی کے مین فون کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے اس لئے اس کی کال بہرحال نہ صرف کاک پٹ میں سنی جا سکتی تھی بلکہ ایئرپورٹ بھی سنی جا سکتی تھی۔ اس نے فون آن کیا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیون کلب کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ہیون کلب"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام رینو کا سے بات کراؤ۔ علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رینو کا بول رہی ہوں۔ تم کہاں سے کال کر رہے ہو عمران"..... چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں اس وقت ایک چارٹرڈ طیارے میں موجود ہوں اور طیارہ آرکن کی طرف پرواز کر رہا ہے۔ میرے ساتھی بھی میرے ہمراہ ہیں۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ ہمیں ہوٹل میں رہنے سے الرجی ہوتی ہے اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے لئے کوئی خصوصی بندوبست کر دو اور اپنا ایک آدمی ایئرپورٹ پر بھیج دو تاکہ وہ ہمیں وہاں پہنچا دے"..... عمران نے کہا۔

" ایئرپورٹ سے تم نے پبلک وے کی بجائے کارگو کی طرف آنا ہے۔ وہاں میرا آدمی لارسن موجود ہو گا۔ وہ تمہارا کام کر دے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا کہ انتظام ہماری مرضی کے مطابق ہونا چاہئے"..... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے رابطہ کر لیا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا اور سٹیوورڈ کو بلا کر اس نے فون اس کے حوالے کر دیا۔

" آپ کاک پٹ میں بیٹھیں۔ یہاں ہمارے ساتھ بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے کہا۔

" یس سر"..... سٹیوورڈ نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ کاک پٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" یہ اس رینوکا نے کارگو وے کی طرف کیوں کہا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے اور اگر کوئی گڑبڑ ہے تو رینوکا کو کیسے پہلے سے معلوم ہو گیا"..... جولیا نے سٹیوورڈ کے جانے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ عمران نے سٹیوورڈ کو اس لئے کاک پٹ میں بیٹھنے کے لئے کہا ہے کہ وہ کھل کر بات کر

سکیں۔

" رینوکا آرکن میں ایکریمین ایجنٹ ہے۔ انتہائی تیز طرار اور باخبر خاتون ہے۔ چونکہ آرکن میں ڈرگ مافیا کی بڑی بڑی تنظیموں کے خفیہ دفاتر ہیں اس لئے ایکریمین ایجنٹ یہاں اس سلسلے میں کام کرتے رہتے ہیں۔ رینوکا نے وہاں کلب کھولا ہوا ہے اور وہ مخبری کا ایک وسیع نیٹ ورک بھی چلا رہی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں ایکریمیا میں رینوکا سے ملاقات ہوئی تھی تو رینوکا نے مجھے آرکن میں اپنے سیٹ اپ کے بارے میں بتایا تھا۔ ویسے رینوکا ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کی فیلڈ ایجنٹ بھی رہی ہے اور کارکردگی کے لحاظ سے تم اسے جولیا ثانی کہہ سکتے ہو۔ اب یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہ مجھ سے اور میری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بے حد متاثر ہے"۔ عمران نے کہا۔

" احساس کمتری کا مظاہرہ تو تم خود کرتے رہتے ہو کہ خوامخواہ اپنی تعریفیں شروع کر دیتے ہو۔ سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے"۔ جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ ساری قصیدہ خوانی رینوکا کی ہی نہیں ہونی چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب روسفید کا غنچہ امید بہار کھل اٹھے اور میں بیچارہ باقی ساری عمر آہیں بھرتا اور ہجر و فراق کے گیت گاتا رہ جاؤں"..... عمران نے کہا۔

" نجانے تم کیا کہتے رہتے ہو سیدھی طرح بات کرو"..... جولیا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سوچ لیں عمران کے اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ کہیں رینوکا کی تعریف سن کر آپ ان سے ناراض ہو کر تنویر کی طرف رخ نہ کر لیں اور عمران حسرت سے آہیں بھرتا رہ جائے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ہونا ہی ہے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ جولیا بھی تنویر کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

" عمران صاحب۔ کیا اس رینوکا کو پہلے سے معلوم تھا کہ ایئر پورٹ پر ہم پر حملہ ہونے والا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ یہی بات میں بتانے جا رہا تھا۔ رینوکا کو اطلاع مل چکی تھی اور ظاہر ہے میرا نام بھی سامنے آگیا ہو گا۔ اس لئے جیسے ہی میں نے اس سے رابطہ کیا اس نے مجھے صورت حال سے آگاہ کر دیا"۔ عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ مارگرین نے یہاں ہمارے خلاف پہلے سے ہی محاذ بنا رکھا ہے لیکن کیا اسے معلوم ہے کہ وہ لیبارٹری آرکن میں ہے اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" کچھ نہ کچھ بہرحال ہوا ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر طیارہ جب آرکن ایئر پورٹ پر اترا تو عمران اور اس کے ساتھی عام پبلک وے کی بجائے کارگو وے کی

طرف بڑھ گئے۔ وہاں واقعی رینوکا کا آدمی لارسن موجود تھا۔ وہ انہیں ایک علیحدہ راستے سے ایئر پورٹ سے باہر لے آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کالونی کی کوٹھی میں موجود تھے۔ لارسن انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ عمران نے کوٹھی میں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہیون کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ مادام رینوکا سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" رینوکا بول رہی ہوں عمران۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے خود ہی رابطہ کر لیا ورنہ تم یقیناً اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ پر ہی ہلاک کر دیئے جاتے"..... رینوکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اچھا۔ میرا تو خیال تھا کہ میرے رابطہ کرنے کے باوجود تم صرف میرے بارے میں معلومات ملتے ہی خود بخود حرکت میں آجاتیں لیکن شاید یہ میری خام خیالی تھی"..... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی جولیا کا منہ بے اختیار بن گیا اور باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

" اب اتنے بھی پرنس چارمنگ نہیں ہو تم عمران"..... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" چلو اتنا تو سمجھا۔ کچھ نہ کچھ تو ہوں۔ تمہارا اتنا اعتراف ہی میرے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

لئے کافی ہے"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رینوکا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ویسے تمہاری بات درست ہے۔ مجھے اچانک اطلاع ملی کہ جارڈن نے جو ایکریمیا میں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور جو اب یہاں آرکن میں ہے، نے اچانک دارالحکومت کی کسی پارٹی سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کی بکنگ کی ہے تو میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے الفاظ سن کر چونک پڑی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے مجھے اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ پھر تفصیلات معلوم ہونے پر تمہارا نام سامنے آگیا تو میں نے اپنے گروپ کو حکم دے دیا کہ وہ ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں اور مجھے یقین تھا کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آنے والے نہیں ہو۔ اس لئے میں اپنے گروپ کو اس وقت حرکت میں لانا چاہتی تھی جب تمہیں کوئی خطرہ ہوتا لیکن پھر اچانک تم نے کال کر لیا تو میں نے کارگو کے راستے تمہیں یہاں پہنچوا دیا اور اب جارڈن کے آدمی تمہیں وہاں پاگلوں کی طرح تلاش کرتے پھر رہے ہیں"..... رینوکا نے کہا۔

" کیا یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ جارڈن نے کس پارٹی سے ہمارے لئے بکنگ کی ہے"..... عمران نے کہا۔

" کسی ایجنسی کی چیف ہے مارگرین۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے"۔ رینوکا نے کہا۔

" اوکے۔ اب یہ بات دو کہ یہ جارڈن صاحب کہاں ملیں گے اور

ان کا حلیہ وغیرہ کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" کیا ضرورت ہے تمہیں اس سے الجھنے کی۔ یہاں کوٹھی میں میک اپ کا سامان موجود ہے اور لباس بھی اور مجھے معلوم ہے کہ تم میک اپ میں اس قدر ماہر ہو کہ جارڈن اور اس کے آدمی لاکھ کوشش کر لیں لیکن وہ تمہیں تلاش نہیں کر سکیں گے"..... رینوکا نے کہا۔

" گو ہمارا یہاں آرکن میں کوئی کام نہیں ہے۔ ہم نے کوئین لینڈ جانا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ جارڈن اور اس کے ساتھی ہمارے پیچھے وہاں پہنچ جائیں۔ جارڈن کے بارے میں تم نے خود ہی بتا دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ کام کرتا رہا ہے اس لئے وہ عام جرائم پیشہ نہیں ہے۔ وہ یقیناً اب ہمیں ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

" کوئین لینڈ۔ لیکن وہاں کیا ہے۔ فوجی چھاؤنی اور ایئرفورس کا اڈا۔ میں سمجھی تھی کہ تم یہاں کسی مشن پر آئے ہو کسی ڈرگ مافیا کے خلاف"..... رینوکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہاں ایک سرکاری لیبارٹری ہے جہاں پاکیشیا سے چرایا گیا فارمولا موجود ہے۔ ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے"..... عمران نے کہا۔

" لیبارٹری اور وہاں۔ اوہ نہیں۔ یہ تمہیں غلط فہمی ہے۔ وہاں اگر کوئی لیبارٹری ہوتی تو کم از کم مجھ سے نہ چھپ سکتی تھی۔ میں طویل

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عرصے سے یہاں ہوں اور میرا گروپ کوئین لینڈ میں بھی موجود ہے"۔ رینوکا نے کہا۔

"چلو ہم خود چیک کر لیں گے۔ تم جارڈن کے بارے میں بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ جارڈن بہرحال میرا دوست ہے اس لئے میں اس کے خلاف تمہیں کوئی مخبری نہیں کر سکتی۔ ہاں البتہ اگر تم اپنے طور پر اسے تلاش کر سکو تو کر لو۔ میں درمیان میں مداخلت نہیں کروں گی"..... رینوکا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کچھ ضروری اسلحہ چاہیئے۔ ہم اس کا باقاعدہ معاوضہ دیں گے"..... عمران نے کہا۔

"معاوضہ تو تمہیں اس رہائش گاہ کا بھی دینا پڑے گا۔ اسلحہ جس طرح کا بھی چاہو مل سکتا ہے لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ ایسا اسلحہ یہاں سے نہیں مل سکتا کہ تم اس کی مدد سے لیبارٹری تباہ سکو"..... رینوکا نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے لیبارٹری تباہ کرنے کی۔ مجھے تو صرف فارمولے کی فائل چاہیئے اور بس"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر خصوصی اسلحہ کیا کرنا ہے تم نے۔ مشین پسٹل وغیرہ تو یہاں اس کوٹھی میں موجود ہیں"..... رینوکا نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر معاوضہ میں خود ہیون کلب آ کر ادا کر دوں گا اور تمہارا شکریہ بھی ادا کرنا ہے اور اسی بہانے تم سے ملاقات بھی ہو

جائے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب جی چاہے آ جاؤ۔ کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"۔ رینوکا نے کہا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا

"اب اس جارڈن کو یہاں تلاش کرنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ رینوکا ہی بتائے گی۔ ہمیں پہلے اس کے کلب جانا ہو گا"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اس سے زبردستی پوچھو گے"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جس انداز میں اس نے جارڈن سے دوستی کی بات کی ہے مجھے یقین ہے کہ اگر جارڈن کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو رینوکا اسے ہمارے بارے میں مخبری کرنے سے باز نہیں آئے گی۔ اس لئے اس جارڈن کا خاتمہ اس انداز میں ہونا چاہیئے کہ رینوکا اسے اطلاع نہ دے سکے اور اس کا یہی طریقہ ہے کہ ہم وہاں جائیں اور اس سے جارڈن کے بارے میں معلوم کریں۔ پھر ہم میں سے کچھ وہیں رہ جائیں باقی جا کر جارڈن کا خاتمہ کر دیں"..... عمران نے کہا۔

"تم مجھے بتاؤ۔ میں کروں گا اس کا خاتمہ"..... تنویر نے یکلخت چہک کر کہا۔

"تم، صفدر اور کیپٹن شکیل یہ کام کرو گے جبکہ میں صالحہ اور جولیا ہم تینوں وہیں رہیں گے"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... اس آدمی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ ایئرپورٹ سے"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ طیارے سے نکل کر پراسرار انداز میں غائب ہو گئے ہیں باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"غائب ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب"..... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے باس۔ ہم باہر ان کا انتظار کرتے رہے لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور وہ لوگ باہر نہیں آئے تو میں نے اندر جا کر معلومات کیں تو پتہ چلا کہ وہ پبلک لاؤنج کی طرف جانے کی بجائے کارگو لاؤنج کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پبلک لاؤنج میں ان کا انتظار کرتے رہے جبکہ وہ کارگو لاؤنج سے باہر نکل گئے ہیں"..... راسٹر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا انہیں پہلے سے اس بارے میں اطلاع مل گئی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جب مارگرین نے مجھے کال کیا تھا تو ان کا طیارہ روانہ ہو چکا تھا پھر کیسے انہیں اطلاع مل سکتی ہے"..... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی آئی تھی۔ چنانچہ میں نے اس طیارے کے کریو کو تلاش کیا اور پھر ان سے معلوم ہوا کہ دوران پرواز انہوں نے فون پر ہیون کلب بات کی اور مادام رینوکا نے انہیں کارگو لاؤنج کی طرف سے آنے کی ہدایت کی باس۔ اور پھر مجھے خیال آیا کہ ایئرپورٹ پر رینوکا کے آدمی گھومتے نظر آ رہے تھے ہم نے اس لئے خیال نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے کسی چکر میں ہوں گے اور پھر مزید معلومات پر یہ بھی معلوم ہوا کہ کارگو لاؤنج میں رینوکا کا خاص آدمی لارسن پہلے سے موجود تھا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ساری کارروائی رینوکا نے کی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب بھی وہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ تم واپس آ جاؤ"..... باس نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"لیکن باس۔ وہ بہرحال آئے تو آرکن میں ہی ہیں اس لئے انہیں شہر میں تلاش نہ کیا جائے"..... راسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ رینوکا نے انہیں کسی خفیہ اڈے پر پہنچایا ہو گا۔ وہ وہاں سے میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے ہی نکلیں گے اس لئے پہلے ہمیں رینوکا سے اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ پھر کام آگے بڑھے گا"۔ باس نے کہا۔

"باس۔ لارسن کو بہرحال اس اڈے کے بارے میں معلوم ہو گا"..... راسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے۔ تم واپس آ جاؤ ابھی"۔ باس نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جارڈن بول رہا ہوں جیمسن"..... باس نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیں"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"رینوکا کا ایک آدمی ہے لارسن۔ اسے جانتے ہو"..... جارڈن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے رینوکا کے کہنے پر ایئرپورٹ سے کارگو سیکشن وے کی

طرف سے ایک گروپ کو کسی خاص اڈے پر پہنچایا ہے۔ میں اس اڈے کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں لیکن رینوکا کو اس بات کا علم نہ ہو سکے۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ معاوضہ ڈبل ہو گا اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"..... جارڈن نے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں"..... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا گیا۔ شاید ڈبل معاوضے کی وجہ سے مسرت کا اظہار خود بخود اس کے لہجے سے ہو رہا تھا۔

"کتنی دیر میں یہ کام ہو سکتا ہے۔ جلد از جلد"..... جارڈن نے کہا۔

"ایک گھنٹہ لگ جائے گا کیونکہ لارسن کو اغوا کر کے اڈے پر لے جانا ہو گا۔ پھر اس سے معلومات مل سکتی ہیں"..... جیمسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"..... جارڈن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ رینوکا خوامخواہ درمیان میں کود پڑی ہے"..... جارڈن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمسن بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیمسن کی آواز سنائی دی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"جارڈن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"..... جارڈن نے کہا۔

"لارسن نے زبان کھول دی ہے۔ ٹاور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک میں ایک گروپ کو لارسن نے پہنچایا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا ڈبل معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"۔ جارڈن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا۔ اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"راسٹر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹاور کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک میں پہنچایا گیا ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو ساتھ لے جاؤ اور اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو"..... جارڈن نے کہا۔

"باس۔ پہلے چیکنگ نہ کر لی جائے کہ اندر یہ لوگ موجود بھی ہیں یا نہیں"..... راسٹر نے کہا۔

"چیکنگ میں وقت ضائع ہو گا۔ پہلے کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو پھر ایک آدمی وہاں چھوڑ دینا وہ چیکنگ کرتا رہے گا"..... جارڈن نے جواب دیا۔

"اوکے باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوری رپورٹ دینا"..... جارڈن نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جارڈن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جارڈن نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔ دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"وہاں کسے چھوڑا ہے"..... جارڈن نے پوچھا۔

"ہوف کو باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اسے کہہ دیا ہے کہ وہ مجھے براہ راست رپورٹ دے گا"۔ جارڈن نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اتنی جلدی تو وہ وہاں سے نہیں نکل سکے ہوں گے۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"..... رسیور رکھ کر جارڈن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جارڈن نے کہا۔

"ہوف بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

جارڈن نے پوچھا۔

" نہیں باس۔ کوٹھی خالی تھی۔ فائر بریگیڈ اور پولیس نے تمام ملبہ اٹھا دیا ہے۔ کوئی لاش یا کسی کے جسم کا کوئی ٹکڑا تک نہیں ملا"..... ہوف نے جواب دیا۔

" ویری بیڈ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب انہیں تلاش کرنا پڑے گا"..... جارڈن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راسٹر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

" جارڈن بول رہا ہوں راسٹر۔ کوٹھی خالی ملی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ فوراً ہی وہاں سے نکل گئے ہیں اور یقیناً انہوں نے وہاں سے کوئی کار بھی لی ہو گی۔ تم معلوم کرو کہ رینوکا نے اس کوٹھی میں کون سی کاریں رکھی ہوئی تھیں۔ اس طرح اس کار کی مدد سے انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"..... جارڈن نے کہا۔

" یس باس۔ ہوف آئے گا تو اس سے معلومات مل جائیں گی"۔ راسٹر نے کہا۔

" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"..... جارڈن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس رینوکا کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اسے بھگتنا پڑے گا"..... جارڈن نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار

پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"..... جارڈن نے کہا۔

" راسٹر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ ملے ہیں وہ لوگ"..... جارڈن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ وہ لوگ اس وقت ہیون کلب میں رینوکا کے سپیشل آفس میں موجود ہیں"..... راسٹر نے کہا تو جارڈن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ کیا وہ اپنی اصل شکلوں میں ہیں"..... جارڈن نے کہا۔

" نہیں باس۔ انہوں نے مقامی میک اپ کر رکھے ہیں۔ ہوف سے میں نے کار کے بارے میں معلوم کیا تو مجھے اطلاع ملی کہ دو کاریں تو ہیون کلب میں موجود ہیں جس پر ایک بار پھر ہوف سے رابطہ ہوا تو ہوف نے بتایا کہ دو عورتیں اور چار مردوں کا گروپ رینوکا کے سپیشل آفس میں موجود ہے۔ انہوں نے کاؤنٹر پر پرنس آف ڈھمپ بتایا تو رینوکا پہلے ہی کاؤنٹر پر ہدایات دے چکی تھی کہ جو گروپ یا آدمی یہ الفاظ بتائے تو انہیں اس کے سپیشل آفس پہنچا دیا جائے اور اب وہ وہاں موجود ہیں۔ اب آپ حکم دیں کہ کیا کرنا ہے"..... راسٹر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" تم باہر ان کی نگرانی کرو۔ رینوکا کو اس کوٹھی کی تباہی کی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اطلاع مل جائے گی اور وہ انہیں کوئی نیا اڈا دے دے گی۔ جب یہ لوگ اس نئے اڈے میں جائیں تو اس اڈے کو بھی میزائلوں سے تباہ کر دو"..... جارڈن نے کہا۔

" باس۔ کیوں نہ باہر نکلتے ہی ان پر فائر کھول دیا جائے یا اس کار پر میزائل فائر کر دیا جائے"..... راسٹر نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں راسٹر۔ اس لئے اگر وہ بچ گئے تو پھر وہ ہمارے خلاف کام شروع کر دیں گے اس لئے جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو تاکہ بیک وقت سب کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے"۔ جارڈن نے کہا۔

" یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جارڈن نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا وہ میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے اسلحہ لے کر کوٹھی میں موجود دو کاروں میں سوار ہو کر وہاں سے سیدھے ہیون کلب پہنچے تھے اور جب کاؤنٹر پر عمران نے پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ کہے تو انہیں یہاں اس آفس میں پہنچا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر داخل ہوئی۔ عمران اسے اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ بیٹھو۔ مجھے یہ خیال ہی نہیں تھا کہ تم اتنی جلدی آ جاؤ گے۔ میں ایک ضروری کام میں مصروف تھی اس لئے تمہیں کچھ دیر انتظار کرنا پڑا"..... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اب غور سے اس طرح سب کو دیکھ رہی تھی جیسے پہچاننے کی کوشش کر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

رہی ہو۔

" ہم نے سوچا کہ جو مہربانی تم نے ہم پر کی ہے اس کا شکریہ پہلے ادا کر دیا جائے"۔ عمران نے کہا تو آنے والی بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ۔ حیرت انگیز میک اپ کیا ہے تم نے۔ میں تمہیں پہچان ہی نہیں سکی۔ تمہارے ساتھیوں کو بتا دوں کہ میرا نام رینوکا ہے"..... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ بس اتنا ہی تعارف کافی ہے"۔ عمران نے کہا تو رینوکا بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" اب پہلے بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے"..... رینوکا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رینوکا چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"..... رینوکا نے کہا۔

" رونالڈ بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے۔ کیوں یہاں سپیشل آفس میں کال کی ہے"۔ رینوکا نے سخت لہجے میں کہا۔

" مادام۔ ٹاور کالونی کی کوٹھی کو میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور تباہ کرنے والے جارڈن کے آدمی ہیں"..... دوسری

طرف سے کہا گیا تو رینوکا بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیسے ہوا۔ کب ہوا"..... رینوکا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" مادام۔ ابھی ابھی سٹیفن نے اطلاع دی ہے۔ وہ پوائنٹ تھری پر موجود تھا کہ اس نے دھماکوں کی آوازیں سنیں۔ وہ باہر آیا تو اس نے جارڈن کے آدمیوں کو میزائل فائر کرتے دیکھا۔ پھر وہ سب تیزی سے واپس چلے گئے۔ البتہ ان کا ایک آدمی وہاں رہ گیا۔ پھر پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں تو وہ آدمی آخری وقت تک وہاں رہا۔ وہ شاید کوٹھی میں موجود افراد کی لاشیں چیک کرنا چاہتا تھا۔ سٹیفن نے بھی یہی بات چیک کرنے کے لئے کال نہیں کی لیکن کوٹھی مکمل طور پر خالی ملی۔ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ پھر سٹیفن نے مجھے کال کیا اور میں نے اس لئے آپ کو سپیشل آفس میں کال کیا ہے"..... رونالڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی لاؤڈر کا بٹن پریس ہو جانے کی وجہ سے چونکہ رونالڈ کی آواز سن رہے تھے اس لئے وہ سب سمجھ گئے کہ یہ اس کوٹھی کا ذکر ہو رہا ہے جس میں انہیں لے جایا گیا تھا کیونکہ کال سننے کے دوران رینوکا ان کی طرف اس انداز میں دیکھ رہی تھی جیسے یہ سب کچھ ان کی وجہ سے ہوا ہو۔

" ٹھیک ہے۔ میرے آئندہ احکامات کا انتظار کرو"..... رینوکا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"بے فکر رہو رینوکا۔ تمہیں تمہارے نقصان کا پورا پورا معاوضہ دیا جائے گا"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو رینوکا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن جارڈن کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میں نے تم لوگوں کو وہاں پہنچایا ہے۔ لازماً اس کا کوئی مخبر میرے ہاں موجود ہے اس لئے اس کی تلاش ضروری ہو گئی ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"اسے بعد میں تلاش کرتی رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا اب بھی تم جارڈن کو دوست سمجھتی ہو"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی"..... رینوکا نے کہا۔

"سنو رینوکا۔ ہم نے چونکہ اپنا مشن مکمل کرنا ہے اس لئے جارڈن کا خاتمہ ہمارے لئے ضروری ہے اور جس طرح جارڈن نے کارروائی کی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا یہ فیصلہ درست ہے لیکن تم نے جارڈن کی نشاندہی سے انکار کر دیا تھا اس لئے ہم فوری طور پر یہاں آئے تھے تاکہ تم سے جارڈن کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ہم اس کے خلاف کام کریں اور یہ کام چونکہ ہم فوری کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم وہاں زیادہ دیر نہیں رکے اور اس لئے بچ بھی گئے ہیں ورنہ شاید کوٹھی سمیت ہماری لاشوں کے بھی پرخچے اڑ جاتے۔ ایک بات یہ بھی بتا دوں کہ جارڈن بھی سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اور اس کے ساتھی بھی یقیناً تربیت یافتہ ہوں گے۔ انہوں نے لازماً تمہارے آدمیوں سے اس کوٹھی کے بارے میں

معلومات حاصل کیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہو گا کہ کوٹھی میں کون کون سی کاریں موجود تھیں اور ہم کوٹھی میں موجود کاروں میں یہاں آئے ہیں۔ چونکہ اسے اب تک اطلاع مل چکی ہو گی کہ تباہ شدہ کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی تو اس نے کاروں کو تلاش کرنا ہے اور کاریں تمہارے کلب کی پارکنگ میں موجود ہیں اور نیچے ہال میں موجود تمہارے آدمیوں سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم یہاں تمہارے ساتھ ہیں۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ تمہاری طرح دوستی رکھتا ہے یا تمہارے اس ہیون کلب کو بھی میزائلوں سے اڑا دیتا ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو رینوکا کا چہرہ یکلخت بگڑنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کیا کر گزرے۔ ٹھیک ہے میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ وہ کریون کلب کے نیچے تہہ خانوں میں اپنے آفس میں موجود ہو گا۔ وہ وہیں رہتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ کسی کو کسی صورت بھی اس کے آفس تک نہیں جانے دیا جاتا جب تک کہ جارڈن خود اس کی اجازت نہ دے اور جسے وہ اجازت دیتا ہے اس کی بھی مکمل سکریننگ ہوتی ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"کیا تم کبھی وہاں گئی ہو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار۔ وہ میرا دوست ہے اور وہ خود بھی کئی بار یہاں آ چکا ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"تم کلب، تہہ خانوں اور ان کے راستوں کی تفصیل بتا دو"۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم خود جو چاہو وہ کرو۔ میں ایسا نہیں کر سکتی"..... رینوکا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمیں دو کاریں دے سکتی ہو"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے یہ کاریں کریون کلب کے خلاف استعمال کرنی ہیں اس لئے سوری"..... رینوکا نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم آخر اس قدر کیوں خوفزدہ ہو جارڈن سے"۔ عمران نے کہا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں۔ اگر میں خوفزدہ ہوتی تو تمہیں ایئر پورٹ سے ہی پک نہ کرتی۔ اصل بات یہ ہے کہ جارڈن کا تعلق آرکن کے لارڈ میئر سے انتہائی دوستانہ ہے اور لارڈ میئر اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا۔ میں نے جارڈن کو کہا ہوا ہے کہ وہ لارڈ میئر سے کہہ کر مجھے یہاں ایک کیسینو کا لائسنس دلوا دے کیونکہ یہ لائسنس لارڈ میئر کی اجازت کے بغیر نہیں مل سکتا اور لارڈ میئر نے انتہائی سختی سے اس پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اب اگر میں کھل کر جارڈن کے خلاف ہو جاؤں تو تم نے چلے جانا ہے جبکہ جارڈن سے میرے تعلقات خراب ہو جائیں گے"..... رینوکا نے کہا۔

"یہ لارڈ میئر کون ہے"..... عمران نے کہا۔

"لارڈ فلپ لارڈ میئر ہے۔ آرکن کا سب سے طاقتور آدمی"۔ رینوکا

نے کہا۔

"تمہارے اس کلب سے باہر جانے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے لیکن اس راستے سے جارڈن کے آدمی بھی واقف ہیں"۔ رینوکا نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ اگر انہوں نے کاریں چیک کر لی ہوں گی پھر وہ کاروں کی ہی نگرانی کر رہے ہوں گے اور اگر نہیں کیں تو نہیں یہاں ہماری موجودگی کا بھی علم نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتی ہوں اور اپنا آدمی ساتھ بھیج دیتی ہوں"..... رینوکا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم خود ہمیں ساتھ لے جاؤ گی۔ اب میں کسی آدمی پر اعتبار نہیں کر سکتا"..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"..... رینوکا نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ ساتھیو"..... عمران نے کہا اور پھر رینوکا کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچ گئے۔

"اس دروازے کے باہر کلب کی عقبی گلی ہے۔ وہاں سے تم مین روڈ پر پہنچ جاؤ گے"..... رینوکا نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ"..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رینوکا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کوئی جواب دیتی عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رینو کا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی رینو کا ایک بار پھر چیخ مار کر گری اور ساکت ہو گئی۔

" گردن توڑ کر اس کا خاتمہ نہ کر دوں "..... جولیا نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ جارڈن کی موت کے بعد ہم نے اس سے کام لینا ہے۔ میں اس لئے اسے یہاں لے آیا تھا کہ کہیں ہمارے جانے کے بعد یہ جارڈن کو فون کر کے اطلاع نہ کر دے۔ اب یہ یہاں بے ہوش پڑی رہے گی تب تک ہم جارڈن تک پہنچ جائیں گے "۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلی سے نکل کر سڑک پر پہنچ گئے۔ تھوڑا سا آگے چلنے کے بعد انہیں دو خالی ٹیکسیاں مل گئیں۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کریون کلب چلنے کا کہہ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد دونوں ٹیکسیاں ایک منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ وہاں کریون کلب کا بورڈ موجود تھا لیکن وہاں آنے جانے والے آرکن کے انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے دکھائی دے رہے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ عمران نے دونوں ٹیکسی ڈرائیوروں کو کرایہ دے کر فارغ کیا تو ٹیکسیاں آگے بڑھ گئیں۔

" آؤ اور سنو۔ ہم نے چونکہ فوری اس جارڈن تک پہنچنا ہے اس لئے ہمیں اس کا کوئی خفیہ راستہ تلاش کرنا ہے ورنہ جب تک ہم

کوئی کارروائی کریں گے جارڈن سنبھل بھی سکتا ہے اور یہاں سے غائب بھی ہو سکتا ہے "..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف کو مڑا اور پھر اس نے کلب کے اندر کی طرف جاتے ہوئے ایک آدمی کا بازو پکڑا اور اسے اس طرح گھسیٹ کر اپنے ساتھیوں کی طرف لے آیا جیسے وہ اس کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرانا چاہتا ہو۔ اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ اس آدمی کے چہرے پر بھی یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سنو۔ ایک لاکھ ڈالر نقد مل سکتے ہیں تمہیں "..... عمران نے اس کے بولنے سے پہلے سرگوشی میں کہا تو وہ آدمی اس بری طرح چونک پڑا جیسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

" ایک لاکھ ڈالر۔ مگر۔ کیا مطلب "..... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے جارڈن سے اس انداز میں ملنا ہے کہ جب تک ہم اس تک پہنچ نہ جائیں جارڈن یا اس کے کسی آدمی کو علم نہ ہو سکے۔ کریون کلب کے اس خفیہ راستے کے بارے میں ہمیں بتا دو جو جارڈن کے آفس تک جاتا ہے اور ایک لاکھ ڈالر تمہارے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی کو تھوڑا سا باہر کھینچ کر واپس اندر کر دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہے کہ میں یہ راستہ جانتا ہوں "..... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہ سوال نمایاں نظر آ رہا تھا۔

" تمہارے سینے پر چیف سپروائزر کا بیج موجود ہے اور مجھے معلوم ہے کہ چیف سپروائزر سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی"..... عمران نے کہا۔

" لیکن جارڈن سے تم نے کیا کہنا ہے۔ وہ تو تمہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دے گا اور پھر اس نے لازماً یہ معلوم کر لینا ہے کہ میں نے یہ راستہ تمہیں بتایا ہے"۔ اس آدمی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات غلط ہے۔ ہمارا تعلق ڈرگ مافیا سے ہے اور ہم نے جارڈن سے ایک بہت بڑا سودا کرنا ہے اور کلب کے اندر ہمارے دشمن گروپ کے افراد موجود ہیں۔ ہم ان کی نظروں سے چھپ کر جارڈن تک پہنچنا چاہتے ہیں حالانکہ جارڈن نے کاؤنٹر پر ہمارے بارے میں کہا ہوا ہے کہ ہم جیسے ہی یہاں پہنچیں ہمیں فوراً اس تک پہنچا دیا جائے لیکن ہم اپنے مخالف گروپ کے سامنے جارڈن سے نہیں ملنا چاہتے"..... عمران نے کہا۔

" اور اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ دو رقم۔ میں بتا دیتا ہوں"..... اس آدمی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" میری نام جیری ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

" پہلے یہاں کھڑے کھڑے تفصیل بتاؤ۔ پھر ہمیں ساتھ لے کر اس کے آفس کے قریب پہنچاؤ اور اس کے بعد رقم لے کر تم واپس

چلے جانا جبکہ ہم آگے بڑھ جائیں گے"..... عمران نے کہا تو جیری نے انہیں تفصیل بتانا شروع کر دی۔ خفیہ راستہ عقبی گلی میں ہی تھا۔

" اوکے۔ اس گلی کے کنارے تک ہمارے ساتھ آؤ"..... عمران نے کہا اور پھر وہ جیری اور اپنے ساتھیوں سمیت اس گلی میں پہنچ گیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔

" رقم مجھے دو۔ میں واپس جاؤں"..... جیری نے کہا۔

" ان ڈرموں تک چلو تاکہ ہمیں تسلی ہو جائے کہ تم نے اس ابھرے ہوئے پتھر کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں"..... عمران نے کہا۔

" تم بے شک دیکھ لو۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"..... جیری نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ڈرموں تک پہنچ گئے۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی چیک کر لیا تھا کہ ڈرموں کے پیچھے دیوار میں ایک پتھر باہر کو ابھرا ہوا موجود ہے۔ اسی لمحے عمران کا بازو گھوما تو جیری چیختا ہوا اچھل کر تیزی سے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا جیری یکلخت ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

" اس کی گردن توڑ دو"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھک گیا اور چند لمحوں بعد جیری ہلاک ہو چکا تھا۔ تنویر نے اسے گھسیٹ کر ایک ڈرم کے پیچھے کر دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"اب غور سے سنو۔ راستے میں جو بھی نظر آئے ہم نے اسے ہلاک کر دینا ہے لیکن جارڈن سے میں نے بات چیت کرنی ہے اس لئے اسے ہلاک نہیں ہونا چاہئے"..... عمران نے کہا۔

"لیکن اس جیری نے تو کہا تھا کہ راستے میں کوئی آدمی نہیں ہو گا"..... صفدر نے کہا۔

"میں حفظ ماتقدم کے طور پر کہہ رہا ہوں"..... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ابھرے ہوئے پتھر کو زور سے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھسک کر سائیڈ میں ہو گئی۔ اب وہاں ایک خلا نظر آ رہا تھا جس کے بعد ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ عمران دروازے کی اندرونی طرف رک گیا۔ جب سب ساتھی اندر پہنچ گئے تو عمران نے سائیڈ پر ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی تو عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی اور پھر اس کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جو بند تھا۔ جیری کے بقول یہ دروازہ جارڈن کے آفس کے عقب میں موجود اس کے ریٹائرنگ روم کا دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگا۔ اس نے تالے کے جوڑ پر مشین پسٹل کی

نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے اسے سامنے ہی دوسرے دروازے کی طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس باہر آ گیا اور سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے باہر آنے کی وجہ سے اندر آتے ہوئے اس کے ساتھی بھی یکلخت پیچھے ہٹ گئے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ہلکے دھماکوں کی آوازیں سن کر جارڈن صورت حال معلوم کرنے آیا ہو گا اور اب وہ ادھر دروازے کو چیک کرنے آئے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد دروازے کے قریب قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے یکلخت دروازے پر لات ماری تو دوسری طرف ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو اس نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو نیچے گر کر تیزی سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ عمران کی لات انتہائی تیزی سے گھومی اور وہ آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس طرح مسلسل ضربیں لگانا شروع کر دیں کہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے عمران کی دونوں ٹانگوں میں کوئی خودکار مشین نصب ہو گئی ہو اور وہ آدمی چند ضربیں کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ چکے تھے۔

"دروازہ بند کر کے ایک آدمی یہاں رکے گا۔ صفدر تم اسے اٹھا کر آفس میں لے آؤ"..... عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے یہ آدمی اندر داخل ہوا تھا۔ عمران دوسری

® Scanned PDF BY HAMEEDI

طرف گیا تو وہاں ایک کافی بڑا اور شاندار آفس موجود تھا۔

" اسے کرسی پر ڈال دو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو اور پھر دروازے کو بھی اندر سے لاک کر دو"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت کے مطابق فوری عمل کر دیا۔

" عمران نے اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ صفدر دروازے کے قریب موجود تھا جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں سائیڈ پر کھڑی تھیں۔ تنویر اور کیپٹن شکیل وہیں دوسرے کمرے میں ہی رہ گئے تھے۔

" تم بھی بیٹھ جاؤ"..... عمران نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ اسی لمحے اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے تھا اس لئے وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ کرسی پر گر گیا۔

" تمہارا نام جارڈن ہے اور تم ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی میں کام کرتے رہے ہو"..... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ پھر اس کی نظریں گھومیں تو صفدر، جولیا اور صالحہ پر سے ہوتی ہوئیں دوبارہ عمران پر جم گئیں۔

" تم۔ تم کون ہو اور تم اچانک اس طرح کیسے خفیہ راستے سے

یہاں پہنچ گئے ہو"..... اس آدمی نے کہا۔ وہ اب واقعی حیرت انگیز طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"جو سوال میں نے کیا ہے اس کا جواب دو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام جارڈن ہے"..... جارڈن نے کہا۔

" تو پھر سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ تم نے مارگرین کے کہنے پر ہمارے خلاف ایئرپورٹ پر کام کیا۔ پھر تمہارے آدمیوں نے وہ کوٹھی تباہ کر دی جس میں ہم جا کر ٹھہرے تھے"..... عمران نے کہا۔

" لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اس خفیہ راستے کا علم تو رینوکا کو بھی نہیں تھا ورنہ میں سمجھتا کہ اس نے تمہیں اس بارے میں بتایا ہو گا"..... جارڈن کے ذہن میں ایک ہی بات اٹکی ہوئی تھی۔

" وہ بے چاری تو اپنے خفیہ راستے میں بے ہوش پڑی ہو گی۔ اس نے تو تمہارے ساتھ دوستی نبھانے کے لئے ہمیں نہ صرف کاریں دینے سے صاف انکار کر دیا بلکہ اس نے مزید بھی کوئی بات نہیں بتائی۔ سوائے اس کے کہ کریون کلب تمہارا مخصوص اڈا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم یہاں کیسے پہنچ گئے"..... جارڈن نے کہا۔

" تمہارے ہاں ایک سپروائزر کام کرتا ہے۔ اس کا نام جیری ہے۔ اس نے بتایا تھا"..... عمران نے کہا۔

" جیری۔ وہ کون ہے۔ میں تو نہیں جانتا اسے"۔ جارڈن نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" تم بڑے آدمی ہو۔ اس لئے تم کہاں چھوٹے لوگوں کو جانتے ہو گے۔ بہرحال اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں اس لئے اب آگے بات ہونی چاہئے "..... عمران نے کہا۔

" کیا بات "..... جارڈن نے چونک کر پوچھا۔

" یہی کہ کیا تم یہ بکنگ ختم کر سکتے ہو یا ہم خود اسے ختم کر دیں "..... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں "..... جارڈن نے کہا۔

" مطلب یہ کہ تم ہمارے خلاف کارروائی سے ہاتھ اٹھا سکتے ہو یا ہم تمہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح تمہارے آدمی خود بخود پیچھے ہٹ جائیں گے "..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہارے بارے میں کافی کچھ سنا ہوا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ یہ سب پروپیگنڈہ ہے لیکن تم جس انداز میں یہاں پہنچ گئے ہو اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی بہت کچھ ہو۔ اس لئے ٹھیک ہے میں مارگرین سے معذرت کر لوں گا "..... جارڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

" تم نے عقل مندانہ فیصلہ کیا ہے جارڈن۔ ورنہ تم خوامخواہ اپنی جان گنوا بیٹھتے۔ ہمارا تم سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اس لئے یہی فیصلہ بہتر تھا ورنہ اگر ہم پاکیشیا سے یہاں پہنچ سکتے ہیں تو تمہیں اور تمہارے گروپ کو بھی ختم کر سکتے ہیں "۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جارڈن کوئی جواب دیتا میز پر موجود فون کی گھنٹی بج

اٹھی۔

" صفدر۔ اس کا منہ بند کر دو "..... عمران نے کہا تو دروازے کے قریب موجود صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے عقب میں آکر جارڈن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

" یس "..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی جارڈن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" باس۔ ہیون کلب سے مادام رینوکا کی کال ہے "..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کراؤ بات "..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو جارڈن۔ میں رینوکا بول رہی ہوں "..... دوسری طرف سے رینوکا کی آواز سنائی دی۔

" کوئی خاص بات ہے کیا "..... عمران نے جارڈن کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جارڈن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جارڈن تمہارے آدمیوں نے میری ایک کوٹھی میزائلوں سے تباہ کر دی ہے "..... دوسری طرف سے رینوکا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

" تم نے جو جارڈن کے مقابل آنے کی کوشش کی تھی۔ جب تمہیں معلوم تھا کہ میں ان کے خلاف کام کر رہا ہوں تو پھر تم نے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کیوں انہیں پناہ دی"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا ورنہ میں اس طرح کھل کر سامنے نہ آتی اور سنو۔ تمہارے آدمی اب ہیون کلب میں موجود ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے جا چکے ہیں۔ وہ خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں اور یقیناً وہ تمہارے کلب پر ریڈ کریں گے۔ تم ہوشیار رہنا"۔ رینوکا نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ بہرحال اس طلاع کا شکریہ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ واپس مڑ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ صفدر نے جارڈن کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا لیکن وہ کرسی کے عقب میں ہی کھڑا رہا تھا۔

"تم۔ تم واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو"۔ جارڈن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سنو جارڈن۔ تم اپنے اس آدمی کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ ہماری تلاش ختم کر دے جو ہمارے خلاف کام کرنے والوں کا انچارج ہے"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم میرا کوٹ اونچا کرو۔ میں کال کر کے اسے کہہ دیتا ہوں اور سنو۔ جارڈن جو کہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے"..... جارڈن نے کہا۔

"تم اس کا نمبر بتاؤ۔ جب تک تم اسے میرے سامنے حکم نہیں دو گے مجھے یقین نہیں آئے گا"..... عمران نے کہا تو جارڈن نے نمبر بتا

دیا۔ عمران نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور جارڈن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کیا اور رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے رسیور پکڑ کر جارڈن کے کان سے لگا دیا۔

"راسٹر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جارڈن بول رہا ہوں راسٹر۔ کیا رپورٹ ہے"۔ جارڈن نے کہا۔

"باس۔ وہ لوگ مسلسل مادام رینوکا کے سپیشل آفس میں موجود ہیں۔ ان کی کاریں بھی پارکنگ میں کھڑی ہیں اور ہمارے آدمی ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہے ہیں"۔ راسٹر نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ بکنگ کینسل ہو چکی ہے اس لئے اب ہم نے ان لوگوں کے خلاف کام نہیں کرنا۔ تم سب ساتھیوں کو واپسی کا کہہ دو"..... جارڈن نے کہا۔

"اوہ۔ مگر باس"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں سمجھتا ہوں تمہاری بات۔ لیکن جب پارٹی نے خود ہی بکنگ کینسل کر دی ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے پرائے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی۔ ہمارا مطلب معاوضے سے تھا وہ میں پہلے ہی وصول کر چکا ہوں"..... جارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جارڈن نے اشارہ

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کیا تو عمران نے صفدر سے رسیور لے کر کریڈل پر رکھ دیا۔

" ہاں۔ اب تم سے آگے کی بات ہو سکتی ہے جارڈن"۔ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" پہلے میرا کوٹ اوپر کرو۔ اب تو میں نے معاملات ختم کر دیئے ہیں"..... جارڈن نے کہا۔

" ابھی تم سے بات طے نہیں ہوئی اس لئے ابھی تم اسی انداز میں رہو گے تاکہ تمہارے جواب کے بعد تمہارے بارے میں فیصلہ کیا جاسکے"..... عمران نے کہا۔

" کیا بات"..... جارڈن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہاں آرکن میں ایک لیبارٹری ہے جسے بلیو گن لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ ہم نے وہاں سے پاکیشیائی فارمولا واپس حاصل کرنا ہے جو اس مارگرین نے پاکیشیا سے حاصل کر کے یہاں بھجوایا ہے"۔ عمران نے کہا تو جارڈن بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو مارگرین اس لئے کوئین لینڈ پہنچی ہوئی ہے"۔ جارڈن نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مارگرین کوئین لینڈ میں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" میرے آدمی کوئین لینڈ میں بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے"..... جارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہے"۔ عمران

نے کہا۔

" وہاں تو فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس کا اڈا ہے۔ وہاں کیسے کوئی لیبارٹری ہو سکتی ہے اور ویسے بھی میں نے آج تک کسی لیبارٹری کے بارے میں نہیں سنا"..... جارڈن نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم سے کوئی عداوت نہیں ہے اس لئے تمہیں ہلاک نہ کیا جائے لیکن تم نے جھوٹ بول کر مجھے مایوس کر دیا ہے"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں"..... جارڈن نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو لیکن یہ بات چھپا کر تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے صرف فارمولا حاصل کرنا ہے۔ ہمارا مشن لیبارٹری کے خلاف نہیں ہے۔ البتہ تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اس لئے میں صرف پانچ تک گنوں گا اس دوران تم فیصلہ کر سکتے ہو"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

" رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ واقعی مجھے درمیان میں خراب ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جانو اور مارگرین جانے"۔ جارڈن نے یکلخت کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"بولو"..... عمران نے کہا۔

"کوئین لینڈ سے شمال کی طرف ایک پہاڑی ہے جس کا نام کیزو ہے۔ اس پہاڑی پر ایک قدیم معبد بنا ہوا ہے۔ اس معبد کو دیکھنے سیاح جاتے رہتے ہیں۔ لیبارٹری اس پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی ہے۔ اس کا راستہ اس معبد کے اندر سے ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے اس سے زیادہ معلوم کرنے کی کوشش میں نے نہیں کی"۔ جارڈن نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس لیبارٹری کے لئے سپلائی وغیرہ اس معبد میں سے کی جاتی ہو جبکہ سیاح بھی وہاں جاتے رہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"معبد کے اندر سے راستہ جاتا ہے اور یہ راستہ اندر سے کھولا جاتا ہو گا"..... جارڈن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود چیک کر لیں گے"..... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ جارڈن کوئی بات کرتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیاں سیدھی جارڈن کے دل میں اتر گئیں اور وہ چیختا ہوا جھٹکا کھا کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس کا خاتمہ ضروری تھا ورنہ یہ مارگرین کو اطلاع کر دیتا۔ آؤ"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کوئین لینڈ کی ایک چھوٹی سی رہائش گاہ میں مارگرین ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سیکشن سمیت یہاں آئی تھی اور اس نے اپنے طور پر سیکشن کو کوئین لینڈ میں پھیلا دیا تھا۔ یہ چونکہ بالکل چھوٹا سا قصبہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ یہاں عمران اور اس کے ساتھی اگر پہنچ بھی گئے تو کسی صورت اس کے آدمیوں سے بچ نہیں سکیں گے۔

"لیکن جارڈن اب تک انہیں کیوں تلاش نہیں کر سکا۔ مجھے خود اس سے معلوم کرنا چاہئے"..... مارگرین نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کریون کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارگرین بول رہی ہوں۔ جارڈن سے بات کراؤ"..... مارگرین

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس کو ان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ براؤن سے بات کر لیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین بے اختیار اچھل پڑی۔ یہ خبر اس کے لئے کسی دھماکے سے کم نہ تھی کہ جارڈن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

" ہیلو۔ براؤن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" مارگرین بول رہی ہوں۔ یہ کیا خبر ہے۔ کیا جارڈن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کب کیا ہے"..... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ مادام۔ باس اپنے آفس میں تھے کہ میں نے انہیں ایک ضروری مسئلے پر کال کیا لیکن جب وہاں سے کوئی جواب نہ ملا تو میں نے وہاں آدمی بھیجا لیکن باس کے آفس کا دروازہ اندر سے بند تھا اور باوجود کھٹکانے کے باس نے دروازہ نہ کھولا تو مجھے اطلاع دی گئی۔ میں خفیہ راستے سے گیا تو اس خفیہ راستے کا اندرونی دروازہ ٹوٹا ہوا تھا اور باس اپنے آفس کے فرش پر ہلاک پڑے تھے۔ ان کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں۔ ان کا کوٹ ان کے عقب میں کافی نیچے کر دیا گیا تھا اور اس آفس کا دروازہ اندر سے بند تھا"..... براؤن نے کہا۔

" اوہ۔ ویری سیڈ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"..... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ تو باس نے راسٹر کو روک دیا تھا کہ آپ نے خود ہی بکنگ کینسل کر دی ہے"..... براؤن نے جواب دیا۔

" میں نے بکنگ کینسل کر دی ہے اوہ نہیں۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ کیا مطلب"..... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب مجھے تو نہیں معلوم۔ بہرحال باس نے خود ہی کال کر کے راسٹر کو روک دیا تھا اس لئے اس نے آدمی واپس بلا لئے تھے حالانکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت ہیون کلب میں رینوکا کے آفس میں موجود تھے۔ اس کے بعد باس نے راسٹر کو حکم دیا تو راسٹر نے آدمی واپس بلا لئے"..... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص چکر چل گیا ہے۔ رینوکا کا کیا نمبر ہے"..... مارگرین نے پوچھا تو براؤن نے نمبر بتا دیا۔ مارگرین نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے براؤن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

" ہیون کلب"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رینوکا سے بات کراؤ۔ میں مارگرین بول رہی ہوں۔ چیف آف ٹاسٹ ایجنسی"..... مارگرین نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ رینوکا بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

" میں مارگرین بول رہی ہوں چیف آف ٹاسٹ ایجنسی "۔ مارگرین نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ آپ نے جارڈن کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا"..... رینوکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ حکومت کی ایک اہم لیبارٹری تباہ کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں اور میرا تعلق سرکاری ایجنسی سے ہے۔اس کے باوجود تم نے ان کو پناہ دے کر ان کی مدد کی ہے۔بولو کیا یہ ملک و قوم سے غداری نہیں ہے"..... مارگرین نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

" مادام مارگرین۔جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ویسے بھی آرکن میں کوئی سرکاری لیبارٹری موجود نہیں ہے اور پھر جارڈن ان کے مقابل تھا اور جارڈن کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے۔البتہ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے انہیں اپنے کلب سے باہر بھیج دیا اور خود جارڈن کو فون کر کے اسے بتا دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی اسے ہلاک کرنے کے لئے کریون کلب پہنچ رہے ہیں۔اس کے باوجود شاید جارڈن نے میری بات پر توجہ نہ دی جس کا نتیجہ وہی نکلا جو مجھے نظر آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے اس کے آفس میں اس انداز میں ہلاک کر دیا کہ اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا"..... رینوکا نے جواب

دیا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ جارڈن کی طرح تم بھی سرکاری ایجنسی میں کام کرتی رہی ہو"..... مارگرین نے کہا۔

" یس مادام۔ میں نے طویل عرصہ کام کیا ہے۔ اس لئے مجھے عمران کے بارے میں کافی علم ہے"..... رینوکا نے جواب دیا۔

" کیا عمران کی تمہارے ساتھ دوستی اور تعلقات ہیں کہ اس نے آرکن میں تم سے ہی رابطہ کیا"..... مارگرین نے کہا۔

" مادام۔ عمران جس کا نام ہے اس کی دوستی اور تعلقات تو سب سے گہرے ہوتے ہیں لیکن یہ تعلقات اور دوستی صرف اس کے اپنے مفادات تک ہی محدود رہتی ہے۔وہ صرف اپنے کام نکالنا جانتا ہے اور بس"..... رینوکا نے جواب دیا۔

" کیا تم اس کے خلاف کام کر سکتی ہو"..... مارگرین نے کہا۔

" یس مادام۔ بخوشی۔ جارڈن میرا بہترین دوست تھا۔ اس نے جارڈن کو ہلاک کر کے میرے نزدیک ناقابل تلافی جرم کیا ہے۔ بہرحال اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا۔آپ تو اب بات کر رہی ہیں لیکن میں نے اس وقت جس وقت مجھے جارڈن کی موت کی خبر ملی تھی اپنے گروپ کو ان کی تلاش کا حکم دے دیا تھا اور جیسے ہی وہ ٹریس ہوئے میں ان سے جارڈن کی موت کا ایسا انتقام لوں گی کہ ان کی روحیں صدیوں یاد رکھیں گی"..... رینوکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سرکاری طور پر یہ مشن دے رہی ہوں۔ تم ان کا خاتمہ آرکن میں کر دو۔ تمہیں اس کا نہ صرف معاوضہ دیا جائے گا بلکہ میں کوشش کروں گی کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے ذریعے یہاں آرکن میں تمہیں کوئی سرکاری حیثیت دلوا دوں"..... مارگرین نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز"..... بات کرتے کرتے رینوکا نے چونک کر کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... تھوڑی دیر بعد رینوکا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"مادام۔ ابھی ابھی مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مقامی میک آپ میں کوئین لینڈ کی طرف گئے ہیں۔ یہ لوگ دو جیپوں پر سوار ہیں اور یہ ابھی روانہ ہوئے ہیں اس لئے چار گھنٹوں کے اندر اندر کوئین لینڈ پہنچ جائیں گے اور اب مجھے بھی ان کے پیچھے کوئین لینڈ جانا پڑے گا"..... رینوکا نے کہا۔

"ہم کوئین لینڈ میں پہلے سے موجود ہیں اور میں اس وقت تمہیں کال بھی کوئین لینڈ سے کر رہی ہوں لیکن یہ لوگ کوئین لینڈ کیوں آ رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا کہ لیبارٹری کوئین لینڈ کے علاقے میں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"کیا جارڈن کو معلوم تھا کہ آپ کوئین لینڈ میں پہنچ چکی ہیں"۔ دوسری طرف سے رینوکا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتایا تھا۔ کیوں"..... مارگرین نے کہا۔

"تو پھر انہیں جارڈن سے معلوم ہو گیا ہو گا اور پھر آپ کی وہاں موجودگی کی وجہ سے وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہے ورنہ آپ آرکن آنے کی بجائے وہاں نہ جاتیں"..... رینوکا نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہی بات ہو گی۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین ہو۔ کیا تم کسی ہیلی کاپٹر پر کوئین لینڈ نہیں پہنچ سکتی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کے خاتمے کے مشن میں تمہاری ذہانت سے فائدہ اٹھاؤں"۔ مارگرین نے کہا۔

"میں پہنچ رہی ہوں۔ آپ کہاں ہیں"..... رینوکا نے کہا۔

"میں کوئین کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بلاک اے میں موجود ہوں۔ البتہ میرے آدمی کوئین ہوٹل میں ہیں اور تم ہیلی کاپٹر کو سیدھا یہاں لے آؤ تاکہ ان لوگوں کے یہاں پہنچنے سے پہلے ان کے خاتمے کی پلاننگ کی جا سکے"..... مارگرین نے کہا۔

"میں ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤں گی"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگرین نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"جیفرے۔ ایک ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ رہا ہے تم نے اسے اترنے کا کاشن دینا ہے۔ اس میں ایک عورت رینوکا آ رہی ہے۔ تم اسے میرے پاس پہنچاؤ گے"..... مارگرین نے کہا۔

"رینوکا۔ اوہ اچھا"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کیا تم رینوکا کو جانتے ہو"..... مارگرین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ وہ انتہائی تیز اور ذہین ایجنٹ ہے۔ وہ جب ایجنسی میں کام کرتی تھی تو میں اس کے ساتھ تھا"..... جیفرے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اسے میرے پاس پہنچانا ہے"۔ مارگرین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"..... مارگرین نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر داخل ہوئی۔ اس کے انداز میں بے پناہ مستعدی تھی اور چہرے کے خدوخال اور آنکھوں میں موجود چمک کی وجہ سے وہ ذہین دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے سیاہ جینز اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ سر پر ایک مخصوص انداز کی ٹوپی بھی موجود تھی۔

"میرا نام رینوکا ہے"..... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارگرین اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے تم تو بے حد خوبصورت ہو۔ اس عمر میں بھی"۔ مارگرین نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ مادام۔ لیکن آپ بہرحال مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں"..... رینوکا نے کہا تو مارگرین بھی مسکرا دی اور پھر دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ مارگرین نے الماری سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے خود ہی بوتل کھولی اور دونوں گلاسوں میں تھوڑی تھوڑی شراب ڈال دی۔

"تم مجھے پسند آئی ہو۔ جیفرے نے بھی تمہاری تعریف کی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جیفرے ویسے ہی کسی کی تعریف نہیں کیا کرتا اس لئے اگر تم چاہو تو میں تمہیں آرکن میں ٹاسٹ ایجنسی کی نمائندہ مقرر کر سکتی ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ۔ یہ میرے لئے واقعی اعزاز ہو گا"..... رینوکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے ایک ہی شرط ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو"..... مارگرین نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا لیکن ایک بات بتاؤ۔ مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہے کہ تم مردوں کو انگلیوں پر نچانے کی پراسرار صلاحیتیں رکھتی ہو اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بڑے سے بڑے عہدیداروں سے لے کر عام آدمی تک تمہارے سحر سے نہیں بچ سکتا۔ اس کے بعد

® Scanned PDF BY HAMEEDI

چاہے وہ کوئی جوان ہو یا بوڑھا سب تمہارے بے دام غلام بن جاتے ہیں۔ کیا تم اس عمران پر اپنی پراسرار صلاحیتیں استعمال نہیں کر سکتی"..... رینوکا نے کہا تو مارگرین بے اختیار ہنس پڑی۔

"کر سکتی ہوں لیکن اس کے لئے مجھے وقت چاہئے۔ میں اس مرد سے دوستی کرتی ہوں اور پھر اس پر اپنی صلاحیتیں آزماتی ہوں لیکن یہاں مسئلہ مشن کا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کسی تفریح کے سلسلے میں آتے تو میں ان سے دوستی کر لیتی اور پھر وہ سب میرے لئے واقعی بھیڑوں کے معصوم بچے بن کر رہ جاتے"۔ مارگرین نے کہا۔

"لیکن اگر تم ناراض نہ ہو تو کیا میں یہ پوچھ لوں کہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ تم ہپناٹزم جانتی ہو اور اس ہپناٹزم کی مدد سے مردوں کو غلام بناتی ہو۔ کیا یہ بات درست ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"ہپناٹزم تو واقعی میں جانتی ہوں لیکن ایسے ہی جیسا عام لوگ جانتے ہیں۔ اس میں مہارت کا دعویٰ نہیں ہے اور نہ ہی ہپناٹزم کی مدد سے ہر آدمی کو ٹرانس میں لایا جا سکتا ہے۔ صرف ایسے لوگ ٹرانس میں آ سکتے ہیں جو ذہنی طور پر کمزور ہوں یا خود ایسا چاہتے ہوں۔ اب تم دیکھو کہ عمران کس قدر طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ اسے کیسے ہپناٹزم کی مدد سے رام کیا جا سکتا ہے لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ صرف دو دن مجھ سے سکون بھرے ماحول میں مل لے۔ پھر وہ

واقعی میرے پیچھے دم ہلاتا نظر آئے گا"..... مارگرین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسی کون سی خصوصیت ہے تم میں۔ کیونکہ تم خوبصورت اور جوان ضرور ہو۔ لیکن خوبصورت اور جوان تو ہزاروں لاکھوں عورتیں ہوں گی۔ وہ سب ہر ٹائپ اور ہر عمر کے مردوں کو تمہاری طرح غلام تو نہیں بنا سکتیں"..... رینوکا نے کہا۔

"یہ واقعی پراسرا صلاحیت ہے۔ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا"..... مارگرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اچھا اب اصل معاملے پر بات ہو جائے۔ عمران دو تین گھنٹے بعد اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔ میں ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ چار آدمی لے آئی ہوں اور میرا خیال ہے کہ کوئین لینڈ میں داخل ہونے سے پہلے اس کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ رینوکا نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"..... مارگرین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئین لینڈ میں داخل ہونے سے پہلے ایک پہاڑی درے میں سے سڑک گزرتی ہے اگر وہاں پکٹنگ کر دی جائے تو دونوں جیپوں کو میزائلوں سے آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"اور اگر یہ لوگ وہاں سے بچ نکلے تو"..... مارگرین نے کہا۔

"عمران واقعی انتہائی تیز ایجنٹ ہے۔ چونکہ اسے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہاں آپ موجود ہیں تو وہ ہر لحاظ سے محتاط ہو گا۔ ایسی صورت

® Scanned PDF BY HAMEEDI

میں آپ یہاں اس انداز میں چیکنگ کرائیں کہ انہیں اس چیکنگ کا احساس نہ ہو سکے۔ وہ لازماً یہاں آکر کوئی رہائش گاہ حاصل کریں گے اور اس کے بعد ہی لیبارٹری میں داخل ہونے کا پروگرام بنائیں گے۔ اس دوران ان کی رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے بس کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے"..... رینوکا نے کہا۔

"کیا تمہارے آدمی یہ کام کر لیں گے"..... مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ بہت آسانی سے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے والا آئیڈیا زیادہ کامیاب ثابت ہو گا"..... رینوکا نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں"..... مارگرین نے کہا۔

"اوکے۔ پھر ایسا ہے کہ آپ کے ساتھی اس رہائش گاہ پر پکٹنگ کریں جبکہ میرے آدمی کوئین لینڈ سے باہر اس درے پر"..... رینوکا نے کہا تو مارگرین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دو جیپیں خاصی تیز رفتاری سے آرکن سے کوئین لینڈ کے درمیان بنی ہوئی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ جبکہ اس جیپ کی عقبی طرف دو بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے رکھے ہوئے تھے۔ جارڈن کے خاتمے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے خفیہ آفس سے واپس باہر آیا تھا اور پھر انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کئے تھے بلکہ ایک سیاحتی کمپنی سے دو جیپیں اور خفیہ مارکیٹ سے اسلحہ خرید کر وہ سب ان جیپوں میں سوار ہو کر کوئین لینڈ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ آرکن اور کوئین لینڈ کے درمیان فاصلہ کم از کم چار گھنٹے کا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ شام ہونے سے پہلے پہلے وہ کوئین لینڈ پہنچ جائیں گے۔ عمران نے اس سیاحتی کمپنی کی معرفت کوئین لینڈ میں ایک رہائش گاہ بک کرائی تھی اور کوئین لینڈ کا نقشہ بھی انہیں اس سیاحتی کمپنی سے ہی مل گیا تھا۔

" عمران صاحب۔ کوئین لینڈ میں مارگرین اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے اور اب تک لازماً اسے جارڈن کی ہلاکت کی اطلاع بھی مل چکی ہو گی"..... صفدر نے کہا۔

" نہ صرف مارگرین بلکہ رینو کا بھی وہاں پہنچ چکی ہے"..... عمران نے جواب دیا تو نہ صرف صفدر بلکہ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑی۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ رینو کا وہاں پہنچ چکی ہے"۔ جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس کے کلب فون کیا تھا تاکہ اس کی مدد سے جیپیں اسلحہ اور کوئین لینڈ میں رہائش گاہ کا بندوبست کراؤں لیکن اس کے اسسٹنٹ نے بتایا کہ وہ سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر اپنے چار ساتھیوں سمیت ابھی ابھی کوئین لینڈ چلی گئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہیں وہاں کچھ دن لگ جائیں"..... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن وہ وہاں کیوں گئی ہو گی۔ کیا اس لئے کہ اسے جارڈن کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا اور اسے یقین ہو گا کہ ہم اب آرکن سے سیدھے کوئین لینڈ جائیں گے"..... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اب وہ ہماری دوست بن کر کوئین لینڈ نہیں گئی بلکہ دشمن بن کر گئی ہے"..... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سارے ساتھی ایک بار پھر اچھل پڑے۔

" دشمن بن کر کیوں"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک بات تو یہ ہو سکتی ہے کہ جارڈن کی ہلاکت سے اسے شاک پہنچا ہے کیونکہ اس نے جس انداز میں جارڈن کے بارے میں بتانے سے انکار کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے جارڈن سے گہرے تعلقات تھے۔ دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ مارگرین نے جارڈن کی ہلاکت کے بعد اسے ہمارے خلاف باقاعدہ ہائر کر لیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ مارگرین خود ہمارے مقابلے پر نہیں آ رہی۔ اس کی کیا وجہ ہے جبکہ حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے بھی کوئی ایجنٹ سامنے نہیں آیا۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ یہ لیبارٹری بھی پرائیویٹ ہے اور یہ مارگرین اس لیبارٹری کی کرتا دھرتا ہے اور اس نے خود ہی پرائیویٹ طور پر پاکیشیا سے یہ فارمولا حاصل کیا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

" مارگرین سرکاری ایجنٹ ہے لیکن اس نے ادویات اور ہپناٹزم کے اشتراک سے بڑے بڑے لوگوں کے ذہنوں کو اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔ ٹاسٹ ایجنسی کے سلسلے میں جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں اس کے مطابق پہلے اس ایجنسی کا نام سپر بلیک ایجنسی تجویز

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کیا گیا تھا اور اس کی کارکردگی کا دائرہ دفاع کے سلسلے میں کام کرنے والی لیبارٹریوں کی حد تک تھا۔ اس لئے اسے براہ راست ڈیفنس سیکرٹری کے تحت دے دیا گیا۔ اس کا چیف راجر تھا۔ مارگرین کو اس ایجنسی میں راجر لایا تھا۔ مارگرین نے اپنے مخصوص حربوں سے نہ صرف راجر بلکہ ڈیفنس سیکرٹری اور وزارت دفاع کے بڑے بڑے افسروں حتیٰ کہ ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے بڑوں کو بھی اپنا ذہنی غلام بنا لیا۔ وہ حد درجہ آزاد خیال لڑکی ہے اس لئے اس کے نزدیک ان سب سے بیک وقت ہر قسم کے تعلقات رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اس کے کہنے پر ڈیفنس سیکرٹری نے اس ایجنسی کا نام ٹاسٹ ایجنسی رکھ دیا۔ شاید مارگرین اس طرح ٹاسٹ سینڈیکیٹ کے چیف ٹاسٹ کو خوش کرنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ راجر نے کسی وجہ سے اس سے اختلاف کیا تو اس نے راجر کے ذہن کو حکم دے کر اسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔ پھر اس ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے اس نے ڈمی طور پر ایک اور آدمی بیکر کو چیف بنا دیا۔ بیکر بھی اس کا غلام ہے۔ اس لئے اصل میں اس ایجنسی کی کرتا دھرتا مارگرین ہے لیکن مارگرین فیلڈ کی کامیاب ایجنٹ نہیں ہے اس لئے اسے لازماً ایسے ایجنٹوں کا سہارا لینا پڑتا ہے لیکن اپنی انا کی خاطر وہ حکومت تک یہ بات نہیں پہنچا سکتی کہ وہ اور ٹاسٹ ایجنسی چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے حکومت کسی اور ایجنسی کو اس کام کے لئے بھجوائے اور جہاں تک میرا خیال ہے

چیف سیکرٹری، سیکرٹری داخلہ اور پرائم منسٹر میں سے کسی کو بھی علم نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کر رہی ہے۔ صرف اس ڈیفنس سیکرٹری کو علم ہو گا اور وہ مارگرین کے انگوٹھے تلے ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ جارڈن کے بعد ہو سکتا ہے اس نے رینوکا کو ہمارے خلاف ہائر کیا ہو"..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ لیبارٹری تو حکومت کی ہو گی اس پر تو مارگرین کا زور چلتا ہو گا"..... جولیا نے کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ یہ لیبارٹری وزارت دفاع کے تحت آتی ہو گی اس لئے ٹاسٹ ایجنسی ہی اس کی حفاظت کا کام کرتی ہو گی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کی سیکورٹی کسی اور کے ذمے ہو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ ظاہر ہے مارگرین اور رینوکا نے کوئین لینڈ میں ہمارے خلاف کام کرنا ہے اور وہ چھوٹا سا علاقہ ہے"..... صالحہ نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... عمران نے الٹا صالحہ سے ہی سوال کر دیا۔

" میرا خیال ہے کہ آپ مجھے اور جولیا کو ان دونوں کے مقابلے کا حکم دے دیں اور خود آپ باقی ساتھیوں سمیت لیبارٹری کے خلاف کام کریں"..... صالحہ نے جواب دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"لیکن تمہاری وجہ سے صفدر اور جولیا کی وجہ سے تنویر تمہارے ساتھ کام کرنے پر ضد کریں گے۔ پھر باقی صرف بیچارہ میں اور کیپٹن شکیل رہ جائیں گے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات دوسری ہے لیکن آپ نے خوامخواہ مجھے بھی ساتھ گھسیٹ لیا ہے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن صالحہ تو میری بات پر خاموش ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے مطابق میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے"..... عمران نے کہا۔

"صالحہ تمہاری بات کا جواب دینا چاہتی تھی لیکن میں نے اسے منع کر دیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جتنا تمہیں روکا جائے گا تم نے اتنا ہی ان دونوں کو خراب کرنا ہے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئین لینڈ سے باہر پہاڑی علاقے میں ہمارے خلاف مورچہ بندی کی گئی ہو"..... عمران کے جواب دینے سے پہلے صفدر بول پڑا تو اس کی بات سن کر نہ صرف عمران بلکہ جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اگر رینوکا واقعی ہائر کی گئی ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ مجھے رینوکا کی کارکردگی کا علم ہے۔ وہ ایڈوانس اور تیزی سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ نقشے میں ایک ایسے درے کی نشاندہی کی گئی ہے

جس میں سے یہ سڑک گزرتی ہے اور اس درے پر اگر چار پانچ افراد کو پہنچا دیا جائے تو انتہائی آسانی سے دونوں جیپوں کو اڑایا جا سکتا ہے"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں معلوم ہو گا کہ ہم جیپوں پر آ رہے ہیں اور کیا وہ ہماری جیپوں کو پہچانتے ہوں گے"..... جولیا نے کہا۔

"رینوکا آرکن کی رہنے والی ہے اس لئے وہ اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتی ہے۔ میں نے تو اس سیاحتی کمپنی سے باقاعدہ کوئین لینڈ میں رہائش گاہ بھی حاصل کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ رہائش گاہ بھی ان کے گھیرے میں ہو گی"..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس درے پر حملہ نہ ہوا تو اس رہائش گاہ پر بہرحال ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جیپیں اس درے سے پہلے ہی چھوڑ دینی چاہیں اور پیدل آگے جانا چاہئے"۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ ہم کب تک چھپ کر رہیں گے۔ اس کا ایک اور حل بھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جولیا یہ حل تمہیں بتا دے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں چھپ کر رہنے کی ضرورت

® Scanned PDF BY HAMEEDI

نہیں ہے۔ درے سے پہلے دونوں جیپیں روک دی جائیں گی اور دو افراد اسلحہ لے کر پہاڑی راستوں سے پھیل کر اس درے کی طرف جائیں۔ اگر وہاں حملہ آور موجود ہوں تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر ٹرانسمیٹر پر جیپوں کو کال کر لیا جائے۔ اگر حملہ آور نہ ہوں تو پھر بھی جیپوں کو کال کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک رہائش گاہ کا تعلق ہے تو ہمیں براہ راست وہاں جانے کی بجائے پہلے کسی ہوٹل میں جانا چاہئے اور اس رہائش گاہ کی چیکنگ کرائی جائے اور پھر وہاں پہنچا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ بہترین لائحہ عمل ہے"..... صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر یہ لائحہ عمل تنویر سے کہلوایا جاتا تو اس کی رائے اس کے بالکل خلاف ہوتی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ جس ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے وہ بھی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ ویسے اس طرح بہت سا وقت بھی بچ جاتا"..... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس کی غیر حاضری اور میری بنفس نفیس حاضری کے باوجود اس کی تعریف۔ یا اللہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔ عمران نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے اور تنویر کے مزاج میں آگ اور پانی جیسا فرق ہے"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ تنویر آگ اور میں پانی ہوں"..... عمران نے

چہک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تنویر وہ آگ ہے جس پر پانی اثر نہیں کرتا"۔ جولیا نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً کہا تو جیپ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے کوئین لینڈ میں ان دونوں گروپوں کا خاتمہ کر لینا چاہئے اس کے بعد لیبارٹری کی طرف توجہ کریں"..... صفدر نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ نقشے میں کوئی ایسا راستہ تلاش کریں جو کوئین لینڈ سے پہلے ہی گھوم کر اس معبد تک پہنچ جائے تاکہ ہم کوئین لینڈ میں وقت ضائع کرنے کی بجائے براہ راست لیبارٹری پہنچ جائیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا غلط رہے گا۔ معبد تک پہنچ جانے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے۔ ہمیں بہرحال کوئین لینڈ تو جانا ہی پڑے گا"..... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے سٹیئرنگ تھاما اور دوسرا ہاتھ جیب میں ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رائٹ کالنگ۔ اوور"..... بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"یس رانگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس طرح رائٹ کے مقابل عمران کی طرف سے رانگ کہنے کی وجہ سے صفدر سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"سپاٹ نمبر ون اور سپاٹ نمبر ٹو دونوں خالی نہیں ہیں اس لئے آپ کو نہیں مل سکتے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سپاٹ نمبر تھری۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"سپاٹ نمبر تھری پر دونوں فیملیوں کا مشترکہ قبضہ ہے۔ ان میں سے ایک فیملی سپاٹ نمبر ون پر بھی قابض ہے اور دوسری فیملی سپاٹ نمبر ٹو پر قابض ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر ہمارے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ ٹی ہاؤس میں اطمینان سے جا سکتے ہیں۔ اوور"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کوڈ گفتگو کا کیا مطلب ہوا"..... جولیا نے کہا۔

"جو لائحہ عمل تم نے بتایا تھا اسی لائحہ عمل کے بارے میں رپورٹ ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو سپاٹ نمبر ون سے مطلب درہ ہے۔ سپاٹ نمبر ٹو اور سپاٹ نمبر تھری کیا ہے"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کوئین لینڈ میں ایک مخبری کرنے والا گروپ ہے جان فشر گروپ۔ اس کی ٹپ اس اسلحہ فروش سے ملی تھی جس سے ہم نے اسلحہ لیا تھا۔ میں نے وہیں سے جان فشر سے بات کر لی تھی اور ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس نے جو رپورٹ دی ہے اس سے کئی الجھی ہوئی باتیں صاف ہو گئی ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"کون سی باتیں"..... جولیا نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ مارگرین اور رینوکا دونوں ایک ہی جگہ پر موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا اندازہ درست نکلا کہ مارگرین نے جارڈن کے بعد رینوکا کو ہائر کر لیا ہے۔ سپاٹ نمبر ون کا مطلب درہ ہے اور مجھے پہلے ہی اس درے کی طرف سے شدید خطرہ تھا اس لئے میں نے جان فشر سے کہا تھا کہ وہ اسے ضرور چیک کرے اور اس نے رپورٹ دی ہے کہ درے میں ایک گروپ کے آدمی ہمارے استقبال کے لئے موجود ہیں اور دوسرے گروپ کے آدمی اس رہائش گاہ کے گرد موجود ہیں جو ہم نے آرکن سے کوئین لینڈ میں بک کرائی تھی۔ اسے سپاٹ نمبر ٹو کا نام دیا گیا ہے"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس وقت تو تم نے درے کے بارے میں ایسے بات کی تھی جیسے صفدر کے بات کرنے پر تمہیں اچانک خیال آیا ہو جبکہ تم پہلے ہی اس بارے میں کام کر چکے تھے۔ پھر اس اداکاری کی کیا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ضرورت تھی"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب دراصل ہماری حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اداکاری کرتے ہیں"۔ صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں۔ مجھے دراصل باتیں یاد نہیں رہتیں اس لئے بے اختیار چونک پڑتا ہوں۔ اب دیکھو۔ اگر جان فشر کال نہ کرتا تو مجھے یاد ہی نہ رہتا کہ میں نے جان فشر کے ذمے کوئی کام لگایا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب اس کی اس مصنوعی توجیہہ پر بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ یہ سپاٹ نمبر تھری اور ٹی ہاؤس کیا ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

" سپاٹ نمبر تھری کا مطلب ہے وہ جگہ جہاں مارگرین موجود ہے اور بقول جان فشر رینو کا بھی وہیں پہنچی ہے اور ٹی ہاؤس کا مطلب ہے کہ کوئین لینڈ کی معروف کالونی ٹرنر کی کوٹھی نمبر تھرٹین ہمارے لئے ریزرو ہو چکی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن درے میں موجود افراد سے تو بہرحال نمٹنا ہی پڑے گا"۔ جولیا نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس درے سے پہلے ایک غیر معروف راستہ موجود ہے جس سے گو ہمیں لمبا چکر کاٹنا پڑے گا لیکن ہم درے سے گزرے بغیر کوئین لینڈ میں داخل ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" تم تم سب کچھ پہلے سے طے کر چکے تھے"..... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" لیڈر بیچارے کو نجانے لیڈری نبھانے کے لئے کیا کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود چیک چھوٹا ہی ملتا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ مارگرین کی رہائش گاہ کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا۔ میرا مطلب ہے سپاٹ نمبر تھری کی تشریح کیا ہو گی"۔ صالحہ نے کہا۔

" ٹی ہاؤس پہنچ کر پوچھ لیں گے۔ یہ تو طے ہو گیا کہ جان فشر نے وہ رہائش گاہ تلاش کر لی ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کیوں نہ درے پر موجود افراد سے پہلے نمٹ لیا جائے اس طرح ان کی تعداد میں بہرحال کمی ہی ہو گی"..... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح انہیں علم ہو جائے گا کہ ہم کوئین لینڈ میں داخل ہو چکے ہیں اور کوئین لینڈ واقعی چھوٹا سا قصبہ ہے جبکہ مارگرین کے ساتھ نجانے کتنے تربیت یافتہ افراد ہوں اور نجانے کہاں ہوں اس لئے پہلے ان دونوں خواتین کے نیاز حاصل کر لئے جائیں پھر ان کے ہمدردوں سے بھی بات ہو جائے گی"..... عمران نے کہا تو سب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیئے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اب تک درے کی طرف سے کوئی نہ کوئی اطلاع آ جانی چاہیئے تھی"..... رینوکا نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ سست رفتاری سے آ رہے ہوں۔ بہرحال پہاڑی سڑک ہے میدان تو نہیں ہے"..... مارگرین نے کہا۔

"ایسی بھی خراب سڑک نہیں ہے مارگرین۔ عمران انتہائی شاطر اور عیار آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے پہلے ہی نقشہ دیکھ کر اس درے کے بارے میں کوئی اندازہ لگا لیا ہو"..... رینوکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن فکسڈ فریکونسی اور جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رینوکا کالنگ۔ اوور"..... رینوکا نے کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ سٹون اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... دوسری طرف سے سٹون کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا وہ دونوں جیپیں ابھی درے تک نہیں پہنچیں۔ اوور"..... رینوکا نے کہا۔

"نو مادام۔ حالانکہ راسٹر ایک بلند پہاڑی پر چڑھ کر دوربین سے چیکنگ بھی کر رہا ہے لیکن کافی دور تک وہ دونوں جیپیں نظر نہیں آ رہیں۔ اوور"..... سٹون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں کھڑا کیا ہوا ہے تم نے۔ اوور"..... رینوکا نے پوچھا۔

"یہاں قریب ہی ایک مناسب جگہ پر موجود ہے مادام۔ اوور"۔ سٹون نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر تم چیک کرو اور راسٹر کو بھی ساتھ لے جاؤ تاکہ اندازہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں موجود ہیں اس وقت۔ اوور"۔ رینوکا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب یہ لوگ نظر آئیں تو مجھے ہیلی کاپٹر سے ہی رپورٹ دے دینا۔ اوور"..... رینوکا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رینوکا نے اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے سامنے موجود تپائی پر رکھ دیا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"میرے آدمیوں کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی کوئین لینڈ میں داخل ہی نہیں ہوئے"۔ مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال انہوں نے پہنچنا تو اسی رہائش گاہ پر ہی ہے جو انہوں نے بک کرائی ہے"..... رینوکا نے جواب دیا۔

"دونوں طرف سے ان کے خلاف پھندہ موجود ہے جس میں بھی یہ پہنچیں گے ضرور پھنسیں گے"..... مارگرین نے کہا تو دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔ پھر کافی دیر تک ان دونوں کے درمیان عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دی۔ رینوکا نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"..... سٹون کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رینوکا اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"..... رینوکا نے پوچھا۔

"مادام۔ ہم نے آرکن تک چیکنگ کر لی ہے۔ دونوں جیپیں سرے سے سڑک پر موجود ہی نہیں ہیں۔ اوور"..... دوسری طرف سے سٹون نے کہا تو رینوکا کے ساتھ ساتھ مارگرین بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے تھے جب ہم ہیلی کاپٹر پر

یہاں پہنچے۔ پھر وہ کہاں رہ گئے۔ اوور"..... رینوکا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام کہ وہ کسی اور راستے سے چکر کاٹ کر کوئین لینڈ پہنچنا چاہتے ہوں یا انہیں کسی طرح ہماری پکٹنگ کے بارے میں اطلاع مل چکی ہو اور وہ واپس آرکن چلے گئے ہوں۔ بہرحال سڑک پر موجود نہیں ہیں۔ اوور"..... سٹون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر تم ساتھیوں کو لے کر یہاں واپس آ جاؤ۔ اب ان کا خاتمہ کوئین لینڈ میں ہی ہو گا۔ اوور"..... رینوکا نے کہا۔

"کیا اسی رہائش گاہ پر آنا ہے یا جو سپاٹ ہم نے اپنے طور پر بک کرایا تھا وہاں پہنچیں۔ اوور"..... سٹون نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ تم وہیں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گی۔ اوور"۔ رینوکا نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں پہنچ کر تم نے مجھے کال کرنا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ رینوکا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ واقعی بے حد شاطر ہیں۔ بہرحال کب تک اور کہاں چھپیں گے"..... مارگرین نے کہا۔

ہو سکتا ہے کہ اپنی فطری ہوشیاری کی وجہ سے انہوں نے چکر

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کاٹا ہو۔ لیکن بہرحال وہ پہنچیں گے وہیں اپنی اسی رہائش گاہ پر۔ اگر تم کہو تو میں اپنے آدمیوں کو بھی وہیں بھجوا دوں"..... رینوکا نے کہا۔

" ارے نہیں۔ میزائل گنوں سے اس عمارت کو ہی تو اڑانا ہے اور یہ کام میرے آدمی آسانی سے کر لیں گے"..... مارگرین نے کہا۔

" تو پھر اب مجھے اجازت۔ کیونکہ اب یہاں میری تو ضرورت نہیں رہی"..... رینوکا نے کہا۔

" نہیں۔ جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے تم یہیں رہو گی"..... مارگرین نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ورنہ یہ تو طے ہے کہ یہ لوگ جیسے ہی عمارت میں پہنچیں گے تمہارے آدمی عمارت تباہ کر دیں گے اور انہوں نے بہرحال پہنچنا وہیں ہے اس لئے میں کہہ رہی تھی"..... رینوکا نے کہا اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آ گئی تو رینوکا نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"..... سٹون کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ رینوکا اٹنڈنگ یو۔ کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور"۔ رینوکا نے کہا۔

" کوئین لینڈ کی رہائش گاہ سے مادام۔ ہم ابھی پہنچے ہیں واپس۔ اوور"..... سٹون نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ وہیں رکو۔ میں خود آ جاؤں گی۔ اوور"..... رینوکا

نے کہا۔

" اگر آپ کہیں مادام تو ہم انہیں کوئین لینڈ میں تلاش کریں۔ اوور"..... سٹون نے کہا۔

" اس کی فوری طور پر ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس سیاحتی کمپنی سے معلوم کر لیا ہے جس کمپنی سے انہوں نے جیپیں لی ہیں اور اس کمپنی کے ذریعے انہوں نے یہاں کوئین لینڈ میں ایک رہائش گاہ بک کرائی ہے۔ مادام مارگرین کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ جس طرف سے بھی کوئین لینڈ پہنچے بہرحال وہیں پہنچیں گے اور پھر اس رہائش گاہ کو ہی میزائل گنوں سے اڑا دیا جائے گا۔ اس طرح ان کی ہلاکت بہرحال یقینی ہے۔ اوور"..... رینوکا نے کہا۔

" یس مادام۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رینوکا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے مارگرین کہ یہ لوگ چکر کاٹ کر براہ راست کوئین لینڈ کی بجائے لیبارٹری پر پہنچ جائیں اور ہم یہاں ان کا انتظار کرتے رہ جائیں"..... اچانک رینوکا نے کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر کہیں سے معلوم بھی ہو جائے تو وہ لیبارٹری کو کسی صورت بھی نہیں کھول سکتے۔ تیسری بات یہ کہ لیبارٹری کا سیکورٹی آفیسر معروف ایجنٹ کرنل ریان ہے اس لئے اگر وہ لوگ وہاں پہنچ بھی جائیں تب بھی ان کی موت یقینی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہے"..... مارگرین نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کرنل ریان کو معلوم ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری کے خلاف کام کرنے آرہے ہیں"..... رینوکا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اسے نہیں بتایا کیونکہ جب ہم نے ان کا باہر ہی شکار کرنا ہے تو پھر کیا ضرورت ہے بتانے کی"..... مارگرین نے جواب دیا تو رینوکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس رہائش گاہ پر موجود تھا جو جان فشر نے ان کے لئے حاصل کی تھی اور جس کے بارے میں اس نے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے عمران کو بتایا تھا۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی وہ یہاں پہنچے تھے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اس رہائش گاہ کے سامنے اور عقبی رخ پر باہر موجود تھے تاکہ کسی بھی ممکنہ نگرانی کو یا حملے کو چیک کر سکیں جبکہ کمرے میں عمران، جولیا، صالحہ اور صفدر موجود تھے۔

"اب کیا پرگرام ہے عمران صاحب"..... صفدر نے کہا۔

"ہم نے اب مارگرین کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے۔ میں جان فشر کو فون کر لوں"..... عمران نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ہیلی کاپٹر کی تیز آواز انہیں جیسے اپنے سروں پر سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"اوہ۔ یہ ہیلی کاپٹر تو ہماری رہائش گاہ میں اتر رہا ہے"..... جولیا نے کہا اور اچھل کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ برآمدے میں تنویر موجود تھا اور پھر انہوں نے ایک سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کو ساتھ والی کوٹھی کے اندر اترتے ہوئے دیکھا۔ اب ہیلی کاپٹر اتر گیا تھا صرف اس کے پنکھے چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جو آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو یہاں اس کوٹھی میں ہیلی کاپٹر سمیت نیچے اترے ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مسلح لوگ تھے۔ میں نے ایک میزائل گن کی جھلک دیکھی ہے"..... اچانک تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ رینوکا کے وہ ساتھی نہ ہوں جو درے پر نگرانی کر رہے تھے۔ ایک منٹ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کمرے میں جا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جان فشر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی جان فشر کی آواز سنائی دی۔

"رانگ بول رہا ہوں مسٹر رائٹ"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ پہنچ گئے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو کال کروں یا نہ کروں کہ آپ کی کال آ گئی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپاٹ نمبر ون کی تازہ ترین صورت حال بتاؤ"..... عمران نے کہا۔

"وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر اڑا اور پھر وہ آرکن کی طرف سڑک کے اوپر بڑھتا ہوا چلا گیا تھا۔ پھر کافی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس درے کے قریب ہی اتر گیا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ اس نے پرواز کی اور کوئین لینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اب سپاٹ نمبر ایک خالی ہے"۔ جان فشر نے جواب دیا۔

"کیا یہ ہیلی کاپٹر کسی سیاحتی کمپنی کا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن نام مجھے نہیں بتایا گیا"..... جان فشر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ سپاٹ نمبر تھری کہاں ہے"..... عمران نے کہا۔

"رینبٹ کالونی۔ کوٹھی نمبر سکس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہارا کوئی آدمی وہاں موجود ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ سپاٹ نمبر ٹو اور تھری دونوں کی نگرانی ہو رہی ہے"۔ جان فشر نے کہا۔

"گڈ شو۔ میں تمہیں دوبارہ کال کروں گا"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھی سوائے تنویر کے اندر پہنچ گئے تھے۔

"آؤ۔ درے والے لوگ ساتھ والی کوٹھی میں ہی اترے ہیں۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

پہلے ان سے نمٹ لیں"..... عمران نے کہا۔

"کیا کرنا ہے ان کا۔ کیا ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ صرف ہلاک کرنا ہے تاکہ ان کی تعداد کم ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"تو یہ کام میں اور تنویر آسانی سے کر لیں گے۔ آپ بیٹھیں"۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اور صالحہ جا کر اس رینوکا اور مارگرین کا خاتمہ کر دیں"..... جولیا نے کہا۔

"مارگرین سے میں نے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم بھی ساتھ چلے چلو"..... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور تنویر واپس آجائیں پھر چلتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی باہر موجود ہو اور وہ ہماری جیپیں پہچانتا ہو"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"..... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ چار آدمی تھے اور وہ سب کمرے میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے کہ تنویر نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ان کا خاتمہ کر دیا"..... صفدر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ کیا سفاک زمانہ آگیا ہے کہ چار جیتے جاگتے انسانوں کو مار کر ایسے بتایا جا رہا ہے جیسے انسانوں کی بجائے مچھر مارے ہوں"..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مچھر نہیں عمران صاحب۔ دشمن کہیے"..... صفدر نے کہا۔

"آؤ اب چلیں وہاں"..... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں آخر اتنی جلدی کیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ سمجھتے تو ہیں عمران صاحب۔ پھر کیوں جان بوجھ کر لاعلم بن جاتے ہیں"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ صفدر اب تم یہاں رکو۔ تم نے اپنا کوٹہ پورا کر لیا ہے۔ اب صالحہ اور جولیا اپنا کوٹہ پورا کر لیں۔ پھر کیپٹن شکیل کی باری آئے گی"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ شاید مارگرین اور رینوکا کے خاتمے کے لئے جا رہے ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر تنویر یہاں رہے گا۔ میں کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اس رہائش گاہ پر جاتا ہوں جو ہم نے بک کرائی تھی تاکہ وہاں موجود افراد کا بھی خاتمہ کیا جا سکے تاکہ ہمارا کم سے کم وقت اس چکر میں ضائع ہو"..... صفدر نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا۔ نجانے ان کی تعداد کتنی ہو اور وہ کہاں کہاں چھپے ہوئے ہوں۔ اس کے علاوہ یہاں کی پولیس سے بھی بچنا ضروری ہے"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ تو واقعی ہمیں اس طرح ہدایات دے رہے ہیں جیسے ہم بچے ہوں"..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شادی سے پہلے سب بچے ہی ہوتے ہیں"..... عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

رینوکا اور مارگرین دونوں شراب پینے میں مصروف تھیں۔

"آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں کسی طرف سے کوئی اطلاع ہی نہیں مل رہی"..... مارگرین نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ واپس چلے گئے ہوں"..... رینوکا نے کہا۔

"کیوں"..... مارگرین نے چونک کر کہا۔

"یہی سوچ کر کہ وہ لیبارٹری کو نہ ٹریس کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس پر قبضہ کر سکتے ہیں"..... رینوکا نے کہا۔

"کیا تم بھی عمران کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو"۔ مارگرین نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"..... رینوکا نے چونک کر کہا۔

"تو پھر تمہیں لازماً یہ معلوم ہو گا کہ عمران کی خاص صفت یہی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہے کہ وہ قدم آگے بڑھا کر کسی صورت پیچھے نہیں ہٹاتا۔ میں نے تو صرف اس کے بارے میں پڑھا ہے جبکہ تم کہہ رہی ہو کہ تم اسے اچھی طرح جانتی ہو۔ پھر ایسی بات کر رہی ہو"..... مارگرین نے کہا۔

" لیکن وہ حقیقت پسند بھی ہے اس لئے حالات دیکھ کر ہی فیصلہ کرتا ہے"..... رینوکا نے کہا۔

" میرا خیال مختلف ہے۔ وہ بہرحال کوئین لینڈ ضرور پہنچے گا لیکن اوہ ہاں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے"..... مارگرین نے یکلخت چونک کر سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا"..... رینوکا نے پوچھا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دو رہائش گاہیں بک کرائی ہوں اور ہم وہاں ان کا انتظار کرتے رہیں اور وہ کسی دوسری جگہ پہنچ جائیں"..... مارگرین نے کہا۔

" بظاہر تو ان کو اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہو بھی سکتا ہے کیونکہ عمران بہرحال بے حد شاطر اور عیار آدمی ہے"..... رینوکا نے کہا۔

" ہمیں انہیں چیک کرانا چاہئے"..... مارگرین نے کہا۔

" تم کہو تو میرے آدمی یہ کام کر لیں۔ سٹون نے تو پوچھا تھا لیکن اس وقت ہمارے ذہن میں یہ بات نہ تھی"..... رینوکا نے کہا۔

" ہاں۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ انہیں تلاش کریں۔

انہوں نے ان کی جیپیں بھی دیکھی ہوئی ہیں اس لئے وہ اس چھوٹے سے قصبے میں انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے"..... مارگرین نے کہا تو رینوکا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے"..... رینوکا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"..... اسی لمحے اس کے کانوں میں مارگرین کی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح رینوکا کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ذہن میں روشنی پھیلی اور اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ کرسی کے ساتھ رسی کی مدد سے جکڑی ہوئی تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ والی کرسی پر مارگرین بھی اسی حالت میں موجود تھی جبکہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

" تمہیں ہوش آ گیا رینوکا"..... اس کے کانوں میں عمران کی آواز پڑی تو اس نے چونک کر سامنے کی طرف دیکھا اور پہلے تو اس کی آنکھوں میں ہلکی سی دھند چھائی ہوئی تھی اس لئے سامنے موجود لوگوں کو وہ پہچان نہ سکی تھی لیکن اب یہ دھند صاف ہو چکی تھی اور اس کے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے دیکھا کہ سامنے کرسیوں پر عمران اور اس کی دو ساتھی عورتیں بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

" تم۔ تم عمران۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے باندھا کیوں ہے تم نے"۔ رینوکا نے کہا۔

" اس لئے کہ تم بڑی معروف ایجنٹ ہو اور مجھے ایک نجومی نے بتایا تھا کہ میری موت کسی خاتون کے ہاتھوں بھی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے۔ کیا ضرورت ہے اس قسم کا مذاق کرنے کی"..... عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ میں تو تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ پھر تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"..... رینوکا نے کہا۔

" تمہارے آدمی کوئین لینڈ سے باہر سڑک پر بنے ہوئے درے میں موجود تھے میزائل گنوں سمیت تاکہ ہماری جیپوں کو نشانہ بنا سکیں۔ پھر تمہارے آدمی سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر ٹرنر کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے اور اب وہ سب عالم بالا میں پہنچ کر اپنا حساب کتاب بھی دے چکے ہوں گے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہی ہو کہ تم ہماری دشمن نہیں ہو"..... عمران نے کہا تو رینوکا کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم۔ تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا لیکن تم۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئے"..... رینوکا نے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

" سنو۔ سنو۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے۔ تم نے جارڈن کو ہلاک کر دیا تھا جس کا مجھے شدید جذباتی دھچکا پہنچا تھا اس لئے میں یہاں آئی تھی لیکن سنو۔ یہ میری غلطی تھی۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واپس چلی جاؤں گی اور کبھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گی"۔ رینوکا نے کہا۔

" سنو مارگرین سے پہلے تمہیں ہوش میں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم مجھے بتا سکو کہ لیبارٹری کہاں ہے اور وہاں کیا انتظامات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ حقیقت ہے کہ مجھے نہیں معلوم"۔ رینوکا نے کہا۔

" جو کچھ معلوم ہے وہ بتا دو۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ تمہاری اس مارگرین سے اس بارے میں بات نہ ہوئی ہو"..... عمران نے کہا۔

" مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج کوئی معروف ایجنٹ کرنل ریان ہے اور بس۔ تم یقین کرو کہ اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے"..... رینوکا نے کہا۔

" سوچ لو۔ اگر مارگرین نے بتایا کہ تمہیں اس سے زیادہ علم ہے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

تو پھر تمہیں معافی نہ مل سکے گی"..... عمران نے کہا۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو پلیز۔ مجھے چھوڑ دو"..... رینوکا نے کہا۔

" صالحہ اب مارگرین کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا تو ایک لڑکی اٹھی اور اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اس شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی مارگرین کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈالا اور کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد مارگرین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس کا جسم تن گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب"۔ مارگرین نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں حقیقتاً دھماکے ہو رہے تھے۔ اس کا شعور ابھی تک پوری طرح بیدار نہیں ہوا تھا۔

" تمہارا نام مارگرین ہے"..... ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اب اسے اپنے سامنے ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا جو مقامی تھا۔ اس کے دائیں بائیں دو مقامی لڑکیاں موجود تھیں اس نے گردن موڑی تو ایک بار پھر چونک پڑی

کیونکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر رینوکا بھی اس کی طرح رسیوں میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔

" یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب"..... مارگرین کو چند لمحوں تک تو اس ماحول کی سمجھ ہی نہ آئی تھی کیونکہ اسے تو یہ یاد تھا کہ وہ رینوکا کے ساتھ بیٹھی شراب نوشی میں مصروف تھی کہ اچانک اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ اس سچوئیشن میں موجود تھی۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے مارگرین۔ تم نے پاکیشیا کے ڈاکٹر راشدی کو اسٹارک کے دو کیپسول کھلا کر اور پھر اس پر ہپناٹزم کا عمل کر کے اس کے ذہن میں موجود فارمولا اس سے تحریر کرایا اور پھر ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے واپس گریٹ لینڈ پہنچ گئی۔ اس کے بعد تم ہم سے باقاعدہ ملنے ہوٹل آئی تاکہ ہمارا شک دور کر سکو۔ اس کے بعد جب ہم نے معلوم کرایا کہ لیبارٹری آرکن میں ہے تو تم نے یہاں جارڈن کو ہمارے خلاف ہائر کیا اور خود تم اپنے آدمیوں سمیت کوئین لینڈ آ گئی کیونکہ تمہیں معلوم تھا کہ لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہے۔ جارڈن کی ہلاکت کے بعد تم نے رینوکا کو ہائر کر لیا اور رینوکا اپنے ساتھ چار مسلح افراد لے کر یہاں آ گئی۔ رینوکا نے اپنی فطرت کے مطابق کوئین لینڈ سے باہر ہی ہم سے نمٹنے کی کوشش کی اور اس نے مسلح افراد ایک پہاڑی درے پر تعینات کر دیئے جبکہ رینوکا نے سیاحتی کمپنی سے جیپوں کے بارے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

میں بھی معلومات حاصل کر لیں اور ہم نے اس کمپنی کے ذریعے کوئین لینڈ میں جو رہائش گاہ بک کرائی تھی اس کے بارے میں بھی معلوم کر لیا۔ چنانچہ تم دونوں یہاں اس رہائش گاہ پر رہیں جبکہ تمہارے آدمی اس رہائش گاہ کی نگرانی کرنے لگے تاکہ جب ہم وہاں پہنچیں تو اس رہائش گاہ کو میزائل گنوں کی مدد سے اڑا دیا جائے جبکہ رینوکا کے ساتھی پہاڑی درے پر میزائل گنیں لے کر بیٹھ گئے۔ بہرحال انہیں مایوس لوٹنا پڑا اور وہ ہیلی کاپٹر سمیت اس جگہ پہنچ گئے جہاں ہم پہلے سے موجود تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا اور ہمارے یہاں پہنچنے کے بعد ہمارے ساتھیوں نے اس رہائش گاہ کے گرد تمہارے آدمیوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہو گا۔ میں نے یہ ساری تفصیل اس لئے تمہیں بتائی ہے تاکہ تم سوال جواب میں مزید وقت ضائع نہ کرو"..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے یہ تفصیل سن کر مارگرین کے دماغ میں ایک بار پھر دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ پلیز تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہم نے تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا اور سنو۔ تم جانو اور لیبارٹری جانے۔ ہم واپس چلی جائیں گی"..... مارگرین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اسے فوری طور پر یہی سوجھا تھا کہ وہ ایسی بات کرے اور بچ جانے کے بعد وہ دوبارہ بھی عمران کے خلاف کام کر سکتی تھی۔

"اگر تم لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دو تو تمہیں زندہ

چھوڑا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ رینوکا ہمیں پہلے بتا چکی ہے کہ معروف ایجنٹ کرنل ریان اس لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج ہے اور میں کرنل ریان کو اچھی طرح جانتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"مجھے لیبارٹری کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں"۔ مارگرین نے کہا۔

"سوچ لو۔ آخری موقع دے رہا ہوں۔ اس کے بعد دوسرا سانس نہ لے سکو گی"..... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا کہ مارگرین کو اپنے جسم میں سردی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگ گئیں۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں کبھی وہاں نہیں گئی"..... مارگرین نے جواب دیا اور ویسے حقیقت بھی یہی تھی۔

"تم نے کرنل ریان سے فون پر بات کی تھی یا ٹرانسمیٹر پر"۔ عمران نے پوچھا۔

"فون پر"..... مارگرین کے منہ سے لاشعوری طور پر الفاظ نکل گئے۔

"کیا فون نمبر ہے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"..... مارگرین کے ذہن میں یکلخت رد عمل کی تحریک سی ابھری۔ اسے خیال آیا کہ وہ ایک معروف ایجنٹ ہے لیکن وہ سب کچھ اس طرح بتاتی چلی جا رہی ہے جیسے وہ عام سی لڑکی ہو جبکہ وہ ہپناٹزم میں اس قدر ماہر تھی کہ اگر وہ چاہتی تو اپنا ذہن بلینک

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کر لیتی۔

" میں نے سنا ہے کہ تم ہپناٹزم میں بہت مہارت رکھتی ہو۔ ماسٹر کلب کا ماسٹر بھی تمہاری تعریف کر رہا تھا"..... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم نے درست سنا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ تم بھی ہپناٹزم میں کافی مہارت رکھتے ہو"..... مارگرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ پھر میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں کہ تم میرے ذہن کو کنٹرول میں کر لو"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اس نے مڑ کر کرسی اٹھائی اور مارگرین کے عین سامنے کرسی رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں مارگرین کی آنکھوں میں ڈال دیں۔ مارگرین کی پتلیاں سکڑنے لگیں لیکن چند لمحوں میں ہی اسے احساس ہو گیا کہ عمران سپر مائنڈ ہے اور اسے کسی طرح بھی کنٹرول کرنا تو ایک طرف اسے چیک بھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس نے نظریں ہٹانے کی کوشش کی لیکن اب نظریں ہٹانا اس کے اپنے بس میں نہیں رہا تھا اور پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ جسے وہ ٹرانس میں لے لیتی ہے اس کا ذہن کس حالت میں ہوتا ہے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کا لاشعور چیک کیا جا رہا ہے لیکن وہ آنکھیں کھولے بے بس بیٹھی ہوئی تھی۔ اچانک عمران نے نظریں ہٹائیں تو مارگرین کو جھٹکا سا لگا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر

لیں۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے مارگرین۔ تم اس کا فون نمبر جانتی ہو لیکن تم کبھی لیبارٹری میں نہیں گئی"..... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ عمران واپس اپنی ساتھی لڑکیوں کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھ چکا تھا۔

" میں نے سچ بولا تھا"..... مارگرین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ اب تم فون نمبر بتا دو"..... عمران نے کہا۔

" سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی"..... مارگرین نے کہا۔

" تو پھر مجھ سے سن لو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے درست فون نمبر بتا دیا۔

" کیا۔ کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا"..... مارگرین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی تمہارے ذہن کو ٹٹول کر اس میں سے نکالا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ایس کالنگ ۔ اوور"..... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ اے اٹنڈنگ یو ۔ اوور"..... عمران نے جواب دیتے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ہوئے کہا۔

" دس پرندے مل سکے ہیں اور مارکیٹ میں تھے ہی اتنے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کوئی گیم اسسٹنٹ تو نہیں آ گیا موقع پر۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ سب کام خاموشی سے مکمل ہو گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اب تم سب سپاٹ نمبر تھری پر آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" تمہارے دس ساتھی تھے جو رہائش گاہ کو گھیرے ہوئے تھے۔ وہ سب ختم کر دیئے گئے ہیں"..... عمران نے مارگرین سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھے یقین آ گیا ہے کہ ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم ہر لحاظ سے ہم سے برتر ہو"..... مارگرین نے جواب دیا۔

" برتر تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ بہرحال اب تم دونوں کے بارے میں فیصلہ میری ساتھی عورتیں کریں گی کیونکہ عورتیں ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانتی ہیں"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ عورتیں نہیں ہیں۔ عورتوں کے روپ میں چڑیلیں ہیں"۔

عمران کی ایک ساتھی عورت نے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں نظر آنے والے مشین پسٹل کی نال سے تیز رنگ کے شعلے نکلے اور اس کے ساتھ ہی مارگرین کے جسم میں یکلخت جیسے گرم سلاخیں سی اترتی چلی گئیں۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی سانس اس کے گلے میں پتھر بن کر اٹک گیا۔ اس نے سانس لینے کی بے حد کوشش کی لیکن بجائے اس کے کہ سانس باہر نکلتا اس کا ذہن یکلخت اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کسی نے اس پر اچانک سیاہ چادر ڈال دی ہو اور اس کے تمام احساسات جیسے اس سیاہ چادر میں غائب ہو گئے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

چھوٹے سے کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کرسی پر نیم دراز سامنے رکھے ہوئے ٹیلی ویژن پر چلنے والی ایک فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "..... اس نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس کی نظریں ٹی وی سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" آؤٹ کال ہے جناب "..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

" چیک کیا ہے کہاں سے ہو رہی ہے "..... اس آدمی نے کہا۔

" یس سر۔ کوئین لینڈ کی رینبٹ کالونی سے "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ وہاں کون ہے جسے میرا نمبر معلوم ہے۔ بہرحال کراؤ

بات "..... اس آدمی نے کہا۔

" ہیلو۔ مارگرین بول رہی ہوں۔ ایجنٹ ٹاسٹ ایجنسی "۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ مارگرین کے بارے میں نہ صرف بہت کچھ جانتا تھا بلکہ وہ اس سے کئی بار مل بھی چکا تھا۔

" اوہ تم۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں۔ کیسے کال کی ہے اور کوئین لینڈ میں تمہاری موجودگی کی کیا وجہ ہے "..... کرنل ریان نے کہا۔

" کرنل ریان۔ پاکیشیا سے حاصل کردہ ایک فارمولا سپیشل ایجنٹ کے ذریعے تمہاری لیبارٹری بھجوایا گیا تھا "..... مارگرین نے کہا۔

" بھجوایا گیا ہو گا۔ میرا فارمولوں سے کیا تعلق۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر مارٹن کو علم ہو گا "..... کرنل ریان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تم میری بات ڈاکٹر مارٹن سے کرا سکتے ہو "..... مارگرین نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ سوری۔ آؤٹ کال کسی صورت بھی ڈاکٹر مارٹن اٹنڈ نہیں کرتا۔ تم بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے "..... کرنل ریان نے کہا۔

" وہ فارمولا میں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کو واپس حاصل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

دارالحکومت پہنچ چکی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ لیبارٹری آرکن کے علاقے کوئین لینڈ میں ہے اور یہ لوگ لازماً یہاں پہنچ جائیں گے اس لئے میں چاہتی تھی کہ اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں کہ اس پر کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو رہا تو اسے لیبارٹری میں رکھنے کی بجائے ڈیفنس سیکرٹریٹ کے سپر سٹور میں بھجوا دیا جائے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً لیبارٹری پر حملہ کر دے گی"..... دوسری طرف سے مارگرین نے کہا۔

" اوہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مجھے بھی بہت کچھ معلوم ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کرنا میں ڈاکٹر مارٹن سے بات کرتا ہوں"..... کرنل ریان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ کریڈل کو مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔

" یس سر"..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر مارٹن سے میری بات کراؤ"..... کرنل ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"..... کرنل ریان نے کہا۔

" ڈاکٹر مارٹن سے بات کریں باس"..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو ڈاکٹر مارٹن۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں"..... کرنل

ریان نے کہا۔

" یس کرنل ریان۔ کیوں کال کی ہے"..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی اور بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

" جناب۔ کوئی نیا فارمولا لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے"۔ کرنل ریان نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں"..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" جناب۔ یہ فارمولا پاکیشیا سے چرایا گیا تھا اور اس فارمولے کے حصول کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس گریٹ لینڈ پہنچ چکی ہے"۔ کرنل ریان نے کہا۔

" تو پھر"..... ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں حیرت تھی۔

" جناب۔ اگر اس پر کام نہیں ہو رہا تو اسے ڈیفنس سیکرٹریٹ کے سپر سٹور میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح لیبارٹری نقصان سے بچ سکتی ہے"..... کرنل ریان نے کہا۔

" کام تو اس پر کیا ہونا ہے ابھی تو اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیا تم لوگ لیبارٹری کی حفاظت نہیں کر سکتے"..... ڈاکٹر مارٹن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" بالکل کر سکتے ہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک حد تک فعال ہے۔ جب تک وہ مارے جائیں گے تب تک لیبارٹری کو نقصان پہنچ چکا ہو گا اس لئے میں کہہ رہا تھا کہ اگر اس طرح لیبارٹری نقصان سے بچ جائے تو بہتر ہے"..... کرنل ریان نے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

جواب دیا۔

" سوری۔ چونکہ اس کی چیکنگ ہو رہی ہے اس لئے ابھی دو ہفتوں تک فارمولا فارغ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد سوچیں گے "۔ ڈاکٹر مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ریان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی اور سیکرٹری نے اسے مارگرین کی کال کا بتا دیا۔

" ہیلو مارگرین۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں "..... کرنل ریان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر مارٹن سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" ڈاکٹر مارٹن کا براہ راست نمبر کیا ہے میں ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرتی ہوں۔ وہ براہ راست ڈاکٹر مارٹن سے بات کر لیں گے "۔ مارگرین نے کہا تو کرنل ریان نے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم ہوشیار رہنا۔ میں یہاں کوئین لینڈ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس لئے آئی ہوں کہ اگر یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں تو میں باہر ہی ان کا خاتمہ کر دوں "..... مارگرین نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال بے فکر رہو۔ اول تو وہ لیبارٹری کو ٹریس ہی نہ کر سکیں گے اور اگر کر بھی لیں گے تو لیبارٹری میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور اگر داخل ہو گئے تو کرنل ریان یہاں موجود ہے "..... کرنل ریان نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ ویسے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کوئین لینڈ آ جاؤ۔ میں یہاں بڑی بور ہو رہی ہوں "..... مارگرین کا لہجہ یکلخت تبدیل ہو گیا تھا۔

" اوہ نہیں۔ سوری۔ مجھے مہینے میں صرف ایک روز کے لئے اجازت ہوتی ہے اور ایک روز ابھی ایک ہفتہ پہلے گزر چکا ہے "۔ کرنل ریان نے جواب دیا۔

" اوکے۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ گڈ بائی "..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ریان نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ عمران لازماً یہاں پہنچ جائے گا۔ میں جانتا ہوں اسے۔ بہرحال ٹھیک ہے اگر وہ یہاں پہنچا تو پھر مارا بھی میرے ہی ہاتھوں جائے گا "..... کرنل ریان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی توجہ دوبارہ ٹی وی کی طرف ہو گئی اور پھر وہ ٹی وی دیکھنے میں محو ہو گیا۔ ویسے بھی کوئی فوری خطرہ درپیش نہ تھا اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مارگرین کی رہائش گاہ پر ہی موجود تھا۔ مارگرین اور رینوکا کو جولیا نے گولیوں سے اڑا دیا تھا اور پھر ان کی لاشیں گٹر میں ڈال دی گئی تھیں۔ عمران کے ساتھی بھی مارگرین کے گروپ کا خاتمہ کر کے واپس یہاں پہنچ چکے تھے جبکہ رینوکا کے ساتھیوں کو وہ پہلے ہی ختم کر چکے تھے۔ اس لئے ایک لحاظ سے اب کوئین لینڈ میں ان کا کوئی مخالف باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ سب ایک بڑے کمرے میں تھے اور عمران نے ان کے سامنے کرنل ریان کو فون کر کے مارگرین کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سب ساتھی سن رہے تھے۔

" کیا تمہیں ڈیفنس سیکرٹری کے لہجہ اور آواز کے بارے میں علم ہے "..... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ اس سے بات کرنا پڑے گی "..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے پھر اس نے انکوائری سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کر کے دارالحکومت کی انکوائری کو کال کیا اور اس سے ڈیفنس سیکرٹری کا نمبر لے کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں "..... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں "..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب لائن پر ہیں۔ بات کرائیں "۔ چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

" لارڈ برٹن بول رہا ہوں "..... چند لمحوں بعد عمران کے منہ سے بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

" یس لارڈ۔ میں مرفی بول رہا ہوں "..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے تحت ٹاسٹ ایجنسی پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن مکمل کرنے والی ہے "..... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں لارڈ برٹن۔ بس ایک مشن تھا فارمولا حاصل کرنے کا۔ وہ اس ایجنسی نے کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ آپ کو بھی اس کا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

علم ہے اس کے علاوہ اور کوئی مشن نہیں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس فارمولے کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس تو یہاں نہیں پہنچ گئی"..... عمران نے کہا۔

"مجھے تو اطلاع نہیں ہے۔ ویسے اگر پہنچ بھی گئی تو خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلی جائے گی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ انتہائی تیز لوگ ہیں"..... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہیں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کرنل ریان کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ ڈاکٹر مارٹن بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

"پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"..... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"کراؤ بات"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مرفی بول رہا ہوں"..... عمران نے اس بار ڈیفنس سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے کرنل ریان کی بات ماننے کی بجائے اسے فارمولے کے بارے میں انکار کر دیا ہے حالانکہ کرنل ریان درست کہہ رہا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس ہے۔ وہ اس پوری لیبارٹری کو ہی تباہ کر سکتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ لیبارٹری کو نقصان سے بچایا جا سکے اور یہ بھی سن لیں کہ آپ ہی سب سے پہلے ان کا نشانہ ہوں گے اس لئے آپ فارمولا کرنل ریان کو دے کر بھجوا دیں"..... عمران نے اس بار سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔ اگر آپ کا حکم ہے تو پھر مجبوری ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہی ملک کے مفاد میں ہے ڈاکٹر مارٹن"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ڈاکٹر مارٹن نے کہا تو عمران نے کریڈل دبایا اور تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل ریان کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری مرفی بول رہا ہوں۔ کرنل ریان سیکورٹی آفیسر سے بات کرائیں"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں کرنل ریان بول رہا ہوں سر۔ دوسری طرف سے کرنل ریان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اس

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری براہ راست اس سے بات کرے گا۔

" ٹاسٹ ایجنسی کی مارگرین نے مجھے کال کر کے سب تفصیل بتا دی ہے۔ میں نے ڈاکٹر مارٹن سے بات کی ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ لیبارٹری کو کسی بھی نقصان سے بچانے کے لئے یہی بہتر ہے کہ فارمولا ڈیفنس سپر سٹور میں منتقل کر دیا جائے۔ تم ایسا کرو کہ خود یہ فارمولا لے کر مارگرین کے پاس پہنچ جاؤ اور فارمولا اس کے حوالے کر دو تاکہ وہ اسے سپر سٹور تک پہنچا دے۔ میں نے مارگرین کو حکم دے دیا ہے وہ تم سے خود ہی رابطہ کرے گی"..... عمران نے ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گئی سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" چلو۔ یہ کام تو ہو گیا۔ فارمولا خود بخود ہمارے پاس پہنچ جائے گا"..... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ واقعی سپر مائنڈ ہیں عمران صاحب اور آپ ہمیں تو شاید تکلفاً ساتھ لے لیتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ آپ اپنی ذات میں سیکرٹ سروس ہیں"..... صالحہ نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ میں تم لوگوں کو صرف رعب اور دبدبے کے لئے ساتھ رکھتا ہوں۔ اب دیکھو تنویر کا چہرہ۔ دیکھتے ہی بچے تو ایک

طرف بڑے بڑے بھی خوف سے کانپنے لگ جاتے ہیں۔ صفدر کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کے پتے پانی بن جاتے ہیں۔ کیپٹن شکیل کو دیکھ کر لوگ دنیا داری کے جھمیلوں سے نجات حاصل کر کے ویرانوں میں پناہ لینے کے بارے میں فیصلہ کر لیتے ہیں اور جولیا کو دیکھ کر انہیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس دنیا میں بھی حور موجود ہو سکتی ہے اور تمہیں دیکھ کر لوگوں کو فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ شیروں کو سدھانے والی ہنٹر والی کیسی ہوتی تھی"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" یہ آپ نے میرے بارے میں خصوصاً شیر کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" صفدر کا مطلب ہے بہت بہادر۔ بے حد دلیر اور غیر ایسی ہی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا بیٹھی مسکرا رہی تھی۔ البتہ تنویر کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" مارگرین بول رہی ہوں۔ کرنل ریان صاحب سے بات کراؤ"۔ عمران نے مارگرین کے لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ کرنل ریان بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد کرنل

® Scanned PDF BY HAMEEDI

ریان کی آواز سنائی دی۔

" مارگرین بول رہی ہوں کرنل ۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی بات ہو گئی ہو گی تم سے "..... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوئی ہے "..... کرنل ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب کیا پروگرام ہے "..... مارگرین نے کہا۔

" ڈاکٹر مارٹن سے بات ہوئی ہے۔ ایک گھنٹے بعد فارمولا مجھے مل جائے گا اور میں اسے لے کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ تم اپنا ایڈریس بتا دو "..... کرنل ریان نے کہا تو عمران نے اس کوٹھی کا ایڈریس بتا دیا جس میں وہ موجود تھے۔

" اوکے ۔ میں پہنچ جاؤں گا "..... کرنل ریان نے کہا۔

" کتنی چھٹی لے کر آؤ گے "..... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ یہ سپیشل ڈیوٹی ہے۔ مجھے فوراً ہی واپس آنا ہو گا "۔ کرنل ریان نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی "..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" لو بھئی فارمولا خود چل کر یہاں پہنچ رہا ہے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کرنل ریان شراب کا جام سامنے رکھے چسکیاں لینے میں مصروف تھا۔ ساتھ ہی اس کا بریف کیس پڑا ہوا تھا جس میں فارمولے کی فائل موجود تھی۔ اس نے لیبارٹری کا سپیشل وے کھولنے کے احکامات دے دیئے تھے اور اب وہ اس انتظار میں تھا کہ اسے سپیشل وے کھل جانے کی اطلاع ملے تو وہ کوئین لینڈ جانے کے لئے چل پڑے کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سمجھ گیا کہ سپیشل وے کھلنے اور باہر جیپ پہنچ جانے کی اطلاع دینے کے لئے کال کی گئی ہو گی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "..... کرنل ریان نے کہا۔

" باس۔ دارالحکومت سے آپ کے دوست رچمنڈ کی کال ہے "۔ دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ریان بے اختیار چونک پڑا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"..... کرنل ریان نے کہا۔

"ہیلو۔ رچمنڈ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ریان بول رہا ہوں۔ کیسے اچانک کال کر دی۔ خیریت"..... کرنل ریان نے کہا۔

"تمہاری خیریت معلوم کرنے کے لئے کال کی ہے کیونکہ جو اطلاع مجھے ملی تھی اس کے بعد تمہاری خیریت کی طرف سے مجھے فکر لاحق ہو گئی تھی"..... دوسری طرف سے رچمنڈ نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے مجھے۔ کیا ہونا تھا"..... کرنل ریان نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی ہلکی ہلکی جھلکیاں تھیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رچمنڈ گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس کا سب سے فعال ایجنٹ ہے اور اس کی ذہانت اور کارکردگی کی مثالیں دی جاتی ہیں اس لئے اس کی طرف سے ہونے والی ایسی بات محض مذاق نہیں ہو سکتی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس یا دوسرے لفظوں میں علی عمران تمہاری لیبارٹری تک نہیں پہنچا"..... رچمنڈ نے کہا تو کرنل ریان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ رچمنڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ملی ہو گی اس لئے اس نے فون کیا ہے۔

"وہ تو نہیں پہنچا البتہ یہ اطلاع مل چکی ہے کہ وہ دارالحکومت پہنچ چکا ہے اور میں نے اسے لیبارٹری سے دور رکھنے کا بندوبست بھی پیشگی کر لیا ہے"..... کرنل ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہ کوئین لینڈ پہنچ چکا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری لیبارٹری کوئین لینڈ میں ہی موجود ہے"..... رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئین لینڈ۔ اوہ نہیں۔ یہاں تو ٹاسٹ ایجنسی کی مارگرین ہے اور مجھے اطلاع بھی اسی نے دی ہے"..... کرنل ریان نے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی وہاں موجود ہے لیکن اس نے کیا اطلاع دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کوئین لینڈ نہیں پہنچے جبکہ انہوں نے آرکن میں جارڈن کو ہلاک کر دیا اور اب تو یہی اطلاع ہے کہ وہ کوئین لینڈ پہنچ چکا ہے"..... رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر پہنچ بھی چکے ہوں گے تو خود ہی واپس چلے جائیں گے کیونکہ جس فارمولے کے لئے وہ یہاں آ رہے ہیں وہ فارمولا ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے حکم پر یہاں سے نکال کر ڈیفنس سپر سٹور میں پہنچایا جا رہا ہے۔ میں یہ فارمولا مارگرین کو دینے جا رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ اگر تم چند لمحے مزید دیر سے کال کرتے تو میں نکل چکا تھا"۔ کرنل ریان نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے کب اس کا حکم دیا تھا"..... رچمنڈ نے پوچھا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"کب کا کیا مطلب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے۔ پہلے مارگرین نے مجھے کال کیا اور یہ تجویز پیش کی تو میں نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر مارٹن سے بات کی لیکن ڈاکٹر مارٹن نے انکار کر دیا جس پر مارگرین نے کہا کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو کہتی ہے اور تم جانتے ہو کہ مارگرین کے لئے ایسے لوگوں کو قابو میں کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کی۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ڈاکٹر مارٹن سے بات کی اور اسے حکم دیا کہ فارمولا سپر سٹور میں بھجوا دیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے براہ راست مجھ سے بات کی اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ فارمولا مارگرین کو پہنچا دوں"..... کرنل ریان نے کہا۔

"تم پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے کنفرم کر لو کیونکہ تم بھی جانتے ہو کہ عمران نہ صرف آواز اور لہجے کی بخوبی نقل کر لیتا ہے بلکہ ایسے چکر چلانا اس کی فطرت ثانیہ بن چکا ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ جہاں تم فارمولا لے کر پہنچو وہاں مارگرین کی بجائے عمران موجود ہو"۔ رچمنڈ نے کہا تو کرنل ریان بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لیکن میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی آواز اچھی طرح پہچانتا ہوں اور انہوں نے مجھ سے بات کی ہے"۔ کرنل ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو چیک کر لینے میں کیا حرج ہے۔ میں تمہیں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں"..... رچمنڈ نے کہا۔

"میں نہیں۔ تم چیک کرو اور پھر مجھے بتاؤ۔ میری نسبت تم زیادہ آسانی سے چیک کر سکتے ہو"..... کرنل ریان نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کر کے ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں کال کرتا ہوں"..... رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"..... کرنل ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پھر اسے بتایا گیا کہ لیبارٹری کا سپیشل وے کھول دیا گیا ہے اور جیپ بھی باہر تیار ہے۔

"ابھی اسے بند کر دو۔ مجھے ایک ضروری کال کا انتظار ہے"۔ کرنل ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد رچمنڈ کی کال دوبارہ آ گئی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"..... کرنل ریان نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

میں نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے تمہیں کوئی کال نہیں کی اور نہ ہی ڈاکٹر مارٹن کو۔ البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ان کی بات سیکرٹری داخلہ لارڈ برٹن سے ضرور ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں دونوں کالیں عمران نے خود کی ہیں"..... رچمنڈ نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ تم نے کیسے معلوم کیا ہے کہ انہوں نے کوئی کال نہیں کی"..... کرنل ریان نے کہا۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی تمام کالیں باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہیں اور ان کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے"..... رچمنڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب فراڈ ہے۔ اوہ۔ پھر مجھے اب کیا کرنا چاہئے"..... کرنل ریان نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً یہ ساری بات چیف سیکرٹری صاحب کے گوش گزار کرو۔ وہ خود ہی کسی نہ کسی ایجنسی کو ان کے خلاف کام کرنے کا حکم دے دیں گے"..... رچمنڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ میں خود اس عمران کے خلاف کام کروں گا۔ میں کیوں کوئی سہارا لوں"..... کرنل ریان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے پاس انتہائی سنہری موقع ہے۔ عمران مطمئن ہو گا کہ تم فارمولا لے کر پہنچ رہے ہو جبکہ تم چند آدمیوں سمیت اس کوٹھی کو گھیر لو۔ اس کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو اور پھر اندر داخل ہو کر ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ لیکن خیال رکھنا عمران کو ویسے ہی عفریت نہیں کہا جاتا۔ اگر تم سے معمولی سی بھی غفلت ہو گئی تو مارے جاؤ گے"..... رچمنڈ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم نے مجھے ہوشیار کر دیا ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران میرے مقابل کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ اب میں اسے ایسی موت ماروں گا کہ اس کی روح صدیوں تک

بلبلاتی رہے گی"..... کرنل ریان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسے دعوے پہلے بھی بے شمار لوگوں نے کئے ہیں کرنل۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بہترین ایجنٹ رہے ہو۔ ذہین بھی ہو اور تم میں واقعی صلاحیتیں بھی ہیں لیکن عمران تو عفریت ہے عفریت۔ اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"..... رچمنڈ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو رچمنڈ۔ تم سے جب دوستی ہوئی اس وقت میں فیلڈ سے ہٹ چکا تھا۔ اس لئے تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ کرنل ریان کیا کر سکتا ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے بروقت ہوشیار کر دیا۔ اب میں اس عمران سے خود ہی نمٹ لوں گا"۔ کرنل ریان نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو"..... کرنل ریان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فائل ڈاکٹر مارٹن کو واپس دینے کی بجائے اپنے پاس ہی محفوظ رکھے گا اور سیکورٹی کے چار افراد سمیت وہاں جائے گا اور وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے گا پھر اندر جا کر ان کا خاتمہ کرے گا۔ چنانچہ اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ اس سلسلے میں انتظامات کر سکے۔

® Scanned PDF BY HAMEEDI

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ میں موجود تھا۔ انہیں کرنل ریان کا انتظار تھا۔

" یہ ضروری نہیں ہے کہ کرنل ریان اکیلا آئے۔ اس کے ساتھ اور لوگ بھی تو آسکتے ہیں"..... جولیا نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ فارمولا ہمیں چاہیئے وہ مل جائے گا۔ باقی رہے دیگر افراد، تو افراد کا کام ہی آنا جانا ہوتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کرنل ریان بہرحال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے اس لئے ضروری نہیں کہ وہ ناک کی سیدھ میں یہاں دوڑا چلا آئے"۔ صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری کی کال کے بعد اس کے ذہن میں کوئی شک پڑ ہی نہیں سکتا اور پھر وہ یہاں مارگرین کے پاس آ رہا ہے

عمران جیسے حقیر فقیر کے پاس تو نہیں آ رہا"..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر کسی کو نگرانی کے لئے بھیج دینا چاہیئے"..... اچانک جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں خود ہی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے باہر سے چٹک چٹک کی تیز آوازیں ابھریں اور وہ سب چونکے ہی تھے کہ یکلخت عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کی بینائی اچانک غائب ہو گئی ہے۔ ابھی اس کا ذہن اس سلسلے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے تمام احساسات بھی یکلخت غائب ہو گئے۔ پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ جیسے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں دیوار کے ساتھ نصب کنڈوں میں جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ اسی طرح کنڈوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ البتہ ان سب کے جسم ڈھیلے پڑے ہوئے تھے اور گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کہ انہیں وہاں گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا کیونکہ یہ کمرہ اس کوٹھی میں موجود نہیں تھا۔

" لیکن یہ کس نے کیا ہے اور کیوں "..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے کنڈوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا جس میں اس کے بازوں جکڑے ہوئے تھے۔ کنڈوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ انہیں تازہ تازہ نصب کیا گیا ہے۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو آگے کی طرح جھٹکے دیئے لیکن کنڈے تازہ ہونے کے باوجود کافی مضبوطی سے نصب تھے۔ ابھی عمران اس پر غور کر ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم خود بخود ہوش میں آ گئے ۔ یہ کیسے ممکن ہے "..... آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے خود بخود ہوش میں آنے کی عادت ہے۔ تم بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں "..... عمران نے مسکراتے ہوئے اور بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ریان کی قید میں "..... اس نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ہم لیبارٹری میں ہیں "..... عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں۔ تم سٹار کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہو۔ سٹار کلب کا

مینجر رابن کرنل ریان کا بہترین دوست ہے "..... اس نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا دہانہ عمران کے ساتھ ہی موجود صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر کی ناک سے لگا دی۔ سب سے آخر میں جولیا اور صالحہ بندھی ہوئی تھیں۔ اس نوجوان نے ان دونوں کی ناک سے بھی بوتل لگائی اور پھر اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سب ہوش میں آتے چلے گئے ۔ ظاہر ہے ہوش میں آتے ہی سب کے ذہنوں میں وہی سوال ابھرے جو عمران کے ذہن میں ابھرا تھا اس لئے ان کے ہوش میں آتے ہی عمران نے انہیں بتایا کہ وہ کسی سٹار کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہیں اور کرنل ریان نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

" لیکن کرنل ریان کو کیسے شک ہوا ہم پر "..... صفدر نے کہا۔

" کچھ نہ کچھ بہرحال ہوا ہے لیکن ہمیں اب ان کنڈوں سے نجات حاصل کرنی ہے "..... عمران نے کہا۔

" یہ کنڈے ابھی نصب کئے گئے ہیں اس لئے یہ آسانی سے نکل آئیں گے اور صرف ہاتھ ہی ان کنڈوں میں جکڑے ہوئے ہیں جبکہ پیر آزاد ہیں "..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ زور لگاؤ اور کوشش کرو "..... عمران نے کہا لیکن ابھی

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ورزشی جسم کا آدمی تھا جس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین دنیا کا فرد ہے جبکہ ان کے پیچھے ایک لحیم شحیم آدمی تھا جو سر سے گنجا تھا۔ اس نے تیز سرخ رنگ کی شرٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے ہی کوئی جلاد صفت آدمی دکھائی دیتا تھا۔

" میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام کرنل ریان ہے"..... سب سے آگے آنے والے نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

" کون کرنل ریان اور یہ سب کیا ہے"..... عمران نے کہا۔

" اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے علی عمران۔ گو تمہارے چہرے پر مقامی میک اپ ہے لیکن تمہارا قد و قامت بتا رہا ہے کہ تم ہی عمران ہو۔ تم نے اپنی طرف سے مارگرین کی آواز اور لہجے میں اور پھر ڈیفنس سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں مجھے احمق بنانے کی پوری پوری کوشش کی لیکن میرا نام کرنل ریان ہے اور تم نے دیکھا کہ میں نے کس طرح تمہاری ساری سکیم ناکام بنا دی ہے۔ اب تم سب میرے رحم و کرم پر ہو۔ ابھی چند لمحوں میں تمہاری روحیں عالم بالا کو پرواز کر جائیں گی"..... کرنل ریان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اگر یہی بات تھی تو تم ہمیں وہیں ہلاک کر سکتے تھے"۔ عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ مارگرین کے ساتھ تم نے کیا کیا ہے۔ وہ کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گئی ہے"..... کرنل ریان نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ وہ رینوکا کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر ہم سے پہلے چلی گئی تھی"..... عمران نے کہا۔

" میں اسے خود ہی تلاش کر لوں گا۔ اگر وہ زندہ ہے تو۔ تم بہرحال چھٹی کرو"..... کرنل ریان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا جبکہ گنجے آدمی نے مشین گن سیدھی کر لی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال بری طرح پھنس گئے تھے کیونکہ ان کے ہاتھ تو کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے اور انہیں ہاتھ آزاد کرانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔ کرنل ریان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمہ کر دے گا۔

" ایک منٹ رک جاؤ۔ ہم بے بس ہیں کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے"..... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سچوئیشن تبدیل کرنے کے ماہر ہو۔ اس لئے میں تمہیں کوئی مہلت نہیں دے سکتا"..... کرنل ریان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک صالحہ بے اختیار چیخ پڑی اور اس کے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

اچانک چیخنے سے کرنل ریان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کا رخ اس کی طرف ہو گیا اور پھر عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ صالحہ یکلخت کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی کرنل ریان سے آٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی قلابازی کھا کر وہ سیدھی ہوئی اور مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن اسی لمحے کرنل ریان کی لات حرکت میں آئی اور صالحہ کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا دور جا گرا۔ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف کو دوڑی تو کرنل ریان جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوا تھا یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس گنجے کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گری ہوئی مشین گن پر قبضہ کیا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔

" اب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ کرنل ریان ورنہ "۔ صالحہ نے غراتے ہوئے کہا تو کرنل ریان نے بے اختیار دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے۔

" تم۔ تم نے کنڈوں سے آزادی کیسے حاصل کر لی "..... کرنل ریان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم دیوار کی طرف منہ کر کے اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی کرو ورنہ میں گولی مار دوں گی "..... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا تو کرنل ریان ہونٹ بھینچے تیزی سے مڑا اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

" احتیاط سے صالحہ "۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مشین پسٹل کو اب نال سے پکڑے تیزی سے کرنل ریان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمران اور دوسرے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ وہ مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار کر اسے بے ہوش کرنا چاہتی ہے اس لئے عمران نے اسے احتیاط کے لئے کہا تھا۔ صالحہ تیزی سے قریب گئی اور پھر اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما ہی تھا کہ اچانک کرنل ریان تیزی سے نیچے بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ چیختی ہوئی اچھل کر دس قدم پیچھے ایک دھماکے سے فرش پر جا گری۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور ایک کونے میں جا گرا تھا۔ کرنل ریان نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں نہ صرف صالحہ کا وار ناکام بنا دیا تھا بلکہ اس نے کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر اسے اس انداز میں ٹکر ماری تھی کہ صالحہ اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے فرش پر جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھنے میں کامیاب ہوتی کرنل ریان نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ صالحہ تیزی سے کروٹ بدل گئی اور کرنل ریان کا وار ناکام ہو گیا اور وہ فرش پر جا گرا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا جبکہ صالحہ بھی اس دوران اچھل کر کھڑی ہو جانے میں کامیاب ہو چکی تھی اور اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

" تم۔ تم نے "..... کرنل ریان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اچانک فقرہ ادھورا چھوڑ کر اس نے انتہائی برق رفتاری سے

® Scanned PDF BY HAMEEDI

صالحہ پر حملہ کر دیا اور صالحہ شاید اس انتظار میں تھی کہ کرنل ریان فقرہ مکمل کرے گا اس لئے وہ بروقت اپنا دفاع نہ کر سکی اور چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر اس طرح نیچے گری جیسے خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری گرتی ہے اور کرنل ریان بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کونے کی طرف دوڑ پڑا جہاں مشین پسٹل موجود تھا جبکہ صالحہ نے سر کو جھٹکا اور پھر وہ تیزی سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے کرنل ریان مشین پسٹل اٹھا کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ صالحہ ایک بار پھر توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور کرنل ریان اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے کرنل ریان کے سینے پر پڑے اور کرنل ریان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اسی لمحے صالحہ ایک بار پھر اچھلی لیکن دوسرے لمحے چیختی ہوئی اچھل کر ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گری۔ کرنل ریان نے یکلخت بازو گھما کر اس کی پنڈلیوں پر اس قوت سے مارا تھا کہ ہوا میں موجود صالحہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گری تھی۔ نیچے گرتے ہی صالحہ نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن شاید اس کے جسم نے ہی حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے واپس گری اور ساکت ہو گئی جبکہ کرنل ریان چیختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن کی طرف بڑھ

گیا۔ پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا منہ کے بل آگے گرا اور اس کا سر دیوار سے جا ٹکرایا۔ صالحہ نے اچانک اپنی لات گھما کر مشین گن اٹھانے کے لئے جھکے ہوئے کرنل ریان کی ٹانگوں پر ماری تھی اور یہ اس ضرب کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ اچھل کر سر کے بل آگے کی طرف گرا تھا اور چونکہ دیوار وہاں سے بالکل قریب تھی اس لئے اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرایا اور وہ ٹکرا کر پلٹ کر گرا۔ اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹا لیکن وہ پوری طرح اٹھ نہ سکا تو اس نے تیزی سے اپنے جسم کو پلٹا۔ اب وہ اوندھے منہ ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے اٹھنے کے لئے سمٹا اور پھر ایک جھٹکے سے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے لڑکھڑا کر وہ نیچے گر گیا۔ اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس دوران صالحہ یکلخت اس طرح اچھلی کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے جسم میں موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے مشین گن جھپٹی اور کرنل ریان جیسے ہی دوبارہ اٹھا صالحہ کے بازو تیزی سے گھومے اور مشین گن کا بھاری دستہ کرنل ریان کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے دوسری ضرب لگائی اور کرنل ریان کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور پھر وہ ساکت ہو گیا جبکہ صالحہ اب مشین گن کا دستہ زمین پر ٹکائے اور اس کی نال پکڑے اس طرح زور زور سے سانس لے رہی تھی جیسے اسے سانس لینا دوبھر ہو رہا ہو۔ یہ سارا

® Scanned PDF BY HAMEEDI

کھیل صرف چند منٹوں میں مکمل ہو چکا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے بت بنے یہ سب کچھ دیکھتے رہے تھے۔ عمران یا اس کے کسی ساتھی نے جان بوجھ کر نہ کوئی لفظ منہ سے نکالا تھا اور نہ ہی کوئی آواز کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جس انداز میں یہ جان لیوا لڑائی ہو رہی تھی اگر صالحہ کی توجہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے بھی بٹ گئی تو کرنل ریان کے ہاتھوں اس کی موت یقینی ہو جائے گی۔ کرنل ریان واقعی ماہر لڑاکا تھا اور آخری لمحے تک جدوجہد کرنے کا قائل تھا اور اس نے ایسی جدوجہد کی بھی تھی۔ لیکن صالحہ نے بھی اس کے مقابل ایک لمحے کے لئے بھی کمزوری نہ دکھائی تھی۔

" گڈ شو صالحہ۔ آج تم نے ہم سب کی زندگیاں بچا لی ہیں۔ گڈ شو "..... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

" شکریہ۔ بے حد شکریہ۔ ویسے یہ میری زندگی کی سب سے خوفناک لڑائی تھی اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے ہمت بھی دی، توفیق بھی اور کامیابی بھی "..... صالحہ نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور باری باری سب نے ہی اس کی تعریف کی تو صالحہ کا چہرہ جگمگا سا اٹھا تھا۔

" ہمارے کنڈے کھولو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے "۔ عمران نے کہا تو صالحہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کنڈوں پر موجود بٹنوں کو پریس کرنے کی کوشش کی۔

" انہیں سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ عام انداز میں نہیں کھلیں گے میں اس کا طریقہ تمہیں بتاتا ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر جب صالحہ نے عمل کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ کنڈہ درمیان سے کھل گیا اور عمران کا ہاتھ آزاد ہو گیا۔

" تم دوسرے ساتھیوں کو کھولو۔ دوسرا ہاتھ میں خود آزاد کر لوں گا "..... عمران نے کہا تو صالحہ صفدر کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران نے اپنا دوسرا ہاتھ آزاد کرا لیا۔

" تم جولیا کو کھولو "..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو صالحہ نے جولیا کے دونوں ہاتھ آزاد کرا دیئے جبکہ عمران نے اپنے باقی ساتھیوں کو کنڈوں سے آزاد کرا دیا۔

" کیا ضرورت تھی کرنل ریان سے لڑنے کی۔ گولی مار کر ہلاک کر دیتیں "۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا

" صالحہ نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے تنویر۔ فارمولا لیبارٹری میں ہے یا اس کرنل ریان کے پاس ہو گا اور کرنل ریان کی ہلاکت کے ساتھ ہی یہ سارا باب یکسر ختم ہو جاتا۔ اس لئے اس نے کرنل ریان کو صرف زندہ رکھنے کے لئے اس قدر خوفناک اور جان لیوا لڑائی لڑی ہے "..... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

ختم شد

® Scanned PDF BY HAMEEDI